امارت اسلامیہ افغانستان کے جہادی محاذ سے
رمضان المبارک میں دیئے جانے والے دروس کا مجموعہ

اسلامی تربیتی کورس

عالم باعمل مجاہد شیخ خالد الحسینان حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم با عمل مجاہد شیخ خالد الحسینان حفظہ اللہ

کے رمضانی دروس کا مجموعہ

بعنوان

اسلامی تربیتی کورس

ریلیز کردہ: ادارہ السحاب برائے نشرواشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ ومن سار علی نھجہ إلی یوم الدین. أما بعد:

رمضان المبارک وہ بابرکت مہینہ ہے، جس میں جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے، جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور شیاطین وسرکش جنات کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس رحمتوں والے مہینے میں آسمان سے ایک منادی (پکارنے والا) ایک نداء لگاتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے اب تو باز آجا۔

اس مہینے میں جہاں لوگ برکتوں اور رحمتوں کو سمیٹنے میں لگے ہوتے ہیں، وہاں اس مہینہ میں دیگر مہینوں کی نسبت عبادات کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرکے اصلاح وتزکیہ نفس کرنے کی جدوجہد تیز کر دیتے ہیں۔ اس مبارک مہینے میں مسلمان ہر پہلو سے اپنی ایمانی تربیت کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور قرآن وحدیث کی طرف راغب ہو کر اپنی کوتاہیوں اور خطاؤں کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ علمائے ربانی کے دینی دروس وتقاریر کو سننے کی طرف رجحان زیادہ بڑھتا ہے اور ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسے عالم دین کے نصیحت آمیز دروس وتقاریر کو سنے جو عالم باعمل ہو اور تبلیغ کرنے میں کسی قسم کی مداہنت اور کتمان حق نہ کرتا ہو۔ ایسے علماء کی تعداد دنیا میں بہت تھوڑی ہے اور اللہ تعالی نے ان علماء کی آواز میں ایسا تاثیر رکھا ہے کہ ان کی بات دل میں اتر آتی ہے اور اس قدر موثر ہوتی ہے کہ کئی مسلمان اپنی اصلاح کرکے حق کی طرف آجاتے ہیں۔

انہی علمائے ربانیین میں ایک سلفی عالم دین شیخ خالد بن عبد الرحمن الحسینان (ابو زید الکویتی) حفظہ اللہ ہے۔ انہوں نے اسلامی یونیورسٹی امام محمد بن سعود سے اصول دین کے شعبے میں فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد

وہ وزارت او قاف کی جانب سے کویت کی کئی مساجد میں امام وخطیب مقرر ہو کر دین کی خدمت کرنے لگے رہے۔ شیخ خالد الحسینان حفظہ اللہ کو کویتی فوجی افسران تیار کرنے والی سعد العبد اللہ فوجی اکیڈمی میں بھی امام وخطیب کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔ شیخ خالد کے اصلاحی دروس اور ایمان افروز تقاریر ہونے کی وجہ سے کویتی فوج نے انہیں اس مسجد اس خدشہ سے ہٹادیا کہ کہیں یہ فوجی افسران پر اثر انداز ہو کر انہیں مکمل طور پر اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے اور کفری قوانین واحکامات کی پیروی چھوڑ کر صرف اللہ کے قوانین کی پیروی کرنے والا نہ بنادے۔ پھر شیخ خالد حفظہ اللہ کو فوجی اکیڈمی کی مسجد سے کویت کے علاقہ جلیب الشیوخ میں موجود بلقیس کی مسجد کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ شیخ نے اس مسجد سے دعوتی کام کو جاری رکھا اور بڑے بڑے جلسوں میں تقاریر کر کے دین کی آواز کو عام لوگوں تک پہنچایا۔ نیز نوجوانوں کی دینی تربیت کے لیے مختلف سیزن میں لگائے جانے والے کویت کے مختلف علاقوں میں تربیتی وعوتی خیموں میں نوجوانوں کی اسلامی تربیت کرنے اور اصلاحی دروس دینے والے مشہور فعال علماء میں سے ایک شیخ خالد الحسینان بھی تھے۔ شیخ خالد حفظہ اللہ کویتی ریڈیو پر بھی دینی دروس اور کئی اصلاحی پروگرام پیش کرتے تھے۔ شیخ حفظہ اللہ نے کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کی کیسٹوں کو کویت کے علاوہ دیگر عرب ملکوں میں بھی وسیع پیمانے پر دعوت دینے اور نوجوانوں کی اصلاح کرنے کے لیے مخیر حضرات تقسیم کرتے ہیں۔

2007ء میں شیخ کو اللہ تعالی نے یہ توفیق دی کہ انہوں نے کویت میں موجود اپنے گھر کو فروخت کر کے اپنے اہل وعیال کو لیکر کئی کویتی سلفی بھائیوں کے ساتھ جہادی محاذ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے سرزمین افغانستان آ گئے۔ یہاں وہ الحمد للہ قابض امریکیوں کیخلاف جہاد کرنے کے علاوہ افغان شہروں میں دعوتی دوروں پر نکل کر عوام الناس کی دینی وایمانی تربیت اور ان کے عقائد کی اصلاح کرنے کے لیے افغانی مساجد میں دروس وتقاریر بھی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف افغانی مورچوں پر موجود مجاہدین کے پاس جاکر انہیں جہادی دروس دینے اور جہاد کے شرعی مسائل بتانے کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ تعالی نے شیخ خالد حفظہ اللہ پر احسان کیا اور انہیں مجاہدین کی دینی قیادت کرنے والے اہم فریضے کو بھی بجالانے کی توفیق عنایت فرمائی جس سے آج عالم اسلام کے بڑے بڑے نامور علماء وشیوخ بھی محروم ہیں اور وہ جہاد پر نکلنے کی بجائے اپنے گھروں میں بیٹھ کر ہی دروس وتقاریر کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے دعوت کا حق ادا کر لیا ہے اور اب ہمیں یہ

اتھارٹی حاصل ہو چکی ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے بیٹھ کر مجاہدین کے اعمال کا جائزہ لیں اور ان کے متعلق کفری میڈیا سے سنی سنائی باتوں کی روشنی میں فتاوی جاری کر کے مسلمانوں کو ان سے متنفر کریں اور مجاہدین پر طعن و تشنیع کریں۔ حالانکہ ان کو یہ نہیں معلوم کہ دین اسلام جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے والے اور دشمنان اسلام پر کاری ضرب لگانے والی دعوت کو چھوڑنے والے علماء کو یہ اختیار نہیں دیتا ہے کہ وہ مجاہدین کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں اور ان کے خلاف کوئی بات کریں۔ ایسے جہاد کے مخالف علماء کی دعوت میں بھی کوئی اثر نہیں رہ جاتا اور عام مسلمان بھی اپنی ایمانی غیرت کی وجہ سے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے ان کی کوئی بات بھی سننا گوارا نہیں کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اس مبارک مہینے میں عام مسلمانوں کی طرف سے مجاہدین سے خصوصی طور پر مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ کم از کم رمضان المبارک میں روزانہ عالم با عمل علماء کے ایمانی و تربیتی دروس و تقاریر کو ریکارڈ کر کے ہم تک پہنچایا کریں۔ عرب ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں نے افغانستان کے مجاہدین سے شدید اصرار کیا کہ وہ رمضان المبارک کے اس بابرکت مہینے میں شیخ خالد حفظہ اللہ کا ایک درس روزانہ ریکارڈ کر کے انٹرنیٹ پر فراہم کیا کریں۔ السحاب کے مجاہدین بھائیوں نے ان کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے روزانہ افغانستان میں مجاہدین کو دیئے جانے والے شیخ خالد حفظہ اللہ کے درس کو ریکارڈ کر کے انٹرنیٹ پر روزانہ جاری کرنے کا سلسلہ گزشتہ سال سے شروع کیا ہے اور جو اس سال بھی رمضان المبارک میں جاری رہا۔

شیخ خالد حفظہ اللہ کا گفتگو کرنے کا جو انداز و اسلوب ہے، وہ اس قدر سحر انگیز ہے کہ کوئی ان کا درس یا تقریر سنتے ہوئے کبھی بوریت محسوس نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ خالد حفظہ اللہ عالم با عمل ہونے کے علاوہ تواضع پسند مبلغ اور اعلی اخلاق کے حامل داعی شخص ہیں۔ شیخ حفظہ اللہ کا دعوت دینے اور اصلاحی و تربیتی گفتگو کرنے کا انداز ایسا ہے کہ وہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دے گا اور آپ ان کی بات سن کر ضرور اپنی اصلاح کی طرف مائل ہونگے۔

ہم نے الحمد للہ شیخ خالد حفظہ اللہ کے رمضان میں دیئے جانے والے دروس کا اردو ترجمہ کر کے انہیں کتابی شکل میں مرتب کر کے اس عنوان کے تحت ''اسلامی تربیتی کورس'' آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمارے اس عمل کو اور شیخ خالد حفظہ اللہ کی دعوتی وجہادی جدوجہد کو قبول فرماتے ہوئے ہم سمیت تمام قارئین کو ان کے دروس سے استفادہ کرنے اور اپنی ایمانی واصلاحی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

مدیر انصار اللہ اردو

درس (1) روزوں کی حکمت

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد !

میرے عزیز دوستوں رمضان ایک موقع یا ایک بھرپور تربیتی کورس ہے میں رمضان کو بھرپور تربیتی کورس شمار کرتا ہوں روزوں کی حکمت تقوی ہے جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو۔

چنانچہ روزوں کی حکمت یہ ہے کہ وہ انسان میں تقوی اجاگر کرتا ہے یعنی اللہ سبحانہ تعالی کا ڈر اللہ سبحانہ تعالی ان عبادات میں ہماری تربیت کرتا ہے یہ عبادات جو ہمارے رب نے ہم پر فرض کی ہیں ان کا مقصد نفوس کا تزکیہ اور دلوں کی تربیت کرنا ہے یہاں تک کہ انسان اپنے اخلاق و کردار کے ذریعے اخلاقی سطح کی بلندیوں پر فائز ہو جائے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالی نے ہم پر زکوۃ فرض قرار دی ہے تا کہ انسان بخل ولالچ سے پاک ہو جائے اور خرچ کرنے کا عادی ہو جائے سخی کشادہ دل ہو جائے اور اسے اپنے کمزور اور فقیر مسلمان بھائیوں کی فکر لاحق ہو۔

روزوں کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے اللہ عزوجل روزوں میں ہماری تربیت تقوی پر کرتا ہے تا کہ انسان صرف اپنے رب سے ڈرے اور ہر چھوٹے بڑے کام میں اسکا تقوی اختیار کرے چنانچہ رمضان بھرپور

تربیتی کورس شمار ہو گا۔ اس طرح کہ بہت سے لوگ رمضان سے قبل آپ سے کہیں گے میں نماز فجر مسجد میں نہیں پڑھ سکتا وہ نماز فجر میں سستی کرتا ہے لیکن رمضان کی آمد ہوتے ہی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس انسان کے پاس ہمت و حوصلہ ہے آپ اسے رمضان میں نماز فجر باجماعت ادا کرتے ہوئے پائیں گے وہ نماز جس میں وہ سستی کرتا تھا۔

سگریٹ پینے والے بہت سے افراد ایسے ہیں کہ جن سے اگر آپ کہیں تم سگریٹ نوشی کیوں نہیں چھوڑتے تو وہ آپ سے کہیں گے میں سگریٹ نوشی نہیں چھوڑ سکتا میں اسکا عادی ہو چکا ہوں لیکن رمضان کی آمد ہوتے ہی وہ اسے (روزے کی حالت میں) چھوڑ دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ رمضان بہت سے لوگوں کو بے نقاب کر دیتا ہے اس طرح کہ کئی لوگ یہ سمجھتے کہیں کہ وہ فلاں کام نہیں کر سکتے لیکن رمضان میں آپ اسے دیکھتے ہیں کہ سگریٹ نوشی نہ کرنے پر وہ تقریبا دس گھنٹے سے زائد صبر کرتا ہے اور ایسا وہ مجبور ہو کر نہیں بلکہ اپنی مرضی سے کرتا ہے وہ چاہے تو کسی دور جنگل کی طرف یا نہ خانے وغیرہ میں جا کر سگریٹ نوشی کر سکتا ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے لہذا وہ سگریٹ نوشی چھوڑ دیتا ہے اسکا مطلب وہ اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے اور اپنے نفس کو بہت سی فرمانبرداریوں اور ان عبادات پر مجبور کر سکتا ہے جس میں رمضان سے قبل سستی کرتا تھا آپ دیکھیں گے کہ وہ رمضان میں اپنی آنکھیں نیچی رکھتا ہے گالی نہیں دیتا اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے (سبحان اللہ) بہت سے حرام کام ترک کر دیتا ہے وہ آپ سے پوچھے گا کہ ایسا کیوں ہے؟ پھر خود ہی کہے گا کہ:

اللہ کی قسم ہم ابھی رمضان کے مہینے میں ہیں۔

لہذا ہم کہتے ہیں کہ رمضان انسان کی عبادت واطاعت پر تربیت کرتا ہے وہ اس بات پر آپکی تربیت کرتا ہے کہ آپ کے پاس قوت وطاقت اور حوصلہ ہو۔

اس لئے ہمیں ان ایمانی فضاؤں سے فائدہ اٹھانا چاہیے یہ تربیتی فضائیں ہیں جن میں انسان اطاعت کرنا سیکھتا ہے اور عبادات پر اپنے نفس کی تربیت کرتا ہے تا کہ رمضان کے بعد اس پر عمل کرنا آسان ہو۔

حقیقت یہ ہے عزیز دوستوں جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ ماہ رمضان مسلمان کو بہت سے ایسے کاموں کی عادت ڈالتا ہے جن کا وہ عادی نہیں ہوتا چنانچہ جب رمضان آتا ہے تو آپ اسے قیام اللیل کرتا ہوا دیکھیں گے آپ اسے دیکھیں گے کہ اس نے روزانہ تلاوت قرآن کے لئے ایک وقت مخصوص کیا ہوا ہے آپ اسے بہت سے حرام کاموں سے بچتا ہوا پائیں گے اسکی حالت اسکے اخلاق اور اس کے رویے تک کو بدلا ہوا پائیں گے۔

یہ ایک موقع ہے جس میں آپ یہ نیک اعمال جاری رکھیں اور حرام کاموں سے پرہیز کریں کیونکہ آپ نے اس ماہ رمضان کے بھرپور تربیتی کورس میں اس چیز کی تیاری کی ہے جس کے آپ عادی نہیں تھے۔

میں اللہ رب العرش العظیم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ان کاموں کی توفیق دے جس سے وہ راضی وخوش ہوتا ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

درس (2) اچھے اخلاق

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد!

سب سے عظیم ترشے جس پر اسلام ابھارتا ہے وہ اچھا اخلاق ہے بہت سے لوگ لفظ حسن اخلاق (یعنی اچھے اخلاق) سنتے ہیں لیکن اگر آپ ان سے پوچھیں کہ: حسن اخلاق کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، حسن اخلاق کی تعریف کیا ہے نیز حسن اخلاق کے عناصر کیا ہیں اور حسن خلق کی بنیاد کیا ہے تو بہت سے لوگ کچھ بھی نہیں جانتے حالانکہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حسن اخلاق کی ترغیب دی ہے جیسا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی شے لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرے گی تو آپ نے فرمایا اللہ کا خوف (تقوی) اور حسن اخلاق۔

چنانچہ تقوی کا تعلق آپکے اور اللہ کے درمیان سے ہے جبکہ حسن اخلاق کا تعلق آپکے اور لوگوں کے درمیان سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الرجل لیدرك بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم

ترجمہ: آدمی اپنے حسن اخلاق کے ذریعے قیام کرنے والے روزے دار کا درجہ تک پالیتا ہے۔

ذرا تصور کریں ایک آدمی جو روزے دار ہے قیام کرنے والا ہے اور ایک وہ جس کے پاس حسن اخلاق ہے۔

یہ شخص جس کے پاس حسن اخلاق ہے قیام کرنے والے روزے دار شخص کے درجے کو پالیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن بندے کے میزان میں سب سے بھاری چیز حسن اخلاق ہے۔

حسن اخلاق کی تعریف کیا ہے اس مجلس میں ہم یہی جاننا چاہتے ہیں ایک مسلمان کس طرح پہنچانے گا یا کیسے اپنے آپ کو تولے گا اپنے آپ کو اس بات کی کیسے پہنچان کروائے گا کہ اس کے پاس حسن اخلاق ہے یا نہیں۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے حسن اخلاق کی تعریف میں تین کلمات کہیں ہیں:

كف الاذى ، وبذل المعروف وبسط الوجه

ترجمہ: تکلیف نہ دینا، نیکی پھیلانا، مسکرانا

تکلیف دینے سے باز رہنے کا مطلب کہ لوگوں کو آپ اپنی طرف سے اذیت دینے سے بچیں قولی اور عملی طور پر انہیں تکلیف نہ دیں لوگوں کو اپنی زبان کے ذریعے سے تکلیف نہ دیں آپ غیبت، چغلی، سبًّ وشتم (گالی دینے) اور دوسروں کا مذاق اڑانے سے دور رہیں اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقی مسلمان جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے کہ متعلق فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده

ترجمہ: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یعنی لوگ اس کی زبان سے محفوظ رہیں جو زبان کو روکتا نہیں لوگوں کو اسکی زبان سے تکلیف پہنچتی ہے وہ لوگوں کو گالی دیتا انہیں برا بھلا کہتا ان پر لعن طعن کرتا ہے کئی لوگوں کی زبانوں پر ہر وقت لعن وطعن رہتی ہے اور وہ لوگوں کی غیبت کرتے رہتے ہیں اس شخص سے ہم کہیں گے کہ تمہارے حسن اخلاق میں کمی ہے اس لئے کے تم لوگوں کو زبانی اذیت دینے سے باز نہیں آتے ہو۔

یا عملی طور پر اذیت دینا مثال کے طور پر دوسرے کے حقوق پر زیادتی کرنا، حق خون بہانا، زنا کرنا، چوری کرنا اور لوگوں کو مارنا یہ سب عملی طور پر تکلیف دینے میں شمار ہوتا ہے۔

لہذا حسن اخلاق کی تعریف میں سب سے پہلے یہ ہے کہ آپ قولی اور عملی تکلیف دینے سے باز رہیں۔

2) حسن اخلاق کی ایک علامت نیکی پھیلانا ہے یعنی آپ لوگوں کے ساتھ بھلائی کریں خواہ مالی طور پر مادی یابدنی طور پر حتی کہ اپنے کلام کے ذریعے بھی آپ لوگوں کی مدد کریں ان کے ساتھ بھلائی کریں اور ان کے ساتھ نیک سلوک کریں اور کوشش کریں کہ لوگوں کی ضرورت کو پورا کریں مثال کے طور پر اگر آپ راستے میں کسی ایسے شخص کو دیکھیں جسکی گاڑی بند ہوگئی ہو تو وہاں کھڑے ہوں اسکی مدد کریں یہ حسن اخلاق ہے کیونکہ اگر آپ نے لوگوں کے لئے بھلائی کی ہے لہذا جو شخص لوگوں کے ساتھ اچھائی نہیں کرتا تو اس کے حسن اخلاق میں نقص ہے۔

3) چہرے پر کھل کھلاہٹ یعنی مسکرانا آپ لوگوں کے سامنے مسکرائیں لوگوں کو دیکھ کر مسکرانے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ قرار دیاہے۔

لا تحقرن شيئا من المعروف ولو ان يلقى اخاك بوجه طلق

ترجمہ: کسی اچھائی کو حقیر نہ جانو اگر چہ تمہارا اپنے بھائی سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملنا کیوں نہ ہو۔

بعض لوگ انسانوں کو دیکھ کر مسکراتے نہیں ہیں بلکہ ہر وقت دانت پیستے اور تیوریاں چڑھائے رکھتے ہیں اوراسے سنجیدگی، دینداری، زہد و تقوی اور عبادت کی علامت سمجھتے ہیں ہمیشہ لوگوں کو چہرہ بگاڑ کر سخت لہجے میں سلام کرتے ہیں ہم کہتے ہیں اس شخص کے حسن اخلاق میں نقص ہے اور مسکراہٹ یعنی اوپر کا ہونٹ اٹھانے اور نیچے کا ہونٹ جھکانے سے آپ کا کچھ نہیں جاتا لوگوں کا مزاج ہے کہ جو انہیں دیکھ کر مسکرائے وہ اسے پسند کرتے ہیں اگر انسان کا چہرہ بدصورت ہو تو جتنا بھی بد شکل ہو لیکن وہ ہر وقت لوگوں کی دیکھ کر مسکرادیتاہے تو لوگ اسے پسند کرتے ہیں اس سے مطمئن ہوتے ہیں اسکی بات کو سکون سے سنتے ہیں البتہ اگر انسان خوبصورت ہو سفید رنگت والا خوبصورت آنکھ وناک والا ہو لیکن وہ لوگوں کو دیکھ کر مسکراتا نہیں

لوگ اسے پسند نہیں کرتے نہ اس سے مطمئن ہوتے ہیں نہ اس سے کوئی شکوہ کرتے ہیں نہ اسے اپنے راز بتاتے ہیں۔

چنانچہ میرے عزیز دوستو حسن اخلاق کی تین علامتیں میں سے جنکے ذریعے آپ خود کو پہچان سکتے ہیں (کہ آپ کے پاس "حسن اخلاق" ہے یا نہیں) تکلیف دینے سے باز رہنا، بھلائی کرنا اور چہرہ پر مسکراہٹ سجانا۔

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپکو ان اعمال کی توفیق دے جن سے وہ خوش ہوتا ہے اور جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

جزاکم اللہ خیرا

درس (3) دعا کے اندر اعلیٰ مقاصد

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

ہماری آج کی گفتگو کا عنوان ہے دعا کے اندر اعلی مقصد بلاشبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری تربیت اعلی مقاصد پر کی ہے حتی کے دعا کے اندر بھی چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقال صلّى الله عليه وسلم:

إذا سألتم الله فاسألوه الفردوس

کہ جب تم اللہ تعالی سے مانگو تو اس سے الفردوس (جنت کا سب سے اعلی مقام) کو مانگو بعض روایات میں فردوس کے ساتھ اعلی کا لفظ آیا ہے کہ: الأعلى فإنّها سقف الجنّة یہ جنت کی چھت ہے یعنی جنت کی سب سے بلند جگہ: الفردوس الاعلی ہے

اللہ کریم ورب العرش العظیم سے دعا کرتے ہیں وہ اپنے فضل سے ہمیں یہ مقام عطا کر دے

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے قال:

وليعظم الرغبة فإن الله لا يتعاظمه شيئ أعطاه

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رغبت (لالچ) کو بڑھاؤ کیونکہ اللہ کے لئے کسی بھی شے کا دینا گراں نہیں ہے

بہت سے لوگ ہیں جن سے آپ پوچھیں گے کہ آپ اللہ پاک سے فردوس اعلی کا سوال کیوں نہیں کرتے ؟ آپ اپنی اطاعت گذاری اور اعمال کی بناء پر فردوس اعلی کا سوال نہیں کرتے بلکہ آپ اللہ تعالی سے اسکی رحمت اور اس کے فضل و کرم کے ذریعے سے فردوس اعلی کا سوال کرتے ہیں اسی لئے علماء نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ بسا اوقات انسان فردوس اعلی کو اپنی دعا کے سبب پالیتا ہے وہ کہتے ہیں کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناممکن شے کے لئے دعا نہیں کی چنانچہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جب اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو تو یہ دلیل ہے کہ انسان بسا اوقات اپنی دعا کے ذریعے فردوس اعلی کو حاصل کرلیتا ہے ہماری عقلیں محدود ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ فردوس اعلی صرف علماء وفقہاء اور محدثین اور ان لوگوں کے لئے ہے جو قرات عشرہ کے ساتھ قرآن حفظ کرے اور کتب عقیدہ پڑھ لے مثال کے طور پر ہم سے کہا جائے کہ فلاں بکریوں کے چرواہے کو فردوس اعلی سے نوازا گیا ہے تو ہم تعجب کرتے ہیں کہ ایک بکریوں کا چرواہا جنت میں داخل ہوگیا ہے میرے بھائی کس لئے ؟ تم نے اس وسیع دائرہ کو اتنا تنگ کیوں کردیا وہ پوچھتا ہے بکریوں کے چرواہے نے اسلام اور مسلمانوں کی خاطر کیا قربانیاں پیش کی ہیں ؟ کیا ہے جو اس نے حفظ کیا ؟ کونسا علم حاصل کیا ؟

اللہ کا فضل وسیع اور اسکا کرم عظیم ہے اگر اللہ سبحانہ تعالی چاہے تو زمین وآسمان میں بسنے والی تمام کی تمام مخلوق کو فردوس اعلی میں داخل کردے کیا اس کی بادشاہت میں کوئی کمی آجائے گی ؟

اسکی بادشاہت کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی وہ بے نیاز ہے کریم ہے رحمن ورحیم ہے (جل وعلا) چنانچہ آپ اللہ تعالی سے اسکی رحمت کے ذریعے فردوس اعلی کا سوال کریں آپ کہیں اے وسیع رحمت والے وسیع کرم وفضل والے بہت زیادہ جودو شفقت نرمی اور احسان کرنے والے بہت عطا کرنے والے میں تیری رحمت اور تیرے فضل وکرم کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں دن ورات کے خزانے ہیں تیرے ہی ہاتھ میں ہر چیز کے خزانے ہیں ۔۔۔ اللہ کی حمد وثناء بیان کرو اسکی عظمت بیان کرو پھر اسکی عظمت و پاکیزگی بیان کرنے کے بعد پھر میں تجھ سے تیرے جودو کرم تیری رحمت وفضل کے ذریعے فردوس اعلی کا سوال کرتا ہوں بسا اوقات ایک انسان قیام اللیل اور صیام النھار (دن کے نفلی روزوں) کا زیادہ پابند نہیں ہوتا نہ ہی اسکی عبادات اور اطاعت گذاریاں بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن وہ فردوس

اعلی حاصل کرلیتا ہے ہمیں اپنی عقلوں اور اپنے دلوں کو تنگ نہیں رکھنا چاہیے کہ ہم فردوس اعلی کو فقط مخصوص اشخاص کے لئے خاص کردیں یہ غلط ہے بعض اوقات لوگوں کے درمیان غیر معروف انسان فردوس اعلی کو پہنچ جاتا ہے اور معروف انسان فردوس اعلی میں داخل نہیں ہوپاتا یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرے کبھی کوئی بوڑھی عورت ہوتی ہے سورۃ الفاتحہ کے علاوہ کچھ اور حفظ نہیں کرپائی لیکن اسکی سلامت قلبی، رات کے وقت اللہ کے سامنے دعا کرنے، گڑگڑانے کی بناء پر اوراللہ سے سرگوشیوں کی بناء پر وہ فردوس اعلی میں داخل ہوجاتی ہے اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے لہذا اس وسیع دائرے کو تنگ نہ کریں اللہ کے کرم کو محدود نہ کریں اللہ کا کرم وسیع اور اسکا فضل عظیم ہے۔ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے

لہذا میرے عزیز دوستوں اللہ تعالی سے دن رات اصرار کے ساتھ مانگو انسان دن رات اپنے سجود میں اصرار کے ساتھ مانگے سجدے میں کہیں اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کے ذریعے فردوس اعلی کا سوال کرتا ہوں اے کریم اے رحمن ورحیم اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے عزت وجلال والے میں تجھ سے تیرے فضل ورحمت کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے فردوس اعلی سے نواز دے دن میں سو دوسو مرتبہ دعامانگے اللہ سبحانہ تعالی اس انسان کی دعا کو رد نہیں کرتا اسکا فضل وسیع ہے اور اسکا کرم عظیم ہے

اللہ تعالی آپکو برکت عطا کرے اس بات کے حریص بنو کہ اللہ تعالی سے فردوس اعلی کا سوال کرو اور یہ گمان نہ کرو کہ تم اپنے اعمال اور اپنی اطاعت گذاریوں اور اپنے علم کے ذریعے فردوس اعلی کو پالوگے چونکہ بسا اوقات آپ امتحان میں فیل بھی ہوسکتے ہو کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رغبت کو بڑھاؤ اور کسی شے کو ناممکن نہ سمجھو آپ کسی سے کہیں کہ میرے بھائی اللہ سے فردوس اعلی مانگا کریں وہ آپ سے کہے کہ میرے خیال میں یہ ناممکن بات ہے اللہ کی پناہ کیا اللہ بھی کوئی شے ناممکن ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے اس بندے کے اندر اللہ تعالی کے بارے میں بدگمانی ہے ایک حدیث میں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں لہذا میرا بندہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھے ایک روایت میں اس طرح آیا ہے:

جو میرے بارے میں اچھا گمان رکھے تو اس کے لئے ایسا ہی ہے اور جو میرے بارے میں برا گمان رکھے تو اس کے لئے ایسا ہی ہے لہذا آپکا جس قدر اللہ پر یقین ہو گا کہ وہ آپکو فردوس اعلی سے نوازدے گا اسی قدر آپ اللہ تعالی سے اصرار کریں گے اور بار بار مانگیں اودعا پر صبر کریں کریں گے۔

میرے دوستوں یہ جنت صبر و قوت کی محتاج ہے اللہ سے اصرار کے ساتھ دعا کئے جاؤ وہ اپنے فضل و کرم اور رحمت کے ذریعے تمہیں فردوس اعلی سے نوازدے گا اگرچہ سے تمہارے پاس اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت کی کثرت نہ ہو اور نہ ہی آپ عالم فقیہ اور محدث ہوں اللہ تعالی جو ہر چیز پر قادر ہے رحمن ورحیم ہے وہ آپ کو دے گا

میں اللہ سبحانہ تعالی کی بارگاہ میں التجا کرتا ہوں کہ وہ آپ سب کو فردوس اعلی میں جگہ عطا کرے اور آپ بھی اپنے بھائیوں کے لئے دعا کریں بہت کم لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کے لئے فردوس اعلی کی دعا کرتے ہیں گویا کہ فردوس اعلی ہمارے ہاتھ میں ہو جسے چاہیں اس میں داخل کردیں جو ہمیں اچھا لگے اسے فردوس اعلی میں داخل کردیں اور جو ہمیں اچھا نہ لگے اسے داخل نہ کریں میرے عزیز دوستوں فردوس اعلی اکرم الاکرمین اور ارحم الرحمین کے ہاتھ میں ہے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرو جس طرح آپ اپنے (سگے) بھائیوں کے لئے دعا کرتے ہو کہ ائے اللہ فلاں بھائی کو فردوس اعلی عطا کر اس کے جواب میں فرشتہ کہتا ہے اور تمہارے لئے اسی طرح ہو اور تمہارے لئے بھی اسی طرح ہو اللہ آپ پر رحم کرے خوب دعا کرو اور جب بھی فردوس کا سوال کرو تو اپنے بھائیوں کے لئے بھی کرو یعنی وہ جنہیں آپ جانتے ہیں آپ کے دوست آپ کے اہل وعیال عزیز واقارب یا اپنے جن بھائیو سے آپ محبت رکھتے ہیں ان سب کے لئے فردوس اعلی کی دعا کرو۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کام کی توفیق بخشے جو اسے پسند ہو اور جس سے وہ خوش ہو۔

نسأل الله سبحانه وتعالى أن يوفّقنا لما يحب ويرضى

وجزاكم الله خير

درس (4) قرآن مجید میں آگ کا ذکر

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد !

عزیزان گرامی! اس نشست میں ہم ان شاءاللہ جس موضوع پر گفتگو کریں گے وہ ہے قرآن مجید میں (آگ کا ذکر)

اگر ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں غور وفکر کریں تو ہم دیکھیں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم کی آگ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔

آپ تصور کریں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح سے شام تک جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

مثلا: جہنم کی آگ سے پناہ ہمیں صبح وشام کے اذکار میں ملتی ہے معروف دعا ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی:

أصبحنا وأصبح الملك لله والحمدلله ولا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اللهم إني أسألك خير ما في هذا اليوم وخير ما بعده، رب أعوذ بك من شر ما في هذا اليوم وشر ما بعده، رب أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر، رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر

ترجمہ: ہم نے صبح کی جبکہ بادشاہت اللہ کے ہی کے لئے ہے اور تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ میں اس دن میں اور اس کے بعد جو خیر ہے اس کا تجھ سے سوال کرتا

ہوں اۓ میرے رب اس دن میں اور اسکے بعد جو شر ہے اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں اۓ میرے رب میں تجھ سے سستی اور تکبر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اۓ میرے رب میں آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آپ غور کریں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دن اور ہر صبح وشام جہنم کی آگ سے اللہ جل جلالہ کی پناہ مانگتے تھے

اسی طرح تشہد کے بعد اور سلام سے قبل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھنا سکھائی:

اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر وعذاب النار، ومن فتنة المحيا والممات، ومن فتنة المسيح الدجال

ترجمہ: اۓ اللہ میں عذاب قبر سے، جہنم کی آگ سے، زندگی وموت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہوتے حتیٰ کہ سونے سے پہلے بھی آپ جہنم کی آگ کو یاد رکھتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور پھر یہ دعا ایک بار یا تین بار دہراتے:

رب قني عذابك يوم تبعث عبادك

ترجمہ: اۓ میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بقول انس بن مالک رضی اللہ عنہ اکثر وبیشتر دعا یہ ہوتی:

ربّنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیاوآخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں انکی سوچ اور انکے دل میں جہنم کی آگ کا ذکر کثرت سے ملتا ہے اور وہ آگ کے ذکر کو کبھی نہیں بھولتے اسی طرح ہر مسلمان کو ہمیشہ جہنم کی آگ کو یاد رکھنا چاہیے اور وقفہ وقفہ سے جہنم کی آگ سے متعلق تقریر سنتا رہے یا کوئی کتاب جس میں جہنم کی آگ کا ذکر ہو پڑھتا رہے تاکہ اس کے دل میں اللہ سبحانہ تعالی کا خوف بڑھ جائے اور وہ دنیا کی شہوتوں، لذتوں اور گناہوں میں مبتلا نہ ہو جائے اور آخرت کے ذکر کو بالکل فراموش نہ کردے۔

میں اس نشست میں چند آیات پر روشنی ڈالوں گا جن میں جہنم کی آگ کا ذکر یا پھر جہنمیوں کے حالات کا تذکرہ ہو۔ ہم صرف آیات کے ذکر پر ہی اکتفاء کریں گے۔

مثلاً ہمارے رب کا فرمان ہے کہ:

هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ

ترجمہ: یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا کیا چنانچہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کا لباس کاٹا جائے گا۔ یعنی ان کے لئے آگ کا لباس الگ کیا جائے گا

اتنا ہی نہیں ہم آیت مکمل کرتے ہیں:

يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ

ترجمہ: انکے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اللہ کی پناہ!

ان کے یعنی جہنمیوں کے سروں پر حمیم (کھولتا ہو پانی) انڈھیلا جائے گا۔(حمیم اس پانی کو کہتے ہیں جو گرمی کی شدت سے جوش مار رہا ہو) میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں اگر ایک شخص پانی گرنے کی جگہ پر بیٹھ جائے اور یہ پانی کھولتا ہوا بھی نہ ہو بلکہ ایک گھنٹے تک نیم گرم کیا گیا ہو ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ایک دن یا ایک ہفتہ بلکہ صرف ایک گھنٹہ۔۔ ہر منٹ میں صرف ایک قطرہ پانی ٹپکتا رہے۔۔۔۔ یہ پانی عذاب نہیں مگر نفسیاتی عذاب ہے وہ درد اور تھکاوٹ محسوس کریگا اگرچہ ایک منٹ میں صرف ایک قطرہ یا پانچ منٹ میں ایک قطرہ ہی ٹپکے۔۔۔ صرف ایک گھنٹے کے لئے۔۔۔۔ ذرا سوچیں اس شخص پر کیا گزرے گی؟ وہ نفسیاتی طور پر عذاب میں مبتلا ہو جائے گا۔۔۔ پھر کیسے جہنم کا عذاب سہہ سکتا ہے۔۔!

ہم آیت مکمل کرتے ہیں:

يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُؤُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (19) يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ

ترجمہ: ان کے سروں پر کھولتا ہو پانی ڈالا جائے گا جس سے انکی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے بھی گل جائیں گے اور ان کی خبر لینے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے (المقامع: گرز)

آپ تصور کیجیئے کہ ان کے لئے لوہے کہ گرز ہیں۔

كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا

ترجمہ: جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے

اسکے سر پر ہتھوڑے سے مارا جائے گا۔ اللہ تعالی ہمیں عافیت و سلامتی دے

سورہ محمد میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَسُقُوا مَاءً حميمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ

ترجمہ: اور انہیں پانی پلایا جائے گا جو انکی آنتیں تک کاٹ دے گا۔

یعنی صرف کھولتا ہوا پانی صرف اسکے سر پر ہی نہیں ڈالا جائے گا بلکہ وہ کھولتا ہوا پانی پیئے گا بھی میں آپ کو مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں تا کہ آپکے سامنے وہ منظر پیش کر سکوں جو تقریبا ویسا ہی ہے لیکن یہ جہنم کی آگ کے برابر نہیں کیوں کہ جہنم کی آگ دنیا کی آگ کی بنسبت 70 گنا زیادہ تیز ہے۔

غور کریں اگر آپ سے ابھی کوئی کہے کہ آپ چائے کا کپ جلدی سے پی لیں تو آپکے ساتھ کیا ہو گا؟ آپکی آنتیں کٹ جائیں گی تو پھر ذرا جہنم کی آگ کا تصور کریں۔۔! اس آیت کی وعید پر ذرا غور کریں اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کچھ میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو تو تم کم ہنسو اور کثرت سے روؤ مگر مصیبت یہ ہے کہ ہم وہ جانتے ہی نہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے

اسی طرح اللہ سبحانہ تعالی ان لوگوں کے متعلق فرماتا ہے:

مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ

آپ ذرا تصور کیجئے کہ: جہنمیوں کا بچھونا آگ کا ہو گا

وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ اور انکا اوڑھنا جہنم کا ہو گا۔یعنی اوڑنا بھی آگ کا،یعنی انکا لباس اور بستر بھی آگ کا ہو یعنی انکا لباس،بستر سب آگ کا اور ان کے لئے لوہے کی گرزہوں گی۔

عزیزان گرامی دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ جہنمی کیسے ہونگے (اللہ کی پناہ) جہنمیوں کی سب سے بڑی تمنا اس دن موت ہو گی جس طرح آج کفار کی سب سے بڑی خواہش زندگی ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا

ترجمہ: جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے ان کا قصہ تمام نہیں کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور ان سے اسکا عذاب کم بھی نہیں کیا جائے گا۔

یعنی نہ تو مرے گا اور نہ ہی اس کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔

ذرا غور کیجئے کہ انسان اپنی ٹیکنولوجی کے ذریعے دوسرے انسانوں کو جتنا چاہے عذاب دے وہ کتنا عذاب دے سکتا ہے مہینے، دو مہینے اسکے بعد آپ مر جائیں گے اور مصیبت ختم مگر جہنم کی آگ کی کوئی انتہا ہی نہیں تصور کیجئے کہ انسان مدتوں عذاب میں مبتلا رہے گا وہاں ذرا بھی آرام نہیں پائے گا نہ ظہر کے وقت نہ ہی جمعرات اور جمعہ کے دن۔

تصور کیجئے کہ انسان وہاں دن کے چوبیں گھنٹوں میں سے ہر لمحہ اور ہر پل جہنم کی آگ میں مبتلا رہے گا آج کسی کے سر میں ایک دن بھی درد ہو جائے تو وہ زندگی اور دنیا کو ناپسند کرنے لگتا ہے۔

کیسے انسان مدتوں عذاب سہہ سکے گا وہ عذاب جس کی کوئی انتہا نہیں کفار ومشرکین کے لئے تو عذاب کی کوئی انتہا نہیں البتہ مومنوں کو ان کے گناہوں کے مثل عذاب دیا جائے گا

لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا

ترجمہ: انکا قصہ تمام نہیں کیا جائے گا کہ مر جائیں اور نہ ان کے لئے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی

غور کیجئے کہ آنے والا سال، اسکے بعد والا سال، دس سال حتی کہ سو سال یہ تو بذات خود ایک عذاب ہے، جہنم کے عذاب میں ذرابرابر بھی تبدیلی نہیں ہو گی۔ اللہ تعالی ہمیں محفوظ فرمائے

عزیزان گرامی اسی لئے ہمیشہ جہنم کی آگ کو یاد رکھیں اور اللہ جل جلالہ سے ہمیشہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگیں اسی لئے اللہ سبحانہ تعالی دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ

ترجمہ: وہ پکاریں گے اے مالک (داروغہ جہنم کا نام) تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کردے تو اچھا ہے وہ جواب دے گا تم یونہی پڑے رہو گے۔

انکی چاہت ہوگی کے وہ اس زندگی سے چھٹکارا پالیں مگر جواب دیا جائے گا

قَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ

ترجمہ: ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ناگوار تھا۔ ہمیں چھوڑ دو ہم مر جائیں، چھوڑ دو تھوڑا آرام کر لیں ہم عذاب سے تھکنے لگے ہیں

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ

ترجمہ: وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کردے تو اچھا ہے۔

عزیزان گرامی میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں

تصور کریں کہ آپ کے پاس کوئی شخص سوئی لے کر آئے صرف ایک سوئی اور کچھ نہیں پھر وہ آپ کے جسم، آپکی آنکھ یا پھر آپکے جسم کے حساس حصوں پر سوئی چبھونا شروع کردے آپ کیسا محسوس کریں گے ؟

اگر آپ سے کہا جائے کہ ایک انگارہ اپنے ہاتھ میں لیں

عزیزان گرامی غور وفکر کیجئے کہ جہنم کی آگ کی کیا مثال (فيوْمَئِذٍ) اس دن جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہے:

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ

ترجمہ: کوئی شخص بھی اللہ سبحانہ تعالی کے مثل عذاب نہیں دے سکتا

اور بیشتر ایسی آیات ہیں جن میں اللہ سبحانہ تعالی نے جہنم کے عذاب اور جہنمیوں کے احوال کا ذکر کیا ہے ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان آیات پر غور وفکر کرے کم از کم ہر مہینے میں جہنم کی آگ کا ذکر ضرور پڑھے اور ہر مہینے ایک نہ ایک کیسٹ C.D ضرور سنے جس میں جہنم کی آگ کا ذکر ہو یہاں تک کہ اسکا نفس خوف محسوس کرنے اور کانپنے لگے اور انسان گناہوں میں مبتلا ہونے یا واجبات کو چھوڑنے سے ڈر جائے۔

اللہ رب کریم عرش عظیم سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ آمین

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم

درس (5) اللہ تعالی کی نگرانی

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر و اشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمداللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد !

اس نشست میں ہم ایک اہم موضوع کے بارے میں گفتگو کریں گے جسکی ہمیں اپنی زندگی میں انتہائی ضرورت ہے۔

ہم ہر لمحے ،ہر پل اور ہر قول وفعل میں اس موضوع کے محتاج ہیں اور یہ موضوع ہے اللہ جل وعلا العظیم الکبیر کی نگرانی۔

اللہ جل جلالہ فرماتاہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (۳:۵)

ترجمہ: زمین اور آسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں۔

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (۱۹:۴۰)

ترجمہ: اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتاہے جو سینوں نے چھپار کھیں ہیں۔

اللہ سبحانہ تعالی سے کوئی شے مخفی نہیں وہ اس کائنات کارب اور معبود ہے زمین وآسمان میں کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں اسی لئے مراقبے کے معنی میں بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: دل کا یہ یقین کرلینا کہ رب قریب ہے۔

اللہ کی قسم بھائیو! یہ ایک بڑی مصیبت ہے کہ انسان اللہ سبحانہ وتعالیٰ خالق عظیم کی نگرانی سے زیادہ مخلوق کی نگرانی سے ڈرتاہے اور دل میں خوف محسوس کرتاہے۔

آپکی کیارائے ہے اگر بازاروں، سڑکوں اور محلوں میں کیمرے لگادیئے جائیں اور کہا جائے کہ جس نے بھی عورت کی طرف دیکھا تو اسکی تنخواہ کاٹی جائے گی اور اس کو سزا دی جائے گی تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ اپنی نگاہوں کے متعلق ہزار بار سوچتے ہیں اور نگاہیں جھکالیں گے ہر کوئی آپ سے کہے گا اللہ کی قسم یہاں کیمرہ موجود ہے۔ دیکھو یہ کیمرہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میری ویڈیو بنا رہا ہے پھر اسکے بعد میری تنخواہ کاٹی جائے گی وہ مخلوق کے کیمروں کے بارے میں ہزار بار سوچتا ہے مگر وہ ہزار بار اللہ کی نگاہ کے بارے میں نہیں سوچتا۔

یہ واقعی افسوس اور تشویش کی بات ہے کہ آپ بعض لوگوں کو اپنے چھوٹے بچوں سے ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اگر اُن کے چھوٹے بچے گاڑی میں اُنکے ساتھ ہوں جنکی عمر پانچ چھ سال ہو آپ اس کو کوئی بھی حرام کام کرتا ہوا نہیں پائیں گے وہ اپنے چھوٹے بچوں سے ڈرتا ہے وہ اپنے چھوٹے بچوں کے لئے ہزار بار سوچتا ہے ایک چھوٹا سا بچہ جسکی عمر پانچ چھ سال ہے لیکن وہ غالب قوت والے جبار وقہار کبیر وعظیم اللہ سے نہیں ڈرتا۔

یہ چیز اُس کے کمزور ایمان پر دلالت کرتی ہے پس اسی لئے عزیزان گرامی میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ جل جلالہ ہمیں دیکھ رہا ہے آپ ہر عمل کرنے سے پہلے، ہر بات کہنے سے پہلے، دیکھنے سے پہلے، ہر کام کرنے سے پہلے یا ہر قدم اُٹھانے سے پہلے یاد رکھیں کہ اللہ سبحانہ تعالی آپ کو دیکھ رہا ہے اللہ سبحانہ آپکی ہر شے کو محفوظ کر رہا ہے جیسا کہ بشر الحافی نے کہا کہ:

اگر لوگ اللہ کی عظمت کے بارے میں سوچنا شروع کردیں تو کبھی بھی اسکی نافرمانی نہ کریں۔

واقعی لوگ اللہ کی عظمت کے متعلق سوچنے لگیں تو۔۔۔۔ لیکن آج لوگ مخلوق کی عظمت کے بارے میں سوچتے ہیں اُنکے دلوں میں لوگوں کی بڑی عظمت ہے وہ خالق کی بنسبت مخلوق سے زیادہ شرماتے ہیں۔

مگر جب وہ تنہا ہوتا ہے یا تنہا سفر کرتا ہے یا وہ ہوٹل کے کمرے میں اکیلا ہوتا ہے تو آپ اُسے اللہ سبحانہ تعالی کی نافرمانی کرتے ہوئے پائیں گے اور وہ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔

لیکن اگر اس کے ساتھ مخلوق ہو اگرچہ وہ کوئی بچہ ہی ہو آپ اُسے اللہ سبحانہ تعالی کی نافرمانی کرتے ہوئے نہیں پائیں گے۔

ہم اللہ سبحانہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کی اصلاح کر دے اور ہمیں ہمارے عیوب میں بصیرت عطا فرمائے۔ آمین۔

اقول قولی هذا واستغفر الله لی ولکم وبارك علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم۔

درس (6) برائی کے بعد نیکی

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سے ایک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتّق الله حيثما كنت وأتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلقٍ حسن

ترجمہ: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو برائی کے بعد نیکی کر وہ اسے (یعنی برائی کو) مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ

ہم اس حدیث کے آدھے حصے کو لیتے ہیں یعنی (برائی کے بعد نیکی کر یہ اسے مٹادے گی) آپ اسے اپنی زندگی کا لازمہ بنالیں یہ آپکا منہج حیات اور طرز وانداز ہونا چاہیے کہ آپ کسی نافرمانی یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں تو فورا کسی بھی قسم کی اطاعت یا عبادت کی جانب دوڑیں اللہ جل وعلا اپنی کتاب کریم میں فرماتا ہے:

وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں

یہ اللہ جل وعلا کی رحمت ہے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں اسی لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کئی طریقے اور کئی ذرائع عطا کئے ہیں جنہیں ہم گناہ کرنے کے بعد اختیار کرسکتے ہیں

شیطان کی چالیں دیکھیں کہ کس طرح شیطان اس شخص پر چال چلتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً

ترجمہ: شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی مدد چھوڑنے والا ہے (خذولا: مدد چھوڑنے والا، روکنے والا)

یعنی اسے اطاعت، عبادت اور توبہ سے روکتا ہے

یہ شیطان کی ترجیحات ہیں

اللہ تعالی فرماتا ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوّاً

ترجمہ: درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے چنانچہ تم اسے اپنا دشمن سمجھو

اسے اپنا دشمن ہی سمجھو نہ کہ اپنا ساتھی یا دوست یا ہم مجلس اور ہم کلام سمجھو اسے دشمن سمجھو لیکن انسان نے اس کے برعکس کیا وہ شیطان کو ہمیشہ اپنا ساتھی سمجھتا ہے سمعنا واطعنا (یعنی ہم نے سن لیا اور مان لیا) کہتے ہوئے شیطان کے کسی مطالبے کو رد نہیں کرتا شیطان کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے یہ شیطان کے سامنے اس انسان کی کمزور شخصیت کی دلیل ہے جبکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ شیطان کمزور شخصیت والا ہے

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً

ترجمہ: یقین جانو کہ حقیقت میں شیطان کی چال نہایت کمزور ہے

شیطان کی چال کمزور ہے لیکن بعض لوگ جب کسی نافرمانی کا ارتکاب کرلیں تو اس نافرمانی پر تسلسل اختیار کرلیتے ہیں اس کے اطاعت کے کام کریں لیکن وہ کہتا ہے کہ میں کس طرح اطاعت کروں جبکہ ابھی تو نافرمانی کا مرتکب ہوا ہوں؟ حالانکہ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں آپ دیکھیں گے انسان اپنے آپکو نافرمان ہونے کی وجہ سے اطاعت گذاریوں اور عبادات سے محروم کرلیتا ہے حالانکہ یہ اس انسان کے لئے شیطان کی چال اور اسکی فریب کاریاں ہیں۔

مثال کے طور پر نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

من توضّأ نحو وضوئي هذا ثم قام وصلى ركعتين لا يحدّث بهما نفسه غُفر له ما تقدّم من ذنبه", أو "غفر الله له ما تقدّم من ذنبه

(یہ حدیث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعات نماز ادا کرے اس حالت میں کہ ان دونوں (رکعتوں) میں اپنے آپ میں مشغول نہ ہو اسکے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یا اللہ تعالی اسکے گذشتہ گناہ بخش دیتا ہے۔

انسان اگر کسی نافرمانی میں مبتلا ہو جائے مثلاً کسی حرام شے کو دیکھ لے یا جھوٹ بولے، غیبت کرے یعنی کسی بھی نافرمانی کا مرتکب ہو جائے تو فوراً ہی وضو کرلے اور دو رکعت نماز پڑھے ممکن ہے آپ کہیں یا شیطان انسان کے اندر وسوسہ ڈالے کہ میں کچھ عرصے بعد پھر سے اس نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤں ہم کہتے ہیں کہ ابھی اللہ تعالی سے توبہ کرلو تمہیں کیا معلوم شاید انہی ایام میں تمہیں موت آجائے کہ جن ایام میں تم نے توبہ کی ہو لہذا توبہ کرو شاید تمہاری اللہ تعالی سے اس حال میں ملاقات ہو کہ تم توبہ کرچکے ہو کیا معلوم کسی گاڑی سے ٹکر لگ کر دل کی دھڑکن رک جانے سے تمہاری موت واقع ہو جائے۔

شیطان کی کوشش ہے وہ اپنی پوری فوج کو حرکت میں لے آتا ہے تاکہ انسان کو اطاعت گذاری اور عبادت سے اس بناء پر روک دے کہ وہ نافرمانی میں مبتلا ہو گیا ہے۔

آپ کو کچھ ایسے بھی لوگ ملیں گے جو اپنے آپ کو نماز سے محروم رکھتے ہیں جب آپ اس سے کہیں کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے وہ کہے گا میں نماز کیسے پڑھ سکتا ہوں جبکہ میں تو زنا کرتا ہوں کئی نوجوان اس مصیبت کا شکار ہیں اچھا ذرا بتائیں کہ ایک مسلمان اس حالت میں مرے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور زنا بھی کرتا ہو دوسرا وہ جو زنا بھی کرتا ہو اور نماز بھی نہیں پڑھتا ہو بلاشبہ اللہ کے نزدیک زنا کا ارتکاب کرنے والا اور نماز پڑھنے والا مسلمان اس انسان سے افضل ہے جو زنا کرتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا بعض علماء کہتے ہیں ایسا شخص کافر ہے کفر کی حالت میں مرا ہے۔

چنانچہ اگر آپ شیطان کو مغلوب کرنا اسے تباہ کرنا اور شکست دینا چاہتے ہیں تو یہ اسکا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ جب آپ کسی نافرمانی میں مبتلا ہو جائیں تو کچھ اطاعت کے کام اور عبادات کرلیں مثال کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة غُفرت ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر

کہ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہے گا تو اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں سمندر کے جھاگ کا شمار سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں کرسکتا لہذا جب آپ کوئی گناہ کر بیٹھیں تو سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہیں اسی طرح اس کے بعد سو بار استغفر اللہ کہیں اور جو شے آپکو میسر ہو اسکو صدقہ کریں اگرچہ کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن الصدقة تطفئ غضب الرب

صدقہ اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے

جیسا کہ ہم نے دو رکعت نماز کی ادائیگی کی جانب اشارہ کیا اسی طرح قرآن کریم کے کچھ صفحات کی تلاوت بھی کریں کتاب اللہ کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں تو آپ تصور کریں کہ قرآن کے ہر صفحے پر کتنی نیکیاں ہوں گی میرے خیال سے (قرآن کریم کا) ہر صفحہ دو سو یا اس سے زیادہ حرف پر مشتمل ہوگا ذرا تصور کریں دس نیکیوں کو دو سو حرف پر ضرب دینے سے کتنا بنتا ہے دو ہزار نیکیاں بنتی ہیں لہذا آپ اللہ کے حکم سے گناہ کے ارتکاب کے بعد بہت سی اطاعت گذاریاں اور بہت سی عبادات کرتے ہیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب آپ اپنے نفس کو اللہ کی عظمت وقدرت دکھائیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں میں کمزور ہوں: ان سے عرض ہے کہ آپ نافرمانی کے سامنے کمزور (بے بس) ہیں تو فرمانبرداری کے سامنے طاقتور کیوں نہیں بنتے فرمانبرداری کے سامنے بھی کمزور ہی دکھائی دیتے ہیں یہ غلط

ہے اور شیطان کی جانب سے وسوسہ ہے وہ آپکو ورغلاتا ہے کہ آپ کہیں میں کمزور ہوں اپنے نفس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مجھ میں ہمت اور حوصلہ نہیں میں نافرمانی سے صبر نہیں کر سکتا میرے لئے نافرمانی کرنا لازمی ہے یہ بالکل غلط ہے اور شیطان کی طرف سے وسوسہ ہے آپ کو چاہیے کہ آپ طاقتور بنیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المؤمن القوي أحبّ إلى الله من المؤمن الضعيف

ترجمہ: اللہ کو طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے۔

چنانچہ یہ آپکی عادت اور لازمہ اور طرز زندگی بن جائے کہ جب بھی آپ کسی نافرمانی کا ارتکاب کر بیٹھیں تو فورا بہت سی اطاعت گذاریاں کرنے کی جانب دوڑیں ایک اطاعت گذاری کی طرف نہیں بلکہ بہت سی اطاعت گزاریوں اور عبادات کو سرانجام دیں شاید اللہ تعالی اپنی رحمت وکرم سے آپکو معاف کر دے آپکو بخش دے اور آپکی زندگی کی تجدید کرے اس طریقے اور اس اسلوب کو اپنانے کی وجہ سے جب اللہ تعالی آپ کے اندر یہ معاملہ دیکھے گا تو آپ کو اطاعت گذاری اور توبہ کی توفیق دے گا۔

آپ یہ نہ کہیں کہ میں منافق ہوں میں زنا کرتا ہوں چوری کرتا ہوں اور شراب پیتا ہوں پھر اس کے بعد مسجد جاکر نماز پڑھتا ہوں یہ بھی شیطان کا وسوسہ ہے وہ آپ سے کہتا ہے کہ تم ابھی نافرمانی کر رہے ہو پھر اطاعت گزاری کروگے یہ تو نفاق ہے شیطان چاہتا ہے کہ کسی بھی طریقے اور کسی بھی ذریعے سے آپکو اطاعت گزاری اور عبادت سے محروم کر دے یعنی اسکا مقصد آپکو عبادت اور اطاعت گزاری سے دور کرنا ہے لہذا جس طرح ممکن ہو ان غلطیوں سے بچیں اور یہ چالیں شیطان کی جانب سے ہیں اپنے آپکو ایسا بنائیں کہ جب بھی خود میں کمزوری، سستی اور کوتاہی محسوس کریں تو اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں یہ متقین کی صفات میں سے ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو اور وہ کبھی دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے

مومن کبھی نافرمانی پر اصرار نہیں کرتا تمام تر بھلائی اسی میں ہے کہ جب انسان کسی نافرمانی یا گناہ میں مبتلا ہو جائے تو فوراً اللہ تعالی سے توبہ کرنے میں تیزی دکھائیں اور تمام تر برائی یہ ہے کہ انسان نافرمانی میں مبتلا ہونے کے بعد اس پر تسلسل اختیار کرلے اس نافرمانی کو علی الاعلان کرے اور اس پر اصرار کرے یہ مومنوں کی صفات میں سے نہیں کہ وہ نافرمانیوں پر اصرار کرتے ہوئے انہیں سرانجام دیں بلکہ اللہ سے توبہ کریں اور اگر آپ کہیں کہ ایک ماہ یا چند ماہ بعد میں پھر گناہ میں مبتلا ہو جاؤں گا تو میں کہتا ہوں ابھی اللہ تعالی سے توبہ کریں آپکو کیا معلوم شاید اللہ تعالی آپکو توبہ کی توفیق دے اور آپ کے دل میں اس نافرمانی اور گناہ کے لئے نفرت ڈال دے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپکو ان کاموں کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا اور جس سے وہ خوش ہوتا ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (7) حسد

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد!

میرے عزیز دوستوں! ایک ایسا مرض (بیماری) ہے جو صالحین و مصلحین کے ہاں اور عورتوں مردوں چھوٹوں بڑوں متعلم اور غیر متعلم سب کے درمیان پھیلا ہوا ہے اور مرض (بیماری) کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔

یہ حسد کی بیماری (مرض) ہے۔

حسد کے کیا معنی ہیں؟

امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ریاض الصالحین میں ذکر کیا ہے کہ (حسد کا معنی) نعمت کے زائل ہو جانے کی تمنا کرنا یعنی آپ یہ تمنا کریں کہ میں کہ آپ کے مسلمان بھائی سے کوئی نعمت زائل ہو جائے چاہے وہ دنیوی ہو یا دینی نعمت ہو۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب میں یہود کی صفت ذکر کی ہے کہ وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہو۔

چونکہ یہ یہودیوں کی صفت ہے اس لئے ہمیں اس ہوشیار رہنا چاہیے سب سے پہلا گناہ جس سے اللہ تعالی کی نافرمانی کی گئی وہ حسد ہے

کہ جب ابلیس نے آدم علیہ السلام سے حسد کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت کی ہے کہ:

لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانًا

ترجمہ: ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ رکھو نہ ایک دوسرے سے تعلق منقطع کرو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

اور اللہ تعالی نے قرآن مجید میں مومنوں کی یہ صفت بیان کی ہے:

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا

ترجمہ: ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے غل نہ چھوڑ۔

یعنی مومنوں سے حسد و نفرت نہ چھوڑ حسد کے کئی نقصانات ہیں عزیز دوستوں اسکا پہلا یہ نقصان ہے کہ حسد اللہ کی تقدیر پر اعتراض ہے کیا آپ کے علم میں ہے کہ حسد کرنے والا اللہ کی تقدیر پر اعتراض کرتا ہے گویا کہ وہ اللہ کے فیصلے میں اس پر تہمت لگاتا ہے کہ اے رب تونے فلاں انسان کو ہی اپنی نعمت سے کیوں نوازا ہے مجھے کیوں اپنی نعمت سے نہیں نوازا فلاں کو کیسے عطا کر دیا مجھے عطا کیوں نہ کیا۔

چنانچہ یہ اللہ تعالی کے عدل و قضاء پر تہمت لگانا ہے حالانکہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی عدل کرنے والوں میں سب سے بڑا عدل کرنے والا ہے سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے اور سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم ہے اللہ تعالی معاملات کو انکی صحیح جگہوں پر رکھتا ہے اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام الحکیم ہے الحکیم اس ذات کو کہتے ہیں جو معاملات کو انکی مناسب جگہوں پر رکھے۔

اسی طرح حسد کا نقصان یہ بھی ہے کہ حسد کرنے والا ہمیشہ ہم و غم اور پریشانی میں مبتلا رہتا ہے جب بھی وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جسے اللہ تعالی نے دینی یا دنیوی نعمت سے نوازا ہو آپ اسے دیکھیں گے کہ ذہنی طور پر پریشان ہو جاتا ہے اور تھکنے لگتا ہے حتی کہ آپ بعض حاسدین کے چہرے پر حسد کے آثار دیکھیں گے۔

مثال کے طور پر اگر اس کے پاس کسی شخص کے متعلق خبر آجائے کہ فلاں شخص کافی دولت سے نوازا گیا ہے یا فلاں کو گفٹ میں گاڑی ملی ہے فلاں شخص نے نیک اور خوبصورت عورت سے شادی کرلی ہے تو آپ اس حاسد شخص جو اللہ کی مخلوق پر اللہ کی نعمتوں کی بارش کو ناپسند کرتا ہے آپ اسے دیکھیں گے کہ اسکے چہرے کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے آپ دیکھیں گے کہ حسد اسکی آنکھوں اور اسکے چہرے سے ظاہر ہو رہا ہوتا ہے یہ اپنے بھائیوں کی خوشی پر خوش نہیں ہوتا نہ ان کے غم میں غمزدہ ہوتا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شے کو مومن کامل کی صفات میں شمار کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحبه لنفسه

ترجمہ: تم لوگوں میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آپ جتنے بھی بڑے عالم فقیہ عبادت واطاعت گذار اور حافظ قرآن بن جائیں قیام اللیل وصیام النہار (دن کے روزوں) کے جتنے بھی چاہیں ڈھیر لگالیں لیکن اگر آپ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ شے پسند نہیں کرتے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہوں یا ان کے لئے خیر کی تمنا نہیں رکھتے تو ابھی تک آپ کامل مومن نہیں ہوئے ابھی آپکا ایمان ناقص ہے۔

لہذا اگر آپ اپنے نفس کو بڑا تہجد گزار روزے دار حافظ قرآن حافظ احادیث مشہور امام وخطیب گردانتے ہوں یا کتنے ہی اعمال صالحہ سرانجام دیتے ہوں اگر آپ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے وہ پسند نہیں کرتے جو خود اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائی کے لئے اسے ناپسند نہیں کرتے جو خود آپکو ناپسند ہو تو ہمارے نزدیک آپ شریعت کے ترازو میں ناقص ایمان والے ہوں گے۔

اسی لئے میرے عزیز دوستوں آپکو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا چاہیے مثال کے طور پر اگر ابھی تک آپکے دل میں اپنے کسی بھی بھائی سے اللہ کی نعمت زائل ہو جانے کی ہلکی سے بھی تمنا ہے چاہے وہ دینی نعمت ہو یا دنیوی تو آپکو چاہیے کہ آپ اپنے نفس کے خلاف جہاد کریں یعنی اگر کسی مسلمان بھائی کے متعلق یہ

بات سنیں کہ اللہ تعالی نے اسے گھر سے نوازاہے اسے بیوی عطاکی ہے اسکی اچھی تنخواہ کا بندوست کروادیا ہے اور اسکے پاس بہت ساماں آگیاہے اور وہ حافظ قرآن بن گیاہے تو آپ اللہ تعالی سے دعاکریں کہ ائے رب اسے مزید توفیق دے اسکے رزق میں برکت عطاکر یہاں آپکے اور شیطان نفس امارہ (یعنی برائی پر اکسانے والے نفس) کے درمیان معرکہ شروع ہوجائے گا حتی کہ اللہ تعالی آپکو آپکا نفس دکھادے اور آپ کہیں کہ ائے میرے رب میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا رہوں گا حتی کہ میں قلب سلیم کا مالک بن جاؤہر انسان کادل دنیاسے لگاہے (ذرااس سنہرے اصول پر غور کریں) آپ اسے دیناکے لئے پریشان اور غمزدہ ہوتا پائیں گے،البتہ وہ انسان جو دنیا سے بے پرواہ ہو اور اس میں زہد اختیار کرے اور آخرت سے لگاؤرکھتاہووہ ان امور (احمقانہ امور) کی طرف نہیں دیکھتایہی زہد ہے بقول ابن قیم رحمہ اللہ:

انّ الزهد راحة القلب والبدن

ترجمہ: زہد دل وجان کا سکون ہے۔

بلکہ وہ لوگوں کے لئے برکت کی دعائیں کرتاہے فلاں کی تجارت میں برکت ہو فلاں کو اعلی شہادت سے نوازاجائے اللہ تعالی اسے توفیق دے اللہ آپ میں برکت دے وغیرہ وغیرہ۔۔۔لہذا آپکو چاہیے کہ آپ دعاکریں اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنے کی کوشش کریں یہ جہاد اس وقت تک ضروری ہے جب تک آپ اللہ کو اپنا نفس نہ دکھادیں کہ ائے میرے رب میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کر رہاہوں۔

عزیزدوستو! میں کہتاہوں کہ یہ مرض حسد (یعنی حسد کی بیماری) پھیل چکاہے جیساکہ امام ان تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما خلا جسدٌ من حسد ولكن الكريم يخفيه واللئيم يُبديه

ترجمہ: کوئی جسم حسد سے خالی نہیں لیکن کریم انسان اسے چھپاتاہے خسیس (گھٹیا) انسان اسے ظاہر کرتاہے۔

حسد کی بہت سی صورتیں ہیں مثال کے طور پر یہ مرض عورتوں میں بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے اگر کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے جاتی ہے اور اس عورت کا گھر ماشاءاللہ خوبصورت بنا ہوا فرنیچر سے آراستہ ہو پھر کچھ دنوں بعد جب وہ یہ خبر سنے کہ یہ گھر جل گیا تو اپنے دل میں سکون وراحت محسوس کرتی ہے یہی حسد ہے جب آپ اپنے مسلمان بھائیوں کے متعلق سنیں کہ وہ مصیبتوں، پریشانیوں، بیماریوں اور سختیوں میں مبتلا ہیں تو آپ اپنے اندر راحت محسوس کریں اور جب آپ اپنے مسلمان ہمسایوں کے بارے میں سنیں کہ اللہ تعالی نے ان پر اپنا انعام کیا ہے ان کے دینی دنیوی معاملات میں برکت دی ہے تو آپ پریشان اور غمزدہ ہو جائیں یہی حسد ہے چنانچہ ہمیں اپنے دلوں کا شدت کے ساتھ محاسبہ کرنا چاہیے آپ اپنے دل میں جھانک کر دیکھیں کہیں اس میں حسد تو نہیں اور ہمیشہ اللہ سے دعا کریں کہ اےئ اللہ میرے دل کو ان امراض سے بچا میرے دل کو حسد و کینہ اور نفرت سے بچا۔

عورتوں میں حسد کی بیماری کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ جب عورت دوسری عورت کے متعلق یہ سنے کہ ماشاءاللہ اسکی ازدواجی زندگی بڑی بابرکت ہے وہ اپنے شوہر کے ساتھ بڑی خوش ہے تو یہ عورت غم کا شکار ہو جاتی پھر اگر کسی دن وہ اس کی طرف شکوہ لے کر آجائے کہ اس کے اور اسکے شوہر کے درمیان رنجش پیدا ہو گئی ہے تو یہ عورت سکون محسوس کرتی ہے حتی کہ آپ اسکے چہرے کو دیکھیں گے کہ وہ خوشی سے بدل گیا۔

لہذا ہمیں بچنا چاہیے اور اپنے دلوں کے متعلق باریک بینی سے کام لینا چاہیے چونکہ حسد کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اللہ تعالی کی قضاء و تقدیر پر اعتراض شمار ہوتا ہے۔

آپ کے پاس دل کو حسد سے پاک رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ آپ اپنے نفس کے خلاد جہاد کریں اور ہمیشہ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو حسد سے پاک رکھے۔

أقول قولي هذا، وأستغفر الله لي ولكم, وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔۔۔

درس (8) غیبت

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ(۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد!

میرے عزیز دوستو! ہماری گفتگو اس بیماری کے متعلق ہوگی جس میں صالحین و مصلحین مرد وخواتین متعلمین وغیر متعلمین چھوٹے بڑے سب گرفتار ہیں یہ بیماری ہر جگہ لوگوں کے ساتھ رہتی ہے بسا اوقات تو اللہ کے گھروں میں ان کے ساتھ ہوتی ہے بلکہ فریضہ حج جو اسلام کا رکن ہے کی ادائیگی کے دوران بھی ان کے ساتھ رہتی ہے۔

آپ اس بیماری کو بہت بڑے پیمانے پر پھیلا ہوا پائیں گے اور اکثر مسلمانوں کو اس کی گرفت میں قید پائیں گے سوائے اس کے اللہ جس پر رحم کرے۔

یہ غیبت کی بیماری ہے غیبت کی تعریف کے متعلق امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرکے پوچھا:

أتدرون ما الغيبة؟, قالوا: الله ورسوله أعلم, قال صلى الله عليه وسلم, الآن يشرح الغيبة: "الغيبة ذكرك أخاك بما يكره", أن تذكر أخوك المسلم بشيء هو يكرهه, قالوا: "يا رسول الله إن كان ما نقوله فيه حقًا", هو موجود,الصفة التي نذكرها موجودة مثلاً, قال: إن كانت موجودة هذه الصفة طبعًا, قال عليه الصلاة والسلام "فقد اغتبته, وإن لم تكن فيه فقد بهتّه (هذا هو الحديث رواه مسلم)

ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں صحابہ نے کہا اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو بات ہم کہیں وہ واقعی اس میں پائی جاتی ہو تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (برائی) اس میں پائی جاتی ہے تو بلاشبہ تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ (برائی) اس میں نہیں پائی جاتی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

بہت سے لوگ غیبت کے معاملے میں سستی کرتے ہیں اور غیبت کے معاملے کو نہایت معمولی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھ لی یا وضو کر لیا تو یہ مشکل ختم ہو گئی۔

ہر گز نہیں میرے دوستوں کیا آپکو معلوم ہے کہ غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے نہ کہ صغیرہ گناہوں میں سے اور کبیرہ گناہوں کے متعلق جمہور علماء کا قول ہے کہ نماز وروزہ اسکا کفارہ نہیں بلکہ اس کے لئے اللہ سے توبہ کرنا ضروری ہے لہذا انسان کو اللہ تعالی سے توبہ کرنا چاہیے اور اپنے کئے پر نادم ہونا چاہیے اور آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم کرنا چاہیے۔

اپنے بھائی کو اسکے ناپسندیدہ الفاظ میں ذکر کرنے کی چند مثالیں ہم ذکر کریں گے مثلا آپ اپنے مسلمان بھائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہیں کہ فلاں شخص بخیل ہے تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اصول:

ذكرك أخاك بما يكره , یعنی اپنے بھائی کا اس انداز میں تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو کے مطابق غیبت میں شمار ہو گا۔

آپ ہر اس بات کو غیبت شمار کریں جو جب آپ کے مسلمان بھائی تک پہنچے تو وہ اسے ناپسند کرے وہ بے چین ہو اسے تکلیف ہو اور اس پر اثر انداز ہو۔

ایسے ہی کسی بھائی کو بزدل کہنا، زیادہ سونے والا زیادہ کھانے والا گاڑھے خون والا (ڈھیٹ یا ہڈ حرام) کہنا یا کہنا کہ فلاں نے اپنی اولاد کو ادب نہیں سکھایا فلاں نے اپنی بیوی کو ادب نہیں سکھایا یہ سب غیبت میں شمار ہوتا ہے کبھی حقارت کے انداز میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص کے پاس عزت ہی نہیں ہے یہ بھی غیبت ہے کیونکہ یہ حقارت پر مبنی طرز انداز ہے حتی کہ بعض علماء نے عجیب بات کہی ہے فرماتے ہیں کہ بعض لوگ دعا کے طرز میں غیبت کرتے ہیں جب آپ ان سے پوچھیں کے فلاں شخص کی کیا خبر ہے تو کہیں گے کہ فلاں

شخص ہم اللہ سے خیر وعافیت طلب کرتے ہیں جیسے ہمارے ہاں کہاجاتا ہے کہ اللہ معاف کرے.... بعض علماءنے اسے غیبت میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کے لئے سوالیہ نشان بن جائے گا۔ایسے ہی اگر کسی شخص سے پوچھا جائے کہ فلاں شخص کی کیا خبر ہے اور وہ کہے کہ چھوڑو ہم اسکی غیبت نہیں کرنا چاہتے یہ کہنا بھی علماء کے مطابق غیبت ہے۔

چنانچہ ہمیں غیبت کے معاملے میں آگاہ اور بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے حتیٰ کہ اگر آپ کو سو میں سے ایک فیصد بھی احتمال ہو کہ یہ غیبت ہے تو اسے چھوڑدیں۔

اگر آپ کسی معاملے میں تردد کا شکار ہیں کہ یہ غیبت ہے یا نہیں تو میرے بھائی اسے چھوڑ دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دع ما یریبك إلى مالا یریبك

ترجمہ: چھوڑ دے اس شے کو جو تجھے شک میں مبتلا کرے اور وہ شے اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے ۔

بعض علماءنے لکھاہے کہ کسی شخص کو مسکین کہنا بھی غیبت ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اسے مسکین کہے اسی طرح کہنا فلاں درویش ہے بہت سادہ ہے ان تمام الفاظوں سے ہمیں بچنا چاہیے تا کہ ہم غیبت میں نہ مبتلاہوں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف معراج ہوئی آپ نے ایک ایسی قوم کو دیکھا کہ جن کے تانبے کا ناخن ہیں جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں ان کا جرم کیاہے ان کا کونسا عمل ہے؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے ان کی عزتوں کو اچھالا کرتے تھے یہ لوگوں کی غیبت کرنے والوں کی سزا ہے کہ اس کے تانبے کے ناخن ہوں گے جن سے وہ اپنے چہرے اور سینے نوچیں گے لا حول قوۃ ولا قوۃ الا باللہ فرمان الٰہی ہے:

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ

ترجمہ: کیاتم میں سے کوئی اس بات کو ناپسند کردیگا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اسے ناپسند کروگے۔

ذرااس تشبیہ یعنی تشنیع پر توجہ کریں کہ اللہ تعالی نے غیبت کرنے والے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے والے شخص سے تشبیہ دی ہے ذرا تصور کریں کہ آپ کا مردہ بھائی ہوااور آپ اس کا گوشت کھائیں یہ کتنی بھیانک تصویر ہے اسی طرح اس غیبت کرنے والے شخص کی مثال ہے گویا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔

لہذا ہمیں ہر طرح سے بچنا چاہیے یہاں تک کہ ان مجالس سے بھی کہ جن میں غیبت کی جاتی ہو بعض لوگوں کے پاس غیبت سے منع کرنے کی شخصی قوت نہیں ہوتی یہ بہت بڑاالمیہ ہے کہ ہم دوسری جانب سے اس مصیبت میں پڑ جاتے ہیں یعنی ہم غیبت کو سنتے ہیں اور بیٹھک جمانے والوں کے ساتھ عاجزی وانکساری برتتے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ اہل مجلس ہم پر غصہ ہوں چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے بعض ایک دو یا تین مرتبہ خاموش کرواتے ہیں حتی کہ غیبت سے لطف اندوز ہونے لگتے ہیں اور یہ بیماری اس میں جڑ پکڑ لیتی ہے بس وہ اس معاملے کا عادی ہو جاتا ہے وہ غیبت سنتا ہے اوراسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی اسی وجہ سے عزیز دوستوں ہمیں غیبت کی مجالس سے بچنا چاہیے۔

میں خاص طور پر عورتوں کی مجالس سے آگاہ کرتاہوں کہ یہ صفت مردوں سے زیادہ عورتوں میں پھیلی ہوئی ہے کہتی ہیں کہ فلاں عورت کو طلاق ہوگئی ہے فلاں عورت نے یہ کام کردیاوغیرہ وغیرہ

عورتوں کے درمیان ہمیشہ ایک دوسرے کے معاملات کی خبر گیری رہتی ہے چنانچہ یہ دوسروں سے زیادہ غیبت کانشانہ بنتی ہیں

اسی لئے ہمیں اس خطرناک اور مہلک بیماری سے ہر طرح بچنا چاہیے وہ بیماری جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے جس شخص کی آپ نے غیبت کی ہوگی روز قیامت وہ آئیگا اور آپ کی نیکیاں لے لیگا اگر آپ نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہ کی ہوگی۔

اسی وجہ سے امام ابن القیم نے اپنی کتاب (الداء والدواء) میں بیان کیا ہے (ان کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ) آپ دیکھیں کہ ایک آدمی زہد و عبادت والا دیندار ہے اور اسکے ساتھ ساتھ بہت سے حرام کاموں سے بھی بچتا ہے لیکن وہ غیبت سے نہیں بچتا اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا پس آپ دیکھیں گے کہ اس کی زبان (العیاذ باللہ) مسلمانوں کے زندوں اور مردوں کی عزتوں کے بارے میں الزام تراشی کرتی ہے اور اس میں بہت سے عبادت گذار اور نیکوکار مبتلا ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ کبیرہ گناہوں کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن غیبت میں پڑے ہوتے ہیں (جو کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے) اسے چھوڑ نہیں سکتے وہ اس شخص میں جڑ پکڑ لیتی ہے اور اس کی شخصیت میں پختہ ہو جاتی ہے چنانچہ وہ جس مجلس میں بھی بیٹھے آپ اسے لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے پائیں گے بلاشبہ انسان دوسروں کی غلطیاں بیان کرنے اور مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے کا عادی ہو جاتا ہے یہ بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے انسان کو روکنا چاہیے سوائے کسی مصلحت و ضروریات کے تحت اور ہمیں اس مصلحت کے اس دائرے کو وسیع نہیں کرنا چاہیے کچھ مصلحت اور کچھ ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ کسی فاسق و فاجر انسان کے متعلق دوسروں کا آگاہ کرنا یا کوئی اپنی بیٹی یا بہن کی کسی شخص سے شادی کرنا چاہتا ہو اس شخص کے متعلق پوچھے جانے پر کوئی اسکی صفات (اچھی ہو یا بری) بیان کر سکتا ہے چونکہ یہ مصلحت و ضرورت کے تحت ہے البتہ کسی مصلحت و حاجت کے بغیر لوگوں کی خامیاں بیان کرنا جائز نہیں۔

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ ہماری زبانوں کو غیبت سے پاک رکھے۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم

درس (9) سلام پھیلانا

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نصیحتوں میں سے ایک نصیحت ہمیں یہ بھی کی کہ ہم اپنے درمیان سلام کو عام کریں جو کہ مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت کے اسباب میں سے ہے اور دور حاضر میں سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان ایک دوسرے محبت والفت کرنے والے اور اتحاد واتفاق سے رہنے والے بن جائیں امام مسلم نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا, ولا تؤمنوا حتى تحابوا, أولا أدلكم على شيءٍ إذا فعلتموه تحاببتم, أفشوا السلام بينكم

ترجمہ: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ تم مومن بن جاؤ اور مومن نہیں بن سکتے یہاں تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ کیا میں تمہیں ایسی شے نہ بتاؤں کہ جس پر اگر تم عمل کرو تو تمہارے درمیان باہمی محبت پیدا ہو جائے اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔

چنانچہ آج ہماری گفتگو کا عنوان ہے سلام کو پھیلانا (عام کرنا) جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی سب سے بہترین خصلتوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف

ترجمہ: تم (بھوکے کو) کھانا کھلاؤ اور جسے جانتے ہو یا نہیں جانتے ہو سب کو سلام کرو

ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم صرف اپنے جان پہچان والے کو سلام کرتے ہیں مثلاً ڈاکٹر ڈاکٹر کو سلام کرتا ہے یعنی اپنے برابر (لیول) کے لوگوں کو سلام کرتا ہے یعنی جب اسے کوئی فقیر مسکین یا خادم (چپڑاسی وغیرہ) مل جائے تو اسے سلام نہیں کرتا کہتا ہے میں ڈاکٹر ہوں میرے پاس سرٹیفکیٹ ہے میں کس طرح اسکو سلام کر سکتا ہوں اسے چاہیے کہ وہ مجھے سلام کرے یا کوئی پرنسپل یا وزیر ہو تو وہ اپنے طبقے (برابر) کے لوگوں کو ہی سلام کرتا ہے یا جو اس کا ہم وطن ہو نہایت افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ جب وہ مزدوروں کو دیکھتے ہیں حتی کہ اگر اللہ کے گھروں میں کسی مزدور کو نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دیتے نہ کوئی اسے سلام کرتا ہے لیکن اگر یہ شخص ہمارے ملک کا ہو ہمارے ملک کا لباس پہنتا ہو یا اس کا تعلق ہمارے قبیلہ سے ہو سب کے سب اس کو سلام کرتے ہیں یہ اجتماعی مرض ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اسے ختم کریں اور اس سے دور رہیں اپنے جان پہچان والے کے علاوہ کسی اور کو سلام نہ کرنا خود پسندی، غرور اور دوسروں کو حقیر جاننا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو دیکھ لیں حتی کے وہ مسجد میں ہی کیوں نہ ہو اگر اس کا لباس اسکا حلیہ اسے اچھا نہ لگے تو وہ اسے سلام نہیں کرتا جو شخص اسکے دائیں جانب ہو اسے سلام کرلے گا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ہم وطن ہو یا جان پہچان والا ہو لیکن جو بائیں جانب ہو اسے سلام نہیں کرے گا کیونکہ وہ جان پہچان والا نہیں اسکا لباس معمولی ہے وہ اسے پسند نہیں چنانچہ اسے سلام نہیں کرے گا اور جیسا کہ میں نے کہا یہ اجتماعی مرض ہے۔

ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص داخل ہوا اس نے کہا: السلام علیکم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دس نیکیاں) پھر دوسرا شخص داخل ہوا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیس نیکیاں) پھر تیسرا شخص داخل ہوا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تیس نیکیاں)۔

لہذا اپنے آپ کو مکمل سلام کہنے کا عادی بنائیں بعض انسان اپنے آپ کو اس چیز سے محروم رکھتے ہیں کسی محفل میں یا فون پر فقط السلام علیکم کہنے پر اکتفا کرتے ہیں میرے بھائی آپ کو چاہیے کہ آپ مکمل سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کہیں تاکہ تیس نیکیاں حاصل کرلیں ایک نیکی دس گنا چنانچہ کم از کم تین سو نیکیوں کا مجموعہ بنتا ہے اور اللہ تعالی جسے چاہے کئی گنا زیادہ عطا کرے لہذا اپنے آپ کو اس اجر سے محروم نہ رکھیں فقط السلام علیکم کہنے پر اکتفانہ کریں بلکہ یوں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں۔

اسی طرح یہ بھی سنت ہے کہ جب انسان کسی محفل سے جدا ہو تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے جیسا کہ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ پہلا (سلام) دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں بعض لوگ جب کسی محفل سے جدا ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو اس شے سے محروم رکھتے ہیں وہ فی امان اللہ، مع السلامۃ اور ان جیسے دیگر الفاظ کہتے ہیں جنکے وہ اپنے شہر میں عادی ہوتے ہیں جبکہ سنت یہ ہے کہ جب کسی محفل کو برخاست کریں یا کسی شخص سے فون پر بات ختم کریں تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں لفظ (وبرکاتہ) کا اپنے آپ کو عادی بنائیں۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تواضع میں سے ایک بات یہ بھی ہے جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے سامنے سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے۔

جبکہ آپ خاتم النبیین اور زمین پر سب سے افضل ہیں (حال یہ ہے) کہ بچوں کو سلام کررہے ہیں

بعض انسان بچوں کے سامنے سے گزرتے ہیں انہیں کھیلتا دیکھ کر ان کو سلام نہیں کرتے نہ انہیں کوئی اہمیت دیتے ہیں یا بعض ایسے ہوتے ہیں کہ کسی شخص سے ملتے وقت اس سے سلام کرتے ہیں لیکن انکے ساتھ موجود انکے بچوں کو سلام نہیں کرتے یہ مناسب نہیں بلکہ خلاف سنت ہے آپ چھوٹوں کو بھی سلام کریں کیونکہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

لہذا میرے عزیز دوستوں ہمیں سلام کو عام کرنے (پھیلانے) کی طرف راغب ہونا چاہیے یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ اس سے ملے اسے سلام کرے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے

جو سلام کرنے میں پہل کرے یہ آپکے تواضع (عاجزی، کسر نفسی) میں سے ہے کہ آپ لوگوں کو سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کریں اور لوگوں کا خیر مقدم اور انکے سامنے اظہار تحسین کرنے میں بھی پہل کریں یہ آپکے نفس کی اعلی ظرفی کی علامت ہے آپکے تواضع کی علامت ہے لہذا اس عادت کو ہمیں اپنے اندر پختہ کرنا چاہیے یعنی سلام کرنے کی بہترین عادت ہمیشہ اپنے درمیان سلام کو عام رکھیں کیونکہ سلام کرنے میں بڑا اجر وثواب ہے اللہ تعالی سلام کرنے کو پسند کرتا ہے۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

درس (10) دعائیں (ذکر واذکار)

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کردئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آل وصحبه وسلم، أما بعد:

اگر ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر غور کریں تو ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں نہایت حیرت انگیز پہلو دکھائی دیں گے۔

ہمیں دکھائی دے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل آپ کی فکر وعقل آپکے احساسات وجذبات سب کے سب اپنے رب سے جڑے رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے دیگر لوگوں کے برعکس اپنی روزمرہ زندگی میں فارغ وقت نہ تھا۔

لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دعاؤں کو مشروع قرار دیا جنکا ہم صبح وشام اہتمام کرتے ہیں۔

جو ان دعاوں پر عمل پیرا ہو اور اپنی زندگی میں انہیں اپنائے تو جلد ہی وہ اپنے اندر قوت اور ثابت قدمی اور پیش قدمی محسوس کرے گا۔

مثال کے طور پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے پہلے، سو کر اُٹھنے کے بعد، گھر سے نکلنے اور مسجد میں داخل ہونے سے قبل اور مسجد سے باہر نکلتے وقت بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد ان تمام امور میں ہمیں دعائیں سکھائی ہیں۔

چنانچہ ایک مسلمان کی پوری زندگی دعا ہے حتی کہ ہم وغم اور مصیبت کے وقت بھی یہاں تک کہ دوران شہوت بھی (اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتے وقت)۔

انداہ لگائیں کہ دوران شہوت اور حصول لذت کے وقت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری یعنی اپنی امت کی تربیت فرمارہے ہیں تاکہ ان کا تعلق اللہ سے ہمیشہ جڑا رہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بھی دعا سکھائی ہے جو اپنی اہلیہ کے پاس آئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے (یعنی اس سے جماع کرنے کا ارادہ کرے) تو کہے:

باسم الله اللهم جنِّبنا الشيطان وجنِّب الشيطان ما رزقتنا

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں یا اللہ شیطان کو ہم سے الگ رکھ اور جو تمہیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔

دعا کے معاملے میں ذرا غور کریں حتی کہ انسان کو اپنی خواہش پوری کرنے لذت و مزے حاصل کرنے سے قبل بھی دعا سکھائی گئی ہے کیا ہی بلند و اعلی اسلام ہے جو دوران شہوت بھی تمہیں اپنے رب سے جوڑے رکھتا ہے۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جس نے اس دعا کو پڑھ لیا اور اگر اللہ تعالی نے اسے اولاد عطا کر دی تو اسے شیطان نقصان نہیں پہنچائے گا یعنی اس پر غالب نہیں ہو گا۔

جب انسان پر کوئی مصیبت آجائے تو اہل مغرب کی طرح وہ خود کشی نہ کرے بلکہ دوران مصیبت وہ اس ذات کی طرف متوجہ ہو جائے جو تکلیف کو دور کر دیتی ہے وہ ہمارا رب ہی ہے جو تکلیفوں کو دور کرتا ہے۔

چنانچہ پریشانی کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی:

اللهم إني عبدك ابن عبد ابن أمتك ناصيتي في يدك ماضٍ فيّ حكمك...

ترجمہ: یااللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری بندی کا بیٹا میری پیشانی تیرے ہاتھ میں میرے متعلق تیرا حکم جاری.....

مشہورومعروف دعاہے اسی لئے میں نصیحت کرتاہوں کہ ہر مسلمان کے پاس ہمیشہ اس کی جیب میں گاڑی، اسکے آفس یا اسکے سونے کے کمرے میں وہ کتاب ہونی چاہیے جو چھوٹے سائز کی ہے لیکن کافی فائدہ اور نفع بخش ہے یعنی (حصن المسلم) اس کتاب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاوں کا کافی بڑا مجموعہ ہے۔مثال کے طور پر انسان کو کوئی مصیبت لاحق ہو جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے دعا سکھائی ہے اگر کوئی بڑی یا چھوٹی مصیبت میں مبتلا ہو جائے جانی، سماجی یا معاشی پریشانی کا شکار ہو جائے یا آپ کو کسی بھی چھوٹی یا بڑی مشکل کا سامنا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کسی بھی مسلمان بندے کو مصیبت آجائے تو وہ کہے

إنّا لله وإنّا إليه راجعون اللهم اؤجرني في مصيبتي واخلفني خيرًا منها إلا أخلفه الله خيرًا منها

ترجمہ: ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی جانب لوٹ جائیں گے یا اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔

تو اللہ تعالی اسے اسکے بدل اس سے بہتر عطا کر دیتا ہے۔

یہ صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

میرے عزیز دوستو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان کی تربیت فرمارہے ہیں کہ ہمیشہ اسکا تعلق اپنے رب سے جڑا رہے اسکا خلاصہ اور اسکا نچوڑ یہ ہے کہ جب انسان کا تعلق ہمیشہ اپنے رب سے جڑا ہوتا ہے شیاطین جن وانسان کا اس پر زور نہیں چلتا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ

ترجمہ: اسے (شیطان کو) ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرے۔ اس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسکو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ انسان ہمیشہ صبح وشام کے اذکار کرے پہلے اور دیگر حالات اور مناسب اوقات کے اذکار کا وردرکھے یہاں تک کہ وہ جہاں بھی سفر کرے سمندر ہو یا خشکی راستے میں کہیں آرام کرنا یا سونا چاہے کسی شخص کی زیارت کے لئے گیا ہو ذکر کرتا رہے اور دعا پڑھے کوئی شخص زیارت کے لئے گیا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کا تحفہ عطا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی شخص جب کسی جگہ قیام کرے تو کہے

أعوذ بكلمات الله التامّات لم يضرّه شيء حتّى يرتحل من ذلك المكان

ترجمہ: میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچائی گی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے رخصت ہو جائے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ جب تم جہاز میں سوار ہو کر کسی جگہ اترو تو اس دعا کو پڑھ لو اور عورتیں اس بات کی زیادہ محتاج ہیں کہ وہ یہ دعا پڑھیں ایک دوسرے سے ملتے وقت مناسب اوقات یا خوشی کے مواقعوں پر کیونکہ خوشی کے مواقع پر حسد و نفرت اور بد نظری کا واقع ہونا زیادہ ممکن ہوتا ہے۔

انسان ان نبوی دعاوں سے مضبوط ہوتا ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان دعاوں کو یاد کرے تا کہ وہ سعادت مندی واطمینان اور ذہنی سکون کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپکو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے۔

وصلّی اللہ علی نبیّنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلّم۔

درس (11) روزمرہ کی سنتیں

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو یہ چند ایام ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد !

ہمارا رب سبحانہ وتعالی بندے کی صدق محبت بیان کرتے ہوئے اس انسان کی پہچان کراتے ہوئے کہ جو واقعی اپنے رب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہو فرماتا ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم حقیقت میں اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

اس نشست میں ہماری گفتگو روز مرہ کی سنتوں کے اہتمام سے متعلق ہوگی روز مرہ کی بہت ساری سنتوں میں آپ دیکھیں گے کے بہت سے لوگ ان سنتوں سے لاپرواہی برتتے ہیں جبکہ بندے کے لئے اللہ تعالی سے محبت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کرے۔

اور اللہ کے ہاں آپکا مقام آپکی سنتوں پر پابندی کے مطابق ہو گا جتنا زیادہ آپ ان سنتوں کی پابندی کریں گے اتنا ہی اللہ کے ہاں آپکا مقام بلند ہو گا۔

مثال کے طور پر کچھ قولی سنتیں ہیں اور کچھ فعلی سنتیں تو آپ تصور کریں کہ انسان صبح سے شام تک ان سنتوں پر عمل پیراہ ہونے کی تربیت کرے تو اسکی پوری زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرے گی۔

مثلا مسواک کی سنت کو لے لیں اس سنت کا تذکرہ کرنے سے قبل عرض کرتا چلوں کہ لوگوں پر حیرانگی ہوتی ہے اگر ان سے کہا جائے کہ جو اس سنت پر عمل کریگا تو ہم اسے اتنا مال دیں گے آپ دیکھیں گے کہ

تمام لوگ اس سنت پر عمل حریص ہو جائیں گے کیونکہ لوگوں کے دلوں میں دنیا ودرھم کی بڑی قیمت ہے لیکن نیکیوں کی کوئی قیمت نہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

ہم مسواک کا ذکر کر رہے تھے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ دن ورات میں کم از کم بیس مرتبہ مسواک کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة"، وفي رواية "عند كل وضوء

ترجمہ: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو ضرور میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں ہر وضو کے ساتھ۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے جیسا کہ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

چنانچہ آپ کے پاس پانچ وقت نماز ہے تو پانچ مرتبہ آپ ان میں مسواک کریں اسی طرح آپکے پاس سنن رواتب (فرض نمازوں سے پہلے یا بعد کی مقرر سنتیں) ہیں چھ مرتبہ ان میں مسواک کرکے آپ گیارہ مرتبہ مسواک کرلیں گے اسی طرح دن ورات میں جب بھی اپنے گھر میں داخل ہو یعنی جب بھی مسجد سے فرض کی ادائیگی کے بعد گھر آئے کم از کم چار یا پانچ مرتبہ اور اپنی نیند سے جاگنے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے جاگتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

اسی طرح روزمرہ کی ان متروک (یعنی جن پر عمل کرنا چھوڑ دیا گیا ہے) سنتوں میں سے جوتے پہنے کی سنت ہے چنانچہ آپ بہت سے لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ جوتا بائیں جانب سے پہنتے ہیں اور دائیں جانب سے اتارتے ہیں جبکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ جب جوتا پہنتے تو دائیں جانب سے پہنتے اور جب جوتا اتارتے تو بائیں جانب سے اتارتے چاہے بیت الخلاء جاتے وقت یا گھر سے باہر مسجد وغیرہ جانے کے دوران یا مسجد سے باہر نکلتے وقت یا دیگر حالات میں بار بار وہ اس سنت کی پابندی کیا کرتے۔

تو جب بھی وہ اس سنت پر عمل پیرا ہو گا تو اسکی حرکات وسکنات اور اسکے اعمال سب سنت کے مطابق ہو جائیں گے اسے جوتے پہنے اور اتارنے پر بھی ثواب ملے گا اور اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اسی طرح جب انسان بیت الخلاء میں داخل ہو تو کہے:

اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث

اور داخل ہوتے وقت دایاں پیر پہلے رکھے اور جب باہر نکلے تو بایاں پیر پہلے نکالے اور کہے غفرانک۔۔

ذرا سونے سے پہلے کی سنتوں پر نظر ڈالیں سونے سے قبل کتنی سنتیں ہیں؟ سونے سے قبل بہت سی سنتیں ہیں جن میں سے یہ ہے کہ انسان باوضو ہو کر دائیں کروٹ پر لیٹے اور آیۃ الکرسی، سورہ کافرون، سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اور معوذتین (سورہ ناس وفلق) پڑھے اور اپنے جسم کہ اگلے حصے پر دونوں ہاتھ پھیرے اس کے علاوہ اور دیگر معروف سنتیں ہیں جو کتب احادیث میں موجود ہیں۔

اسی طرح کھانے کی سنتیں ہیں کہ بسم اللہ پڑھ کر ابتداء کی جائے اور آخر میں اللہ کی حمد بیان کرے (یعنی جو دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی اسے پڑھے) دائیں ہاتھ سے کھانا کھائے یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

جب وہ کسی شخص سے ملے تو اسے سلام کرے (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) اسی طرح اس سے مصافحہ کرنا سنت ہے اور خطاؤں کو مٹاتا ہے اور اسے دیکھ کر مسکرائے کیونکہ مسکرانا سنت و مستحب ہے اسی طرح کی دیگر روزمرہ کی سنتیں ہیں

اور یہ نماز چاشت سنن رواتب اور قیام اللیل کے علاوہ ہیں۔

بہت سی ایسی قولی اور فعلی سنتیں ہیں جنہیں نمازوں میں ادا کیا جاتا ہے چاہے فرض ہو یا نفل اس نشست میں ان کی وضاحت باعث طوالت ہو گا جبکہ ہم یہاں مختصر ذکر کر رہے ہیں ہم نے چاہا کہ اس پر کچھ روشنی ڈالیں کہ مسلمان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے یہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کی علامت ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى

ترجمہ: میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے وہ جو انکار کرے۔

صحابہ یہ سن کر حیران ہوئے کہ کوئی عقلمند انسان جنت میں داخل ہونے سے انکار بھی کر سکتا ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من أطاعني دخل الجنة، ومن عصاني فقد أبى

ترجمہ: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنادے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (12) توبہ واستغفار

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشرواشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

ہم توبہ کے کس قدر محتاج ہیں؟

اگر ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر غور کریں تو اس موضوع یعنی توبہ کو ہم آپکے روزانہ معمولات کا حصہ پائیں گے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يا أيها الناس توبوا إلى الله واستغفروه فإني أتوب إلى الله في اليوم مائة مرة, وفي رواية سبعين مرة

ترجمہ: اے لوگوں ! اللہ کی جانب توبہ کرو (یعنی رجوع کرو۔توبہ کا معنی ہے گناہ سے نیکی کی جانب اور شیطان کی اتباع سے اللہ کی اطاعت ومغفرت کی جانب رجوع کرنا۔مترجم)اور اس سے مغفرت چاہو (مغفرت کا معنی ہے چھپانا یعنی اللہ سے مطالبہ کرنا کہ وہ گناہوں کو چھپادے ڈھانپ دے۔مترجم)کیونکہ میں ایک دن میں اللہ سے 100 دفعہ توبہ کرتا ہوں۔ایک روایت میں ہے۔70 دفعہ۔

10 یا 20 یا 30 دفعہ نہیں بلکہ 100 مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اگر ابھی میں کسی سے پوچھ لوں کیا آج آپ نے اللہ سے توبہ کی؟ تو وہ آپکی جانب عجیب وغریب اور ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگے گا اور الٹا آپ سے پوچھے گا کیا آپ مجھ پر گناہ کا الزام لگارہے ہو؟ کیا آپ نے مجھے بدکاری کرتے دیکھ لیا ہے؟ یا آپ نے مجھے سود کھاتے دیکھا ہے یا نماز چھوڑتے دیکھا ہے؟

یہ مسکین نہیں جانتا کہ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں 100 دفعہ اللہ سے توبہ کیا کرتے تھے۔صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر عجیب یہ ہے کہ صرف ایک مجلس میں جیسے ہماری یہ مجلس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم 100 مرتبہ اللہ سے توبہ کر لیتے تھے یاد رہے کہ ایک مجلس میں ایک دن میں نہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھیں وہ کس قدر باریک بینی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لیتے تھے حتی کہ آپکے ہونٹوں تک کا جائزہ لیتے۔

سنن ابو داؤاور جامع ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں:

كنّا نعدّ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس الواحد مائة مرة ربّ اغفر لي وتب علي إنّك أنت التواب الرحيم

ترجمہ: ہم گنا کرتے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں100 مرتبہ کہہ دیتے اۓ میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ تو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے

آپ میں سے ہر شخص اپنے آپ سے پوچھے: میں نے اپنی زندگی میں اس حدیث پر کتنی دفعہ عمل کیا کہ میں نے ایک ہی مجلس میں اللہ سے 100 دفعہ استغفار کیا ہو؟

سبحان اللہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ما ألهم الله عبدًا الاستغفار وهو يريد أن يعذّبه

ترجمہ: اللہ جس بندے کو عذاب دینا چاہتا ہے اسے استغفار کی توفیق نہیں دیتا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کہتا ہے کہ وہ اس انسان کو عذاب دے کر کیا کرے گا جبکہ اسکی زبان پر ہمیشہ ہی استغفار رہتا ہے ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

ترجمہ: اللہ انہیں ہرگز عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ استغفار کرتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں سے کہا نہ کے کافروں سے فرمایا:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ: اے مومنو سب مل کر اللہ کی جانب توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاجاوَ۔

چنانچہ اللہ کی جانب توبہ کرنا، فلاح، نجات اور کامیابی وکامرانی کے اسباب میں سے ہے

عجیب وغریب بات ہے کہ شیطان بعض لوگوں کے ساتھ کھیلتا ہے مثلا جب وہ گناہ کرے اور آپ اس سے کہیں کہ استغفار کیوں نہیں کر لیتے تو وہ جواب دیتا ہے: کل ہی تو کی ہے ممکن ہے اب سے دو گھنٹے بعد پھر کروں مجھے نہیں معلوم اللہ ہی جانتا ہے میرے لئے آسان نہیں میں گناہ کروں پھر میں توبہ کروں پھر گناہ کروں اور پھر....

امام حسن بصری کے پاس ایک شخص آکر پوچھنے لگا: کیا ہم میں سے اس شخص کو اپنے رب سے شرم نہیں آتی جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے؟

امام حسن بصری نے عجیب جواب دیا سنہرا جواب فرمایا:

ودّ الشيطان لو ظفر منكم بهذا

ترجمہ: اس طریقے سے شیطان تیرے خلاف کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یعنی شیطان کی یہ خواہش ہے کہ اور اسکا یہ ہدف ہے کہ آپ اللہ سبحانہ وتعالی کی رحمت سے مایوس ہو جائیں

کچھ لوگ کہتے ہیں گناہ خراب ہے خراب ہے چھوڑ ائے گناہ کے عادی گناہ کرتارہ یہ صحیح نہیں کیونکہ جب آپ اللہ سبحانہ وتعالی سے بخشش چاہتے ہیں اور اس کی جانب توبہ کرتے ہیں اور اللہ کی جانب پلٹ آتے ہیں تو آپ شیطان کو غصہ دلاتے ہیں اسے تباہ کردیتے ہیں اسے جلادیتے ہیں شیطان نہیں چاہتا کہ آپ اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب توبہ کریں

لہذا آپ ابھی سے ہی اللہ کی جانب توبہ کریں اور استغفار کریں

کوئی آپ سے کہہ سکتاہے کہ اس ماہ(رمضان) کے بعد ہم پھر سے یہ گناہ کرنے لگیں گے۔ٹھیک ہے لیکن ابھی آپ اللہ کی جانب توبہ کرلیں کیونکہ ممکن ہے چند دنوں میں آپ مرجائیں تو آپ توبہ کرچکے ہوں۔

اس لئے ایک حدیث میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قال أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه غُفرت ذنوبه وإن كان قد تولّى من الزحف

ترجمہ: جس نے کہا میں اللہ سے بخشش چاہتاہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور قیوم ہے اور میں اسکی جانب توبہ کرتاہوں۔اسکے گناہ بخش دیئے اگرچہ وہ جنگ سے پھرا ہو۔ (اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے روایت کیاہے اور امام حاکم نے اسے مسلم کے شرط پر قرار دیاہے بعض علماء نے اسے حسن قرار دیاہے امام نووی نے بھی اسے ریاض الصالحین میں ذکر کیاہے)۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ جنگ سے پھرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے چنانچہ خوب استغفار کریں اور خوب توبہ کریں بعض سلف نے فرمایا:

أصبحوا تائبين وأمسوا تائبين

ترجمہ: توبہ کرتے ہوئے صبح کرو اور توبہ کرتے ہوئے ہی شام کرو۔

چونکہ انسان اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کے سبب بہت سی عبادات اور اطاعت کے کاموں سے محروم ہو جاتا ہے چنانچہ یہ موضوع یعنی توبہ ہماری زندگی کا حصہ بن جانا چاہیے۔

یہ نہ سمجھیں کہ توبہ صرف فاسقوں ،فاجروں اور جیلوں میں قیدیوں کے ساتھ خاص ہے ایسا نہیں ہے ہر مسلمان صبح تا شام توبہ کا محتاج ہے۔

ضروری ہے کہ آپ اپنی زبان کو توبہ کرنے کا عادی بنائیں جیسا کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:

يا بني عوّد لسانك اللهم اغفر لي فإنّ لله ساعات لا يردّ فيها سائل

ترجمہ: ائے میرے بچے اپنی زبان کو اس جملے کا عادی بنا۔

ائے اللہ مجھے بخش دے کیونکہ اللہ کے ہاں کچھ ایسی ساعتیں ہیں جن میں وہ کسی مانگنے والے کو رد نہیں کرتا۔

ایسے ہی امام حسن بصری نے ہمیں سنہری وصیت کی ہے انہوں نے کہا:

أكثروا من الاستغفار في بيوتكم وعلى موائدكم وفي أسواقكم وفي طرقكم فإنكم لا تدرون متى تنزل مغفرة الله

ترجمہ: اپنے گھروں ،اپنی محفلوں، اپنے بازاروں اور اپنے راستوں میں خوب استغفار کیا کرو کیونکہ آپکو نہیں معلوم اللہ کی بخشش کب نازل ہو۔

آپ راستے میں ہوں یا بازار میں یا کام کر رہے ہوں خوب استغفار کریں اپنی زبان کو استغفار کا عادی بنالیں اور اپنے نفس کو باور کرائیں کہ آپکو توبہ کی ضرورت ہے آپ گناہ گار اور خطاء کار ہیں اپنے آپ کو کامل نہ

سمجھیں یہ نہ سوچیں کہ میں دوسروں سے افضل ہوں الحمد اللہ میں نماز پڑھتاہوں قرآن پڑھتاہوں تہجد پڑھتاہوں روزے رکھتاہوں فلاں فلاں نیکی کرتاہوں صدقات وخیرات کرتاہوں۔

بلکہ ہمیں ہر روز بے انتہا ضرورت پڑتی ہے کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب توبہ کریں اوراللہ جل وعلا سے استغفار کریں۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم, وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين

درس (13) فضیلت والے اعمال

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَى الَّذِینَ مِن قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ أیاماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد!

اس ملاقات میں ہماری گفتگو ان شاءاللہ اعمال کے فضائل کو حاصل کرنے کے متعلق ہوگی اللہ جل وعلیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

ترجمہ: نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو۔

اللہ جل وعلی ہمیں تاکید کررہاہے کہ ہم خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ

ترجمہ: اور سبقت لے جانے والے کیاہی سبقت لے جانے والے ہیں۔

یہ کون لوگ ہیں؟ علماءنے ذکر کیاہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیامیں اعمال صالحہ اور آخرت میں جنتوں میں سبقت لے جاتے ہیں۔

یہاں اعمال کے فضائل سے مراد ہے مثلاً قیام اللیل کی فضیلت، نفلی روزے کی فضیلت، قرات قرآن کی فضیلت، سنن رواتب (فرض نمازوں کی مقرر سنتیں) کی فضیلت، اذان کی فضیلت، صدقے کی فضیلت بہت سی فضیلتیں ہیں۔

چنانچہ میں آپ میں سے ہر ایک کو تاکید کروں گا کہ وہ ان اعمال میں ضرور حصہ لے یعنی آپ پڑھیں میں یہ نہیں کہتا کہ ہر روز پڑھیں یا ہر ہفتے یا ہر مہینے آپ ہر مہینے پڑھیں مہینے میں سے ایک یا دو گھنٹے کے لئے

اعمال کے فضائل پڑھیں خواہ کسی بھی کتاب سے پڑھیں مثال کے طور پر سب سے خوبصورت اور ترغیب دینے والی کتاب ریاض الصالحین اس میں فضائل اعمال، فضائل دعوت، فضائل ذکر اور بہت سے دیگر فضائل مثلا حسن اخلاق کے فضائل آپ ریاض الصالحین سے پڑھیں یا کتاب صحیح الترغیب والترہیب سے پڑھیں یا کتاب صحیح المتجر الرابح وغیرہ کتب سے یہ تمام کتب فقط فضائل اعمال کے متعلق ہیں لہذا آپ ہر ماہ پڑھیں خواہ ایک بار دو یا تین گھنٹے کے لئے پڑھیں (لیکن پڑھیں ضرور) اس پڑھائی کا آپکو کیا فائدہ ہو گا؟ آپکو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ پڑھائی (مطالعہ) آپکو عمل پر اکسائے گی۔

مثلا جب آپ پڑھیں گے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اذان کی ترغیب دی ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

أطول الناس أعناقًا يوم القيامة المؤذنون

ترجمہ: بروز قیامت لوگوں میں سب سے لمبی گردن والے موذن ہوں گے۔

ایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جہاں تک مؤذن کی اذان کی آواز جاتی ہے ہر شے خواہ پتھر ہو یا درخت یا کچھ اور اسکے لئے اللہ سبحانہ وتعالی سے بخشش کی دعا کرتی ہیں۔

لہذا آپ کوشش کریں کہ ہفتے میں یا مہینے میں ایک دو دفعہ اذان دیں تاکہ آپکو بھی اس فضیلت کا حصہ مل جائے مثلا جب آپ تفریح کے لئے جائیں یا راستے میں ہوں یا راستے میں نماز پڑھیں اکیلے یا جماعت کے ساتھ یا گھر والوں کے ساتھ ہی ہوں تو پہلے اذان دیں لیں۔

آپ اپنے لئے اس بات کو ایک سنہرا اصول بنالیں آپ جب بھی اعمال کے فضائل میں سے کسی کے متعلق سنیں تو اپنی زندگی میں اس پر عمل کی کوشش کریں اگرچہ مہینے میں ایک دفعہ ہی ہو یا دو مہینے یا تین مہینے میں ایک دفعہ ہو۔

مثلا آپ نماز جنازہ کا شوق رکھیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ترغیب دی ہے کہ جب انسان جنازہ پڑھتا ہے تو اسے ایک قیراط اجر ملتا ہے اور جو جنازے کے ساتھ جاتا ہے اور تدفین تک ساتھ رہتا ہے اسے دو قیراط اجر ملتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے اللہ آپکو اپنے فضل و کرم اور مہربانی سے احد پہاڑ کے برابر نیکیاں اور اجر عطاء فرمائے گا چنانچہ آپ اعمال کی فضیلتوں میں سے ہر ایک سے حصہ حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ بہت سی اور عظیم فضیلتوں کے حریص رہیں اور یہ مطالعہ کئے بغیر ممکن نہیں ہے آپ اعمال کے فضائل کا مطالعہ کریں ہر ماہ کریں جیسا کہ میں نے کہا ہر ہفتے یا روزانہ نہیں مہینے میں صرف ایک بار اعمال کی فضیلتیں پڑھیں۔

اور جیسا کہ آپ سے میں نے کہا کہ اعمال کی فضیلتیں بے شمار ہیں اس مختصر ملاقات میں ان سب کو بیان کرنا ناممکن ہے لیکن چند فضائل کی جانب ہم اشارہ کر دیتے ہیں تاکہ مسلمان اپنی استطاعت کے بقدر فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اگر آپ بہت سی فضیلتوں میں ہر مہینے کسی ایک فضیلت پر اپنے نفس کی تربیت کرنے لگیں مثلا آپ ذکر کی فضیلت کی عادت ڈالیں ایسے ہی ہر روز آدھا گھنٹہ یا 10 منٹ کے لئے اپنے نفس کو تلاوت قرآن کی تربیت دیں ہر روز صرف 10 منٹ تو یہ بڑی خیر وبرکت اور نعمت ہے اگر آپ روزانہ ایک پارہ پڑھ لیں تو اسکا مطلب ایک مہینے میں 30 پارے۔

اسی طرح اعمال کی فضیلتوں میں سے ہر فضیلت کے لئے آپ یومیہ شیڈول بنائیں ان اعمال کو ترتیب دیں جو آپ نے کرنے ہوں وہ تمام اعمال جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں ان میں سے ہر عمل کی فضیلت میں آپ ضرور حصہ لیں۔

مثلا مسجد میں (اذان سے بھی) پہلے جانا اس عمل میں لوگ بہت سستی کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو يعلم الناس ما في التهجير والصف الاول ثم لا يجد ما الا ان يستهموا عليه لاستهموا..

ترجمہ: اگر لوگ جان جائیں کہ تہجیر (مسجد میں پہلے جانا مولف نے یہی مراد لیا ہے البتہ بعض علماء نے اس سے تکبیر اولی مراد لی ہے۔ واللہ اعلم۔ مترجم۔) اور پہلی صف میں کیا (اجر و ثواب) ہے پھر ان کے پاس کوئی اور چارہ نہ رہے سوائے یہ کہ وہ قرعہ اندازی کریں تو وہ قرعہ اندازی کر لیں۔ (یعنی سب لوگ اس اجر وثواب کو پانے کے لئے جمع ہو جائیں ہر ایک کہے کہ پہلے میں آیا یہاں تک کہ قرعہ اندازی کی نوبت آ جائے کہ پہلی صف میں کون کھڑا ہو گا۔ واللہ اعلم۔ مترجم۔) تہجیر کا مطلب ہے مسجد جانا آپ اپنے آپ کو مسجد میں اذان سے پہلے جانے کی عادت ڈالیں اگر چہ فقط 5 منٹ پہلے پہنچیں کیونکہ اس طرح آپ اس شخص سے افضل ہو جائیں گے جو اذان کے بعد مسجد جائے۔

اگر لوگ جان جائیں کہ تہجیر اور پہلی صف میں کیا اجر و ثواب ہے تو۔۔۔۔۔۔

آپ پہلی صف میں شامل ہونے کا شوق رکھیں بہت سے لوگوں کو پہلی صف کا شوق نہیں ہوتا سبحان اللہ

عزیزان گرامی! یہ ایک امتیاز ہے یعنی انسان پہلی صف کا شوقین اور حریص ہو گویا وہ زبان حال سے کہتا ہے کہ میں پہلی صف کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا۔

یہ ہیں اعمال کے فضائل چنانچہ آپ پہلی صف کے حریص بنیں مسجد میں جلدی جانے کا شوق رکھیں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں یتیم کی کفالت کرنے کی کوشش کریں یہ بڑی فضیلتوں والے اعمال ہیں۔

میری آپکو تجویز ہے کہ اگر آپ ہر مہینے ایک یا دو گھنٹے اعمال کی فضیلتوں کا مطالعہ کریں آپ کے لئے مشکل نہیں بلکہ شاید اللہ سبحانہ وتعالی ہم پر اپنا فضل و کرم کر دے اور ہم پر مہربان ہو جائے کہ ہم ان تمام اعمال کو کرنے والے بن جائیں اور اللہ جل و علی کے ہاں فضل عظیم اور اجر کبیر حاصل کر لیں۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم

درس (14) نفاق کا خوف

پیش کردہ : ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

اللہ تبارک وتعالی صحابہ سے راضی ہو گیا، وہ انتہائی علم وایمان والے تھے، اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ان کی تعریف کی اور ان سے خوش ہوا اور وہ خیر القرون (بہترین زمانے) والے ہیں اس سب کے باوجود وہ نفاق میں مبتلا ہونے سے خوفزدہ رہتے تھے۔

ایک تابعی ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں:

أدركت ثلاثين من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يخاف النفاق على نفسه

میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ رضی اللہ عنہ سے ملا ان میں سے ہر ایک اپنے نفس پر نفاق سے ڈرتا تھا۔

مومن ہی نفاق سے ڈرتا ہے جبکہ منافق نفاق سے مطمئن ہوتا ہے بلکہ سچے مومن کی پہچان ہے کہ اسے اپنے نفس پر نفاق کا ڈر ہوتا ہے جبکہ منافق کی پہچان ہے کہ وہ نفاق پر مطمئن ہوتا ہے۔

اگر ہم میں سے کسی سے پوچھا جائے کہ کیا آپکو نفاق کا ڈر ہے تو ہم حیران ہو جاتے ہیں اور یہ بات ہمیں عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے کہ میں کسی طرح منافق ہو سکتا ہوں میں نماز روزہ، زکاۃ اور حج کی ادائیگی کرتا ہو میں صدقہ کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ چنانچہ اسکی حالت اور اسکے دل پر نفاق کا خوف طاری نہیں ہوتا اسکے باوجود بھی صحابہ رضی اللہ عنھم نفاق سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ امام حسن بصری نفاق کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

النفاق هو اختلاف السر مع العلانية واختلاف القول مع العمل

ترجمہ: نفاق پوشیدہ کے ظاہر سے متضاد ہونے اور قول کے عمل سے متضاد ہونے کو کہتے ہیں اسی پہلوٴ کے بارے میں ہوشیار رہیں یہ انتہائی خطرناک پہلوٴ ہے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے بارے میں ڈرنا چاہیے۔

یعنی ان کی بات کا مفہوم یہ ہوا کہ جب انسان کا باطن اسکے ظاہر سے مختلف ہو وہ لوگوں کے سامنے بہت زیادہ متقی ہو ظاہر میں استقامت والا دیندار اور اسلامی تعلیمات کا پابند ہو لیکن یہ شخص جب بھی تنہا ہو آپ اسے نافرمانیاں اور اور بے حیائی کے کام کرتے ہوئے پائیں امام حسن بصری رحمہ اللہ اسے نفاق کہتے ہیں (العیاذ باللہ) اسی طرح قول کا عمل سے مختلف ہونا یعنی جو وہ کہے اس پر عمل نہ کرے یہ بھی نفاق ہے۔

لہذا ہمیں اپنے بارے میں ڈرنا چاہیے کتنے ہی لوگ ہیں جو خطبوں ودروس میں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو جس کام کی طرف رغبت دلاتے ہیں خود اس سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالی فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ *كَبُرَ مَقْتاً عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو! تم وہ بات کہتے ہی کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں۔

مذکورہ بالا آیت میں لفظ (مقت) استعمال ہوا ہے المقت: سخت ناراضگی کو کہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے منافقین کی بعض علامات ذکر کی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إذا حدّث كذب وإذا اؤتمِن خان وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر

منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتاہے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرتاہے جب وعدہ کرتا ہے تو پورانہیں کرتا اور جب جھگڑتاہے تو گالی دیتاہے۔

یہ منافقین کی نشانیاں ہیں ہمیں جھوٹ بولنے سے بچناچاہیے جھوٹ بعض لوگوں کی شخصیت اور ان کی روز مرہ زندگی کا حصہ بن چکاہے خاص طور پر جب وہ لوگ خرید وفروخت کرتے ہیں کوئی تاجر ایسا ہوتاہے جو مسلسل جھوٹ بولتاہے اور جب اس کے پاس اپنی امانت رکھوائیں جائے تو خیانت کرتاہے کہتاہے کہ آپ نے مجھے بطور امانت نہیں عطاکی تھی جب وہ آپ سے کوئی وعدہ کرتاہے تو اس کی خلاف ورزی کرتاہے اور جب جھگڑتاہے تو گالی دیتاہے۔

اسی طرح منافقین کی وہ نشانیاں جن کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن میں کیاہے ہمیں ہر طرح ان سے بچناچاہیے ان میں سے ایک امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضے کو ترک کرنا بھی ہے اللہ تعالی فرماتاہے:

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ

ترجمہ: منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے سے ہیں برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

چنانچہ منافقین کی صفات اور علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور نہ برائی سے منع کرتے ہیں بہت سے مسلمان اس میں مبتلا ہیں ان کے لئے نماز، روزہ اور زکاۃ ہی کافی ہے فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کچھ پتانہیں۔

اسی طرح منافقین کی نشانی ہے کہ وہ مسلمانوں اور اہل دین کا مذاق اُڑاتے ہیں دور حاضر میں میڈیا چینلز، اخبارات ورسائل کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی فکر یہی ہے کہ وہ دیندار مجاہدین وصالحین اور علماء کا مذاق اڑائیں کبھی مجالس کا اہتمام کرکے ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور وہ یہ الزام تراشی کرتے ہیں یہ کم عقل ہیں موجودہ دور کو نہیں سمجھتے وغیرہ بلکہ مجاہدین وصالحین کو تنقید کا نشانہ بنانے کے لئے ڈرامے اور فلمیں تک بنائی جاتی ہیں۔

یہ منافقین کی صفات ہیں جس کی مثال ہم بہت سے سیکولرز (بے دینوں) میں دیکھتے ہیں اکثر سیکولرز (بے دینوں) کی پہلی اور بڑی فکر دیندار اور صالحین کا مذاق اڑانا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالی نے قرآن مجید میں منافق کی ایک یہ نشانی بھی ذکر کی ہے کہ وہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے ہیں یہ بڑا خطرناک مسئلہ ہے (بغیر عذر کے تاخیر کرنا) اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّينَ*الَّذِينَ هُمۡ عَن صَلَاتِهِمۡ سَاهُونَ

ترجمہ: پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں۔

یعنی شرعی عذر کے بغیر نمازوں میں تاخیر کرتے ہیں بلکہ منافقین کی صفت ہے کہ وہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے وہ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کرتا ہے اس کا کوئی عمل اللہ کے خاطر نہیں ہوتا بلکہ شہرت کی چاہت اور اپنی تعریف کروانے کی خاطر عمل کرتا ہے اور ان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا اس کی باتیں دنیا سے متعلق اور قیل وقال پر مبنی ہوتی ہیں آپ اسے کبھی اس طرح نہیں پائیں گے کہ اس نے اپنی روزمرہ کی زندگی میں تلاوت قرآن کے لئے وقت معین کیا ہو اپنے پورے دن صبح سے شام تک نہ آپ اسے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے یا نماز وتلاوت قرآن کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں پائیں گے منافقین کی اس صفت کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے وہ فرماتا ہے:

وَلاَ يَذۡكُرُونَ اللّهَ إِلاَّ قَلِيلاً

ترجمہ: یہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت کم۔

بلکہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی ایک یہ صفت بھی بیان کی ہے کہ وہ فریضہ جہاد فی سبیل اللہ سر انجام نہیں دیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مات ولم يغزُ أو يحدث نفسه بالغزو مات على شعبة من النفاق

ترجمہ: جو کوئی اس حالت میں مرا کہ اس نے نہ کوئی غزوہ کیا نہ غزوہ کا ارادہ کیا تو اس کی موت نفاق کے ایک شعبے پر ہوئی۔

اسی لئے امام نووی اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ترک جہاد کو منافقین کی خصلت قرار دیا ہے کہ یہ جہاد ونفاق کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

چنانچہ ہمیں ہر طرح منافقین کی صفات سے بچنا چاہیے حتی کہ ہمیں منافقانہ خشوع وخضوع سے بھی بچنا چاہیے جیسا کہ اس بارے ابو ھریرۃ اور ابو درداء فرماتے ہیں کہ:

منافقانہ خشوع وخضوع سے بچو لوگوں نے کہا کہ منافقانہ خشوع وخضوع کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: کہ جسم پر خشوع طاری کرنا جبکہ دل میں خشوع بالکل نہ ہو یہ منافقین کی صفات میں سے ہے۔

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نفاق سے دور اور پاک رکھے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (15) دوسروں کے لئے دعا کرنا

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد!

عزیزان گرامی قدر! اللہ نے قرآن میں اہل ایمان کی بہت سی صفات ذکر کی ہیں اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن میں اہل ایمان کی صفات کو کیوں ذکر کیا؟ کیا اس لئے کہ ہم ان کی تلاوت کریں؟ جی نہیں بلکہ اس لئے ذکر کیا تا کہ ہم ان صفات کو اپنی زندگی میں اختیار کریں۔

ان صفات میں سے جن میں ہم بہت زیادہ کوتاہی برتتے ہیں ایک صفت دوسروں کے لئے دعا کرنا بھی ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی معزز کتاب میں فرمایا:

وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ.

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں ان لوگوں کے لئے بغض نہ رہنے دے جو ایمان لے آئے اے ہمارے رب یقیناتو نرمی کرنے والا، مہربان ہے

سبحان اللہ!

عزیزان گرامی! یہ صفت یعنی دوسروں کے لئے دعا کرنا کہ آپ ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کریں میرے خیال میں اگر یہ صفت کسی شے پر دلالت کرتی ہے تو وہ ہے سلامت صدر (سلامت قلبی۔۔دل کا سلیم ہونا) جو شخص بھی دوسروں کے لئے دعائیں کرتا ہے آپ اسکے دل کو سلامت پائیں گے آپ اسکے دل میں پاکیزگی اور صفائی پائیں گے۔

ہم اپنی زندگی میں اپنے رب سبحانہ وتعالی سے اپنی دعاؤں اور اپنی سرگوشیوں میں اس صفت کو کسی طرح پیدا کر سکتے ہیں کہ ہم ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کیا کریں؟

صحیح مسلم کی حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دعوة المرء المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة عند رأسه ملك...

ترجمہ: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غیر موجودگی میں دعا قبول کی جاتی ہے اسکے سر کے پاس فرشتہ ہوتا ہے جو کہتا ہے اور تیرے لئے بھی اسی طرح۔

تصور کریں اس فرشتے کا کام اور اسکی ذمہ داری ہی یہ ہے کہ آپ جب بھی اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کریں مثلاً آپ کہیں یا اللہ اسے معاف فرمادے۔۔۔ تو وہ کہے گا اور آپ کے لئے بھی ویسا ہی یعنی یا اللہ تو اسے معاف فرمادے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ فرشتے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

عزیزان گرامی! میں آپ سے ایک عجیب حالت کا ذکر کرتا ہوں اللہ کی قسم ایک نمازی میرے ساتھ مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا جب ہم مسجد سے نکل آئے تو اس نے کہا میں نے ابھی آپ کے لئے دعا کی ہے میں نے کہا اللہ آپ کو جزائے خیر دے کس طرح؟ اس نے کہا میں نے جب بھی سجدہ کیا ذرا غور کیجئے گا یہ کتنی عظیم صفت ہے اللہ کی قسم میرے عزیزو آجکل ہمارے ان حالات میں ایسا کرنے والے نہایت کم ہیں البتہ جس پر اللہ رحم فرمائے۔

اس نے خود دعا بنائی اس نے کہا میں نے جب بھی سجدہ کیا تو کہا یا اللہ مجھے اور جو میرے ساتھ مسجد میں ہیں سب کو بخش دے وہ مسجد میں تھا دیکھئے وہ اپنے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے متعلق بھی سوچتا ہے۔

ہم میں کوئی ایسا ہے جو مسجد میں اپنے ساتھ موجود ہر شخص کے لئے دعا کرتا ہو؟

یہ بڑی عظیم صفت ہے یہ اخلاق کی بلندی ہے نفس کی برتری ہے کہ انسان دعامیں فقط اپنے متعلق نہ سوچے بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں کے متعلق بھی سوچے۔

ایسے ہی میں ایک عمر رسیدہ بزرگ کا ذکر کرتاہوں انکی عمر تقریبا60 سال سے زائد تھی ایک بار میں نے ان سے کہا اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپکی مغفرت فرمائے انہوں نے کہا اور تمام مسلمانوں کی۔ میں نے کہا اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپکو جنت میں داخل فرمائے انہوں نے کہا اور تمام مسلمانوں کو۔

ابھی کوئی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا اس سے کہے کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ آپکو جنت میں داخل فرمائے تو وہ جھٹ سے آمین کہہ دے گا اپنے مسلمان بھائیوں کا نہیں سوچے گا۔

یہ ایک بہترین صفت ہے کہ مسلمان اپنے نفس کی تربیت کرے اس صفت کا تعلق تربیت سے ہے کہ آپ اپنے رب سے اپنی سرگوشیوں میں دوسرے کہ لئے دعا کریں یہ آپکی زندگی کی بنیادی صفت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كان له بكل مؤمنٍ ومؤمنةٍ حسنة

ترجمہ: جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے استغفار کرے اسکے لئے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے بدلے ایک نیکی ہے۔

یہ خوشخبری ہے یہ بڑی عظیم حدیث ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے اذکار واوراد میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے تھے یہ انکا روزانہ کا معمول تھا وہ اس حدیث پر عمل کرتے تھے۔

تصور کریں ابھی روئے زمین پر کتنے مسلمان ہیں جو زندہ ہیں جو مر گئے ہیں ان کے علاوہ؟ مثلا اگر ہم کہیں کہ ایک ارب ہیں لیکن ان میں سے کچھ میں شرکیات پائی جاتی ہیں اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ نام کہ مسلمان ہیں یا واقعی مسلمان ہیں چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ روئے زمین پر کم از کم ایک کڑوڑ مسلمان ہیں یہ کم از کم اندازہ ہے۔

لہذا اگر آپ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے بدلے ایک نیکی حاصل کرلیں تو نیکیوں کی کم از کم تعداد ایک کڑوڑ ہو گی اور اللہ جس کے لئے چاہے اس بھی بڑھادے پھر ایک کڑوڑ کو دس سے ضرب دیں کتنے ہوئے ایک ارب نیکیاں یہ فقط زندوں کو گننے پر ہیں اور اگر آپ کہیں کہ یااللہ مومنوں اور مومنات کو بخش دے اور یہ زندہ اور مردہ تمام مومنوں کو شامل ہو۔

ذرا سوچیں ہمارے ابا جان آدم علیہ الصلاۃ السلام سے لیکر اب تک کتنے ارب مسلمان ہیں؟ اور آپ نے ان سب کے لئے ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں دعا کرلی تو آپکے اعمال نامے میں اربوں نیکیاں لکھ دی گئیں۔

اللہ آپ سب پر رحم فرمائے اس حدیث مبارکہ طیبہ کی عادت ڈالیں کہ آپ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرنے کو اپنی دعا کا حصہ اور جز بنالیں۔

یہاں ایک مسئلہ ہے جس سے بہت سے لوگ غافل ہیں جو کسی مشکل یا پریشانی یا مصیبت میں مبتلا ہو وہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا کرنا بھول جاتا ہے آپ جب بھی کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہوں یا آپ پر قرضے چڑھ جائیں اور آپ اپنے کسی مسلمان بھائی کو جانتے ہوں جس پر قرضہ ہو تو آپ کہیں یااللہ میرے بھائی کے قرضے اتار دے یااللہ۔۔۔ انہیں معاف کردے یااللہ ان پر رحم فرمایا اللہ انکی حالت سنوار دے آپ ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہیں خاص طور پر مظلوموں، قیدیوں اور مجاہدین اور مہاجرین کے لئے جن پر ظلم ڈھایا جارہا ہے اور انہیں بدترین تشدد کا سامنا ہے اور انہیں گرفتار کرلیا گیا آپ ان کے لئے ضرور دعا کریں انہیں اپنی روزانہ کی دعا کا حصہ بنالیں میرے بھائیو! اللہ کی قسم آپ کو بہت جلد سکون اور اطمینان اور سعادت کا احساس ہونے لگے گا آپ اپنے دل میں کچھ محسوس کریں گے یعنی آپ نے اپنا دل ہر طرح کے حسد اور بغض سے پاک کرلیا کیونکہ آپ نے اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنی دعا کا حصہ بنالیا آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی انکی مشکلات اور پریشانیاں ختم فرمائے اللہ سبحانہ وتعالی ان کی مدد فرمائے اللہ سبحانہ وتعالی ان کے ساتھ رہے ان کی تکالیف کم کرتا رہے۔۔۔

میں عرش عظیم کے رب اللہ کریم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپکو اس عمل کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا ہو اور جس سے وہ راضی ہو۔

وجزاکم اللہ خیراً۔

درس (16) فضائل شہداء

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ(۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمداللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد!

احباب کرام۔۔۔! ہم اس ملاقات میں شہداء کے فضائل کے بارے میں بات کریں گے اور شہداء کے فضائل بہت ہیں۔ شہید مرتا نہیں ہے بلکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں رزق دیا جاتا، نعمتیں دیا جاتا اور تلذّد وسرور سے فائدہ اٹھاتا ہے وہاں اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں۔

آپ کہیں گے کیسے؟ میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ آخرت کے معاملات ہیں۔ آخرت کے معاملات کے بارے میں ایک اُصول اور قاعدہ لیجئے کہ آخرت کے اُمور کے بارے میں مت پوچھیئے کیسے؟ کیونکہ ہماری عقلیں قاصر ہیں، ہماری عقلیں عاجز ہیں۔ یہ آخرت کی حقیقت کا ادراک نہیں کرسکتیں اور یہ کہ ہم آخرت کے گھر منتقل ہو جائیں۔ انشاء اللہ۔

ایسی بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں کہ جو اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں شہید کی فضیلت کو واضح کرتی ہیں۔ اسی لیئے ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنھم خواہ اُن میں سے کوئی عالم ہوتا یا غیر عالم، مالدار ہوتا یا فقیر سب صحابہ رضی اللہ عنھم میں ایک صفت رچی بسی تھی کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی راہ میں شہادت کی محبت رکھتے اور اس بات کا ذکر ہمارے رسول علیہ الصلاۃ والسلّام نے یہ کہتے ہوئے کیا کہ

کوئی بھی دنیا کی طرف لوٹ جانے کی خواہش نہیں کرے گا سوائے شہید کے۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔

کتنی مرتبہ دنیا کی طرف لوٹ جانے کی خواہش کرے گا، ایک مرتبہ؟ دو مرتبہ؟ تین؟ نہیں دس مرتبہ جب وہ وہاں کی عظمت وعزّت دیکھے گا، تو تصوّر کیجیئے کہ کوئی بھی دنیا کی طرف لوٹ جانے کی تمنّا نہیں کرے گا۔ علماء، فقہاء، محدّثین، خطباء، داعی حضرات اور عبادت گزار بندے ان میں سے کوئی بھی دنیا کی

طرف واپس لوٹ جانے کی خواہش نہیں کرے گا سوائے شہید کے۔ کیوں، اسکا سبب کیا؟ جو وہ عزّت وکرامت دیکھے گا۔ یہ شان وعزّت قلم سے بیان کرنے، عقل اسکا تصوّر کرنے سے عاجز ہے۔ بڑی عجیب شان۔۔۔ بہت زیادہ۔۔ بہت بہت عجیب چیز ہے۔ اسی لیئے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا(للشھید عند اللہ ست خصال۔۔۔ شہید کے لئے اللہ کے ہاں چھ اچھائیاں ہیں)اور ایک روایت میں ہے کہ(سبع خِصال۔۔۔ سات اچھائیاں)۔

یہ بہت بڑے رُتبے ہیں جو شہداء کے لیئے مخصوص ہیں اُنکے ساتھ کوئی دوسرا ان میں شریک نہ ہو گا۔ حدیث کی نص تو نہیں لیکن اس کا معنی ہے کہ اُس کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اُسے معاف کر دیا جائے گا۔ اللہ اکبر۔

جیسا کہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ:

شہید کی ہر چیز معاف کر دی جائے گی۔

دیکھیئے لفظ (کل ۔۔۔ ہر چیز) یہ (کل) عمومیت والے الفاظ میں سے ہے۔ اسکے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیے جائیں گیں۔ شہید کا(ہر گناہ)معاف کر دیا جائے گا سوائے(قرض کے)اگر اُس پر قرض ہوا تو۔

خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اُسکے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لہذا قیامت کے دن شہید کا حساب کتاب نہیں ہو گا وہ جنّت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہو گا کیونکہ اُس پر تو گناہ رہے ہی نہیں۔

ہم اللہ سے اُس کے اس فضل کی دعا کرتے ہیں۔

دوئم: اس کی ۷۲ حوروں سے شادی کی جائے گی۔ اسی طرح اُسکے ستّر قریبی رشتہ داروں کے لیئے اُسکی سفارش قبول کی جائے گی۔ اللہ اکبر۔ قیامت کے دن آپکے قریبی عزیزوں کے چہرے روشن ہوں گے۔ اُسے وقار کا تاج پہنایا جائے گا، جس کا ایک ہیرا دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہو گا، اسی طرح

قیامت وحشر وبعث کے دن وہ (الفزع الأکبر۔۔۔بڑی گھبراہٹ) سے محفوظ رہے گا، اسی طرح قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا جیسا کہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک اور حدیث میں اسی مفہوم میں فرمایا کہ:

ببارقة السيوف على رؤوس المجاهدين فتنة۔۔۔

مجاہدین کے سروں پر لٹکتی تلوار ہی اس آزمائش سے کافی ہے۔ (صحیح الترغیب۔1380)

یہ صبر کا بدلہ ہے۔ لہٰذا ذرا تصوّر کیجیئے ان بڑے عظیم وجلیل فضائل کا۔ کیا انسان اس چیز کا شوق نہ رکھے گا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کی حیثیت میں قتل کیا جائے؟

ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

القتلى ثلاثة, فرجلٌ خرج بنفسه وماله حتى إذا لقي العدو فقاتلهم حتى قُتِل فذلك الشهيد المُمتحن المُمتحن يعني المُصفّى المُهذّب من الذنوب في خيمة الله تحت عرشه لا يفضله النبيون إلا بدرجة النبوة۔

ترجمہ: (مقتول (شہید) تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ آدمی ہے کہ جو اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ نکلا اور دشمن کا سامنا کیا اور اُن سے لڑا حتیٰ کہ قتل ہوگیا، تو یہ شہید المُمتحن (امتحان لیا گیا) ہے (المُمتحن کا مطلب ہے گناہوں سے صاف کیا گیا)۔ یہ اللہ کے خیمے میں اُسکے عرش کے نیچے ہوگا، نبیوں کو اس پر صرف نبوّت کے درجے کی فضیلت ہوگی)۔

لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں شہیدوں کا بڑا مقام اور درجہ ہے، اُنکی عزّت ہے، اُنہیں فضلِ عظیم حاصل ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں۔ اسی لیئے ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ ذرا تصوّر کیجیئے کہ آپ نبی کریم، خاتم النبیین سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم ہونے کے باوجود فرماتے ہیں کہ:

وددت أني أغزو في سبيل الله ثم أُقتل۔۔۔

میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں (غزوہ کروں)، پھر قتل کیا جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ نہیں فرمایا کہ:

أنتصر۔۔۔ میں کامیاب ہو جاؤں

وددت أني أغزو في سبيل الله ثم أُقتل ۔۔۔

میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں (غزوہ کروں)، پھر قتل کیا جاؤں، تین مرتبہ)۔

یہاں علماء کے لیئے یہ مشکل پیش آئی کہ ایک نبی کیسے تمنّا کرتا ہے کہ وہ شہید ہو حالانکہ نبیّوں کا رُتبہ شہیدوں کے رتبے سے اعلیٰ، اعظم اور زیادہ جلال والا ہے۔ تو اختلاف کے بعد علماء نے فرمایا، اُس کا خلاصہ یہ ہے:

انہوں نے کہا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم در حقیقت اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں شہید کی فضیلت کو واضح کرنا چاہتے تھے لہذا شہیدوں کا بڑا عظیم وبلند مقام ہے۔ اسی لیئے رسول علیہ الصلاۃ والسلام۔ جیسا کہ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنّت میں داخل ہوئے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ:

دخلت دارًا لم أرَ أفضل ولا أحسن منها قط, فسأل, فقالوا له هذه دار الشهداء

ترجمہ: میں ایک گھر میں داخل ہوا کہ میں نے اس سے بہتر اور اچھا گھر کبھی نہیں دیکھا تھا، تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پوچھا، تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ یہ شہیدوں کا گھر ہے

اللہ اکبر۔۔۔ سب سے بہتر، سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ اچھا گھر جنّت میں شہیدوں کا گھر ہے جبکہ جہاد سے روکنے والے، جہاد کے راستے سے ہٹانے والے بعض لوگ آپ کو اس گھر سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ شہیدوں کے گھر سے جب وہ آپ کو جہاد سے پھیر دینا چاہتے ہیں! اللہ، آپ کی حفاظت

فرمائے۔ خبر دار۔۔۔ آپ ان جہاد سے روکنے اور جہاد کو ترک کرنے پر اُکسانے والوں سے متاثر نہ ہوں۔ یہ تو آپکو جہاد فی سبیل اللہ سے روک کر، آپکو اس بلند درجے اور اس عظیم وبڑے گھر کہ جو جنّت میں سب سے اچھا ہے، سب سے بہتر، سب سے خوبصورت گھر ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اس حدیث کے مطابق آپ کو اس سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔

اسی لیئے تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

إنّ في الجنة مئة درجة أعدّها الله للمجاهدين في سبيله ما بين كل درجة ودرجة كما بين السماء والأرض

ترجمہ: بے شک جنّت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ نے اپنی راہ کے مجاہدین کے لیئے تیّار کر رکھا ہے ہر درجے اور دوسرے درجے کے درمیان زمین وآسمان جتنا فرق ہے

زمین وآسمان کے درمیان کتنا فرق ہے؟ بعض احادیث میں آیا ہے کہ پانچ سو سال۔

امام ابنِ تیمیۃ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنّت میں مجاہدین کو پچاس ہزار سال تک بلند درجہ عطا کرے گا

اب اگر آپ اپنے ملک میں بیٹھیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کریں ہو سکتا ہے کہ آپ شہیدوں کے درجے کو نہ پہنچیں۔ اسی لیئے ہم اللہ کریم، ربّ العرش العظیم سے اُس کے فضل کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں یہ درجہ۔ شہداء کا درجہ عطاء فرمائے کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں اعلیٰ اور بلند ترین درجات میں سے ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين, وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

درس (17) اھدنا الصراط المستقیم

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمداللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد !

میرے احباب کرام۔۔۔! مسلمانوں کو اپنی زندگی کے لمحات میں سے ہر لمحے میں رہنمائی کی شدید ضرورت ہوتی ہے بلکہ اسے تو ہر روز رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لیئے اللہ سبحانہ وتعالی نے ہم پر یہ فرض کیا ہے کہ نماز میں کہیں کہ: (اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ ۔۔۔)، اس لیئے کہ مسلمان کو ہر روز رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ لوگوں میں کوئی پوچھے اور کہے کہ:

(میں تو الحمد للہ ہدایت پر ہوں، نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، زکوۃ دیتا ہوں، تو پھر میں کیوں کہوں کہ (اهدني وسددني ۔۔۔۔)، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس راہ پر ثابت قدم رکھ اور ہمیں ہدایت دینے کے بعد اس ہداہت میں اضافہ فرما۔ اسی لیئے ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے علی بن ابی طالب کو یہ سکھاتے ہوئے فرمایا کہ کہو (اللھم اهدني وسددني ۔۔۔ اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے درست رکھ) اور ایک روایت میں ہے کہ (اللھم إني أسألك الهدى والسداد ۔۔۔ اے اللہ ۔۔۔ میں تجھ سے ہدایت کا اور درستگی کا سوال کرتا ہوں)۔

دیکھیئے ہمارے رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف کہ جنہیں جامع ترین کلمات عطاء کیئے گئے۔ یعنی یہ دونوں (الفاظ) سبحان اللہ بہت سی چیزوں پر مشتمل ہیں۔ لہذا صراطِ مستقیم کی ہدایت، یہ تو عام کلمہ ہے۔

شامل ترین کلمہ (لفظ) ہے کیونکہ ہمیں تو اپنے تمام حالات اور اوقات میں صراطِ مستقیم کی ہدایت کی ضرورت ہے۔ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت کی ضرورت ہے خواہ وہ ہمارے پوشیدہ احوال میں ہو یا ہمارے ظاہری حالات میں۔ بعض لوگ ظاہری طور پر تو صراطِ مستقیم پر ہوتے ہیں جب وہ لوگوں کے ساتھ ہوں، تو آپ انہیں دیکھیں کہ وہ ماشاء اللہ سیدھی راہ اور ہدایت پر ہیں لیکن جوں ہی یہ انسان اپنے اور اللہ سبحانہ وتعالی کے درمیان تخلیے میں ہوتا ہے، تو یہ اپنے رب سبحانہ وتعالی کی معصیّت کرنے لگ جاتا ہے، تو ہم اُس

شخص سے کہیں گے کہ جب آپ لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں، تو آپ صراطِ مستقیم پر ہوتے ہیں لیکن جب آپ اکیلے ہوتے ہیں، تو آپ صراطِ مستقیم پر نہیں ہوتے۔

دوئم: ہمیں صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے خواہ یہ ہمارے ظاہر میں ہو یا ہمارے باطن میں۔ کتنے ہی انسان ہیں کہ جن کا ظاہر تو مستقیم درست ہے۔ اپنی ظاہری دینداری میں۔ اپنی ظاہری ہدایت میں۔ لیکن وہ اپنے میں باطن میں صراطِ مستقیم پر نہیں ہوتے۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کے دل میں تکبّر ہے، غرور ہے اور خود پسندی ہے جبکہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیئے نفرت اس کے دل میں ہے، اُس کے دل میں نفاق ہے اور اُسکے دل میں حسد وحقد بہت سی بیماریاں ہوتی ہیں۔ تو ہم ایسے شخص سے کہیں گے کہ آپکا ظاہر تو صراطِ مستقیم پر ہے لیکن آپکا باطن صراطِ مستقیم پر نہیں کیونکہ آپ کے دل میں بہت سی بیماریاں ہیں جنکے علاج کی آپکو ضرورت ہے۔

سوئم: ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں بھی صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کے ساتھ تعلقّات میں سچّائی، صراحت اور وضاحت سے کام نہیں لیتے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ وہ دوسروں کے ساتھ معاملات میں دھوکے، جھوٹ، چالبازی، مکر وفریب سے کام لیتے ہیں۔ اس لیئے ہمیں اپنے اجتماعی تعلقات کے لیئے صراطِ مستقیم کی ہدایت کی ضرورت ہے۔

کیسے ؟ بعض لوگ مثلاً اپنے والدین کی اطاعت کرنے میں تو ماشاء اللہ اپنے والدین کا مطیع وفرمانبردار اور انکے ساتھ نیکی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ، اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ لیکن وہ اپنی بیویوں کے ساتھ معاملات میں صراطِ مستقیم پر نہیں ہوتے، اس لیئے آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ اُن پر ظلم کرتے، اُنہیں حقیر سمجھتے، اُنہیں گالیاں دیتے اور اُنہیں مارتے ہیں، تو ہم ایسے اشخاص سے کہیں گے کہ آپ اپنے والدین کی اطاعت کرتے ہیں تو صراطِ مستقیم پر ہیں لیکن آپ اپنی بیویوں کے ساتھ معاملات میں صراطِ مستقیم پر نہیں ہیں۔

چہارم: ہمیں اپنے جوارح (اعضاء) کے سلسلے میں صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے۔ آپ کی بصارت، آپکی سماعت، آپکی زبان۔ کتنے ہی انسان ایسے ہیں کہ جنکی بصارت تو صراطِ مستقیم پر ہوتی ہے (اللہ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے) کہ وہ حرام چیزوں کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ عورتوں کی طرف اور نہ فلموں کو، لیکن آپ دیکھیں کہ اُنکی زبانیں صراطِ مستقیم پر نہیں ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اُنکی زبانیں غیبت، تہمت، جھوٹ، دھوکے، گالی گلوچ، دوسروں کو حقیر بنانے اور اُنکا مذاق اُڑانے میں لگی رہتی ہیں، تو ہم ایسے اشخاص سے کہیں گے کہ آپ کی نگاہیں تو صراطِ مستقیم پر ہیں لیکن آپ کی زبانیں صراطِ مستقیم پر نہیں ہیں۔

اے احباب کرام۔۔۔! یوں ہمیں اپنے تمام حالات وواقعات میں اب بھی اور پانچ سال بعد، دس سال بعد ہمیشہ صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے۔ اسی لیئے ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے تھے:

يا مقلّب القلوب ثبّت قلبي على دينك۔

ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے۔۔۔! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو رمضان میں تو صراطِ مستقیم پر ہوتے ہیں لیکن جونہی رمضان ختم ہوا یہی لوگ شیطان رجیم (شیطان مردود) بن جاتے ہیں۔ لہذا ہمیں خبردار رہنا چاہیئے۔

لفظ (الصراط المستقیم) یعنی اے میرے رب۔۔۔ مجھے میرے تمام معاملات میں ہدایت دے۔ میرے تمام دنیاوی احوال میں، میری سوچ میں، میری رائے میں، میرے مؤقف میں کیونکہ آپ کو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اللہ تعالی آپ کو ان تمام اُمور میں ہدایت دے۔

رہا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ فرمان کہ:

وسدّدني، تو السداد کا مطلب ہے (درست اور ٹھیک)۔

اللھم اھدني وسدّدني ۔۔۔ یا اللہ، مجھے ہدایت دے اور میرے تمام اُمور کو درست فرمادے۔ یہ دعا یاد کرلیں۔

(اھدني) یعنی مجھے ہدایت عطا کر۔ میرے لیئے ہدایت کو آسان کردے۔ اسی لیئے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعا یہ ہوا کرتی تھی کہ:

اللھم اھدني ویسّر الھدی إليّ ۔۔۔

ترجمہ: یا اللہ مجھے ہدایت دے اور ہدایت میرے لئے آسان کردے

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ جنکے لیئے ہدایت کے اسباب میسّر نہیں ہوئے۔ ہدایت کے اسباب۔ اسی لیئے دعا کیا کریں کہ (اللھم اھدني ویسّر الھدی إليّ ۔۔۔)

کون ہے جو ہدایت کو آسان بنائے گا؟

اللہ ۔۔۔ سو آپ دیکھیں گے کہ سبحان اللہ اطاعت کرنا آپ کے لیئے آسان ہوگیا اور عبادت کرنا آپ کے لیئے آسان ہوگیا۔

(اللھم اھدني وسددني)

جیسا کہ ہم نے کہا کہ (السداد) کا مطلب درست ہے یعنی اللہ آپکے اقوال وافعال ایسے درست بنادے کہ جس میں باطل نہ ہو اور نہ اُن میں بُرائی ہو، اُن میں حرام بھی نہ ہو۔

سو ہمیں اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم اس دعا کو ہمیشہ اپنے سجدوں، اپنے آنے جانے میں پڑھتے رہیں۔

اللھم إني أسألك الھدایة وأسألك الھدی والسداد۔

ترجمہ: اے اللہ، میں تجھ سے سے ہدایت اور درستگی کا سوال کرتا ہوں۔

ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالی سے اس کام کی دعا کرتے رہیں۔

ہم اللہ ربّ العرش العظیم سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت دے اور ہمارے اعمال کو درست فرمائے۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم

درس (18) اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد !

ہمارے پیارے نبی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ:

إنّ اللہ جمیلٌ یحب الجمال۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

امام ابن القیّم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

اللہ کی خوبصورتی چار چیزوں میں ہے۔

۱۔ اُسکی ذات کی خوبصورتی

۲۔ اُسکے اسماء کی خوبصورتی

۳۔ اُسکی صفات کی خوبصورتی

۴۔ اُسکے افعال کی خوبصورتی

سب سے خوبصورت ترین چیز وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے، اور اسی لیئے جنّت والوں کے لیئے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ خوبصورت نعمت کہ جس سے وہ لطف اندوز ہوں گے وہ اُنکا اللہ سبحانہ وتعالی کے چہرۂ کریم کا دیدار کرنا ہے۔ یہ ہے جنّت کی سب سے عظیم، سب سے بڑی اور سب سے جلال والی نعمت۔ حتی کہ (سلف صالحین کے) بعض اقوال میں آیا ہے کہ جنّت والے جب ربِّ عظیم، کریم، رحمن، رحیم کو دیکھیں

گے، تو تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے لہذا سب سے زیادہ لذّت اللہ سبحانہ وتعالی کے چہرۂ کریم کو دیکھنے کی لذّت ہے۔

جمال الاسماء: اللہ سبحانہ وتعالی کے تمام اسماء (نام) اچھے ہیں۔

وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى

یعنی اچھائی وخوبصورتی میں کمالِ حد کو پہنچے ہوئے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے تمام نام ہی خوبصورت ہیں۔

سوئم جمال الصفات: اللہ سبحانہ وتعالی کی تمام صفات بھی خوبصورت ہیں۔

چہارم جمال الافعال: اللہ سبحانہ وتعالی کے تمام افعال (کام) خوبصورت ہیں۔ جیسا کہ امام ابن القیّم نے ذکر کیا کہ اللہ تعالی کے افعال عدل، فضل اور احسان کے درمیان ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی ظلم نہیں کرتے۔ وہ بلند ہے اور جلال والا۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہیں (سبحانہ وتعالی) لہذا اللہ کے جمال سے یہی مقصود ہے کہ (إنّ الله جميلٌ) اس کا مقصد ذات کا جمال، اسماء (ناموں) کا جمال، افعال کا جمال، صفات کا جمال۔

اچھا (اللہ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی سے محبّت کرتے ہیں) کس چیز میں خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں؟

امام ابن القیّم نے کتاب (الفوائد) میں ذکر کرتے ہیں کہ:

مسلمان کی زبان خوبصورت ہوتی ہے، اس طرح کہ وہ (طیّب) اچھی بات کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا۔ ایسی بات کہ جس میں نفع اور فائدہ ہو اور فضول بات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور حرام بات کو چھوڑ دیتا ہے اور ایسی

بات کو چھوڑ دیتا ہے جو رب سبحانہ وتعالی کے غضب کا باعث بنے۔ اسی طرح مؤمن کا دل خوبصورت ہوتا ہے کیونکہ اُس کا دل صاف ہوتا ہے اس میں اخلاص اور پاکیزگی ہوتی ہے۔ اس کے دل میں حقد وحسد نہیں ہوتا اور اسکے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے کسی کے خلاف کینہ ودشمنی نہیں ہوتی۔ اس کے دل میں شک نہیں ہوتا اور نہ غیر اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف التفات ہوتا ہے۔ بلکہ آپ کو اس کے دل میں اخلاص، صدق، توکّل علی اللہ سبحانہ وتعالی، اللہ سبحانہ وتعالی پر یقین اور اسکے لیئے اچھا گمان ہی ملے گا۔

اسی طرح ظاہری وباطنی جمال ہے۔ اسی لیئے آپ دیکھیں گے کہ یہ دین ظاہری اور باطنی جمال کا اہتمام کرتا ہے۔

ظاہری جمال: یعنی یہ کہ اس دینِ اسلام نے ہمیں فطرت کے طریقوں کا حکم دیا، شرم گاہ کی صفائی، بغلوں کے بال اُکھڑینا، ناخن تراشنا، مونچھیں کٹوانا، یہ تو ظاہری جمال ہے۔ رہا باطنی جمال تو وہ جیسا کہ ہم نے کہا کہ آپ کے باطن میں صفائی وشفافیت، اخلاص اور طہارت ہو۔

پتہ چلا کہ اللہ سبحانہ وتعالی آپ سے پسند کرتے ہیں کہ آپ کا دل، آپ کی زبان، آپ کے اعضاء، آپکی سماعت، آپکی بصارت، آپکا ہاتھ، آپکی ٹانگ، ان سے آپ کسی حرام کام کا ارتکاب نہ کریں۔ لہذا جس نے اپنے اعضاء یا اپنی زبان یا اپنے دل سے حرام کا ارتکاب کیا، تو یہاں ہم کہیں گے کہ آپ کے پاس جمال (خوبصورتی) نہیں کہ جسے ہمارا رب سبحانہ وتعالی پسند کرتا ہے۔

اس لیئے ہمیں اس بات کی حرص کرنی چاہیئے کہ انسان خود کو اپنے اللہ کے سامنے خوبصورت بنائے۔ ابنِ آدم لوگوں کے سامنے تو خوبصورت بنتا ہے۔ کیا آپ نے کسی شخص کے بارے میں سُنا کہ وہ اپنے کپڑے اُلٹے پہنتا ہے؟ وہ اپنے کپڑے اُلٹے نہیں پہنتا، وہ سوچتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے؟ ضروری ہے کہ میں خوبصورت، صاف ستھرے کپڑے پہنوں تاکہ لوگوں کے سامنے میری شکل وصورت وحالت خوبصورت ہو۔

اچھا۔۔۔! تو پھر اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے آپ کی خوبصورتی کہاں ہے؟ باطن کی خوبصورتی؟

جیسا رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ:

إن الله لا ينظر إلى صوركم ولكن ينظر إلى قلوبكم وأعمالكم

ترجمہ: بے شک اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی آپ سے چاہتے ہیں کہ آپ اپنے اعمال کو پاک کرلیں، اپنے دل کو نجاستوں سے پاک کریں، خبیث چیزوں سے، میل کُچیل سے، گناہوں سے، معصیّتوں سے پاک کریں، یہی باطن کا جمال ہے۔

میں اللہ رب العرش الکریم سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اور آپکو اپنی پسندیدہ اور محبوب کاموں کی توفیق دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (19) ثناء و دعاء

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر و اشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمداللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد !

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک بدّو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں کہ جس سے میں اپنے پروردگار سے سوال کروں۔ تو بشریت کے معلّم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے کیا فرمایا؟ فرمایا:

قل لا إله إلا الله وحده لا شريك له الله أكبر كبيرًا والحمد لله كثيرًا وسبحان الله رب العالمين ولا حول ولا قوة إلا بالله العزيز الحكيم

ترجمہ: آپ کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ بہت ہی بڑا ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں بہت زیادہ۔ اور اللہ پاک ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت وقوّت نہیں مگر اللہ (کی مدد) سے جو غالب حکمت والا ہے

یہ کلمات یا پانچ جملے ہیں۔

تو اس بدّو نے کہا کہ:

یا رسول اللہ ھذہ لربي ۔۔۔ یہ تو میرے پروردگار کے لیئے ہیں

اور حقیقت میں یہ تمام کلمات اللہ جلّ وعلیٰ کی ثناء، تمجید، تعظیم، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تقدیس پر مشتمل ہیں۔ اور کیا ہی خوبصورت اور کتنی عظیم بات ہے کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ثناء خود اللہ سے یعنی اُس کی کتاب کریم سے یا اُسکے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سیکھیں۔ لہذا بہت سی آیات ایسی ہیں کہ جن میں اللہ سبحانہ

وتعالی کی ثناء ہے۔(بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ۔۔۔وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے)،(وَإِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔۔۔اور جس بات کا وہ فیصلہ کرتا ہے،اس کے لیے بس یہ حکم دیتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے)،(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ *اللَّهُ الصَّمَدُ *لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ *وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ۔۔۔ کہو،اللہ یکتا ہے،اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے)۔(اللّهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۔۔۔اللہ،وہ زندہ جاوید ہستی،جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے،حقیقت میں اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔

یہ سب اللہ سبحانہ وتعالی کی ثناء ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی کی وہ آیات ہیں کہ جن میں اللہ سبحانہ وتعالی ہمیں اپنی پہچان کروارہا ہے۔اور اسی طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے پروردگار سبحانہ وتعالی کی ثناء بیان کرتے ہیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جامع کلمات دیئے گئے۔لہذا یہاں ہمارے رسول علیہ الصلاۃ والسلام جانتے ہیں کہ بدّو کیا چاہتا ہے لیکن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس بدّو کی تربیت اس طرح کرنا چاہتے ہیں کہ اُسے یہ سکھائیں اور بتائیں کہ اپنے پروردگار سے کچھ مانگنے سے پہلے اُسکی ثناء بیان کرو،سو دیکھیئے یہ تمام کلمات ثناء ہیں۔

لا إله إلا الله وحده لا شريك له۔۔۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے) اللہ اکبر۔یعنی یہاں توحید اُلوھیت کے دلائل ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی اکیلا اس بات کا مستحق ہے کہ اُسکی عبادت کی جائے۔

دوئم: (الله أكبر كبيرًا) یعنی اللہ ہر چیز سے بڑا ہے اپنی ذات،اپنی صفات،اپنے افعال،اپنے علم کے لحاظ سے۔

(والحمد لله كثيرًا)اللہ کی تعریف کم نہ کیجیئے بلکہ بہت زیادہ۔

(وسبحان اللہ رب العالمین)اللہ کی پاکیزگی۔

(ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ)پھر اللہ کے دوناموں کے ساتھ ثناء ختم کی۔

(العزیز الحکیم) العزیز یعنی غالب اور الحکیم یعنی وہ اللہ کہ جسکی حکمت پہنچی ہوئی ہو۔ شریعت میں حکمت۔ اُسکی شریعت سب کی سب حکمت ودانائی اور مصلحت سے عبارت ہے۔ اسی طرح اس کی تقدیر حکمت۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کوئی بھی فیصلہ کرتا ہے، تو اس فیصلے میں بھلائی ہوتی ہے۔

لہذا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم، اسے (بدّو کو) اپنے رب کی ثناء سکھانے کے بعد فرمایا۔ سبحان اللہ یہ سورۃ فاتحہ کی مانند ہے۔ سورۃ فاتحہ کے شروع میں ثناء ہے جبکہ اُسکے آخر میں دعا۔ (الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) پہلی تین آیاتِ فاتحہ پوری کی پوری اللہ کی ثناء ہیں (الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ *مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) سب ثناء ہیں۔

پھر آخری تین آیات پوری کی پوری دعا ہیں۔ (اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ *صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ) تو یہاں ثناء کے بعد دعا ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ آغاز ثناء اور اسکا آخر دعا ہے۔

پھر اس بدّو کو ثناء سکھانے کے بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دعا سکھائی۔ اب دعا سکھاتے ہیں۔ اور احباب کرام۔۔۔! اس حدیث کی مناسبت سے ایک مسلمان یہ کلمات اپنے سجدوں میں بھی کہہ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے (کتاب الأذکار) میں فرمایا کہ:

یہ وہ اذکار اور دعائیں ہیں کہ جنہیں انسان ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔

آپ اس ذکر اور دعا کو ہر وقت اپنے سجدوں میں جاتے آتے وقت، ہر وقت، دن رات پڑھ سکتے ہیں۔ لہذا اللہ کی ثناء بیان کرنے کے بعد اب آپ سوال کریں۔ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے سکھایا کہ پہلے

کلمات تمام کے تمام اللہ کی ثناء، تقدیس و تعظیم کے ہیں۔ میں تو اپنے لیئے کچھ چاہتا ہوں یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

قل اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني ۔اور بعض روایتوں میں ہے (وعافني)۔

میرے احباب کرام۔۔۔! اس حدیث کا نچوڑ کیا ہے؟

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان عجیب اور عظیم چار کلمات کا نچوڑ بیان کیا ہے۔ ہمیں ہمیشہ انہیں دہراتے رہنا چاہیئے۔ (اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني)۔ لیکن اللہ کی ثناء بیان کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے واضح کیا کہ (اگر آپ ان کلمات کو ہمیشہ پڑھتے رہیں گے، تو ان سے تمہاری دنیاو آخرت اکھٹی ہو جائے گی)۔ یہ نچوڑ ہے اُس دعا کا۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ (فقد ملأيديه خيرًا۔۔۔ اُس شخص نے دونوں ہاتھوں میں بھلائی بھرلی)۔

یہ بات رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس بدّو کے جانے کے بعد کہی جو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھنے آیا تھا، تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

فقد ملأيديه خيرًا۔۔۔ اس شخص نے دونوں ہاتھوں میں بھلائیں بھرلی

لہٰذا جو کوئی بھی اس ثناء و دعا کو پڑھتا رہے گا، تو اللہ تعالی کے حکم سے وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بہت بڑی بھلائی بھرلے گا اور اس کے لیئے دنیاو آخرت اکھٹی ہو جائیں گی اور یہ دعا جامع دعاؤں مین شامل ہوتی ہے۔ لہٰذا پانچ کلمے تو اللہ سبحانہ وتعالی کی ثناء ہیں اور پانچ کلمے دعاء ہیں (اللهم اغفرلي) اور مغفرت۔ ستر پوشی اور معاف کرنا ہے۔ یعنی آپ اللہ تعالی سے سوال کررہے ہیں کہ وہ آپ کو بخش دے اور آپ کے عیبوں پر

پردہ ڈالے اور یہ کہ وہ آپ کو معاف کر دے اور وہ آپ کی پکڑ نہ دنیا میں کرے اور نہ آخرت میں اور نہ قبر میں۔

(اللهم اغفر لي واهدني)یعنی اے رب ۔۔۔ میرے تمام دنیاوی واُخروی مالات میں رہنمائی کر۔ میری سوچ، میرے مؤقف اور میرے معاملات میں میری رہنمائی کر۔ (وارحمني) یعنی دنیا اور آخرت میں مجھ پر رحم فرما۔

اور جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دنیاوآخرت میں رحم فرمادیا، تواُسے بہت بڑی کامیابی مل گئی (واهدني) کی شرح ہم نے کردی۔ (وارزقني) رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک رزقِ عام ہے جو کہ تمام مخلوق، مؤمن، کافر، بشر، غیر بشر سب کے لیئے ہے اور وہ رزق ہے کھانے پینے اور نکاح وغیرہ کا ہے۔ جبکہ ایک رزق خاص ہے جسکے بارے میں اپنے رب سے دعا کے وقت انسان بہت کم سوچتا ہے یعنی جب یہ کہتا ہے کہ (اللهم ارزقني)۔ یعنی مجھے ایمان کی حقیقت عطاء فرمادے، مجھے خشوع کی حقیقت، سچّائی کی حقیقت، اخلاص کی حقیقت، توکّل کی حقیقت عطاء کر۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو سچّا ایمان نصیب کردے۔

لہذا، احباب کرام ۔۔۔! ہمیں چاہیئے کہ ہم اس ثناء کو اس دعاء کے ساتھ حفظ کرلیں۔ اور یہ (حصن المسلم) کتاب کے آخر میں موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی پوچھے کہ مجھے یہ دعا کہاں ملے گی۔ یہ آپ کو (حصن المسلم) کتاب میں ملے گی۔ میں نے (حصن المسلم) اس لیئے کہا کہ یہ اکثر لوگوں کے پاس متوفر ہوتی ہے۔ رہی حدیث، تو اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو یاد کرلیں اور اسے ہمیشہ دہرائیں اپنے سجدوں میں، اپنے آنے جانے کے وقت، ہر وقت۔ اس میں بہت بڑا فاعدہ ہے اور اس میں دنیا آخرت کی خیر وبرکت ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو رب عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو اپنی پسندیدہ اور رضا کے کاموں کی توفیق دے۔

أسأل الله الكريم رب العرش العظيم أن يوفقني وإياكم لما يحب ويرضى وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ۔

درس (20) جنّت کی چار اہم نعمتیں

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد!

یہ ملاقات ہم نے اس لیئے مخصوص کی ہے کہ اس میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ جنّت کی صفات کے بارے میں بات کریں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں جنّت کی صفات کے بارے میں بات کی ہے اور بہت سی آیات جنّت کے وصف، حورالعین کے وصف، جنّت کے اشجار کے اوصاف، جنّت کے محلّات کے اوصاف، بہت سی چیزوں کے اوصاف کے بارے میں ہیں لیکن بعض علماء کے بقول جنّت کی نعمتوں کا خلاصہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

ترجمہ: اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی۔ (سورۃ الزخرف۔۷۱)

جو آپ کا دل چاہتا ہے وہ جنّت میں موجود ہے۔

اس ملاقات میں صرف ایک حدیث پر ہی اکتفاء کروں گا جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہماری ملاقاتیں صرف چند منٹوں کی ہوتی ہیں لہذا میں جنّت کی صفات کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی احادیث میں سے صرف ایک ہی حدیث پر اکتفاء کروں گا۔

احباب کرام۔۔۔! جنّت کی صفات کے بارے میں آپ کو کتاب (حادي الأرواح) کے مطالعے کا مشورہ دوں گا۔ اس لیئے کہ جنّت کی صفات کے بارے میں خوبصورت ترین کتابوں میں سے امام ابن القیّم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (حادي الأرواح) ہے۔ ہم صرف ایک ہی حدیث پر اکتفاء کرتے ہیں کہ جس میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جنّت کی نعمتوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اور جنّت کی نعمتیں مسلسل اور

نئی سے نئی ہوتیں ہیں) یعنی تصوّر کیجیئے کہ آپ ہر لمحے اور ہر سیکنڈ، ہر منٹ جنّت میں لطف اندوز ہورہے ہیں۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ:

إذا دخل أهلُ الجنة الجنةَ نادى منادٍ يا أهل الجنة إن لكم...

ترجمہ: جب جنّت والے جنّت میں داخل ہوں گے، تو منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ اے جنّت والو۔۔۔ بلاشبہ تمہارے لیئے۔۔۔

اب رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے واضح کیا یا آپ یوں کہہ لیں کہ حسّاس ترین چیز کا ذکر چھیڑا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے چار مسئلوں کا ذکر کیا اور یہ چاروں مسئلے آج ہماری دنیا میں لوگوں کے سب سے اہم مسئلے ہیں۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پہلے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

إن لكم أن تحيوا فلا تموتوا أبدًا...

ترجمہ: اب تمہارے لیئے زندگی ہی زندگی ہے سو آپ کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔ جنّت میں موت نہیں، آپ جنّت میں کڑوڑھا کڑوڑ سال زندہ رہیں، بس موت تو ہے ہی نہیں۔ آپ کو ضمانت دی جائے گی کہ وہاں موت نہیں اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اب لوگ صرف ایک ہی چیز سے ڈرتے ہیں اور وہ ہے (موت)۔ وہ مجاہدین کے برعکس موت سے ڈرتے ہیں۔ سبحان اللہ!

اللہ کی راہ کا مجاہد، اللہ کی راہ میں شہادت کا شوق رکھتا ہے برعکس اُس شخص کے جو جہاد سے پیچھے بیٹھا رہتا ہے اور موت سے ڈرتا ہے۔ رہے مجاہدین۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔ تو وہ اللہ سبحانہ وتعالی سے ملاقات کی تمنّا کرتے ہیں۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس حدیث میں آپ سے فرمادیا کہ:

إن لكم أن تحيوا فلا تموتوا أبدًا ۔۔۔ یقینا تمہارے لئے کہ تم ہمیشہ زندہ رہوگے مروگے نہیں

لہذا جنّت میں موت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ میں سے کوئی پوچھے کہ: کیا جنّت والے سوئیں گے؟ یہ سوال اہم ہے اور حسّاس ہے کہ کیا جنّت والے سوتے ہیں؟

جنّت والے نہیں سوتے۔ اچھا ہے کیونکہ جنّت میں تھکاوٹ ہی نہیں، اسی لیئے وہاں نیند بھی نہیں۔ تصوّر کیجیئے کہ جنّت میں انسان کڑوڑوں سال رہے اور وہ سوئے نہ۔ آپ کہیں گے کیسے؟

میں آپ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہیں۔ اور یہ بڑا قیمتی قاعدہ ہے، اسے یاد کر لیجیئے کہ:

أحوال الدنيا لا تُقاس بأحوال الآخرة۔۔۔ دنیا کے حالات پر آخرت کے حالات کو قیاس نہیں کیا جاسکتا

إن لكم أن تحيوا فلاتموتوا أبدًا۔۔۔ اور بلاشبہ آپ کے لیئے ہے کہ آپ زندہ ہیں اور کبھی بھی آپ کو موت نہ آئے

یہ تو پہلا مسئلہ ہے۔

پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

وإن لكم أن تصحّوا فلاتسقموا أبدًا۔۔۔ اور آپ کے لیئے صحت ہے لہذا آپ کبھی بیمار نہ ہوں گے

جنّت میں آپ کو بیماری نہیں۔ جنّت میں آپ کو کوئی چھوٹی سی بیماری بھی نہیں لگے گی۔ ذرا تصوّر کیجیئے نہ زکام، نہ سر درد، نہ الرجی، نہ آپ کہیں گے کہ میرا پیٹ درد کر رہا ہے، میری کمر، میرا سر درد کر رہا ہے، وہاں کوئی بیماری بھی تو نہ ہو گی۔ آپکو کوئی بیماری لگے گی ہی نہیں۔ آپ کو ضمانت دے دی جائے گی کہ آپ کڑوڑ سال زندہ رہیں اور آپ کو کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں لگے گی۔ یہ بھی بہت اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔

لوگ اب بیماریوں سے ڈرتے ہیں، کینسر سے ڈرتے ہیں، شوگر سے ڈرتے ہیں، بہت سی چیزوں سے لیکن جنّت میں کوئی بیماری نہیں، جو چاہیں آپ کھائیں اور جو چاہیں آپ پیئیں، جس چیز سے چاہیں لطف اندوز ہوں وہاں کوئی بیماری نہیں ہو گی۔

تیسرا مسئلہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بات کی، آپ نے فرمایا:

وإن لكم أن تنعموا فلا تبأسوا أبدًا۔۔۔ آپ نعمتوں میں خوش رہیں گے اور آپ کو کبھی بھی کوئی غم، ڈر نہ ہو گا

احباب کرام ۔۔۔! جنّت میں ڈر، غم، پریشانی نہیں ہو گی۔ کوئی آپ کو کسی بات پر اپنے کسی مؤقف سے پریشان نہیں کرے گا کہ جس سے آپ غمگین ہوں کیونکہ جنّت میں پریشانی نہیں جیسا کہ میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ جنّت میں آپ کے لیئے نعمتیں تسلسل سے ہوں گیں۔ ہر لمحے، ہر سیکنڈ آپ جنّت میں شہوات ولذّات، خوشیوں اور سعادتوں اور محبّت سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ جی ہاں چوبیس گھنٹے۔

جیسے جہنّم والے ۔ اللہ ہمیں سلامت وعافیت میں رکھے۔ چوبیس گھنٹے عذاب میں ہوں گے کہ جس میں سکون نہ ہو گا، اسی طرح جنّت والے ہر لمحے وہر سیکنڈ لذّت وسرور میں ہوں گے۔ اور جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ جنّت کی نعمتیں نئ سے نئ ہوں گیں۔ دنیاوی نعمتوں کی طرح نہیں۔ بلکہ وہ نئ اور طرح طرح کی ہوں گی۔

چوتھا مسئلہ کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس حدیث میں بات کی، آپ نے فرمایا کہ:

وإن لكم أن تشبّوا فلا تهرموا أبدًا۔۔۔ اور آپ وہاں جوان رہیں گے اور آپ کو کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا

کوئی انسان بوڑھا نہیں ہو گا یا اُسکی عمر زیادہ نہ ہو گی یعنی جنّت والوں کی عمر جیسا کہ رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے واضح فرمایا کہ تیس یا تینتیس سال ہو گی۔ بس اس حد پر آپ کی عمر رُک جائے گی یعنی آپ جنّت میں کڑوڑہا سال رہیں گے جس کی کوئی حد نہیں، آپ کی عمر یہی رہے گی، اس سے نہیں بڑھے گی۔

لوگ جو نہی عمر میں بڑھتے ہیں، تو ڈرتے ہیں۔ یا تو موت سے ڈرتے ہیں یا بیماری سے یا کمزوری اور بڑھاپے سے۔ جبکہ جنّت میں بڑھاپا نہیں۔ وہاں انسان بڑا ہو کر بوڑھا نہیں ہو گا۔

یہ چار ایسے مسئلے ہیں کہ جنکے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک ہی حدیث میں ہمارے لیئے جنّت کی نعمتوں کی حقیقت بیان کی۔

لہذا، احباب کرام۔۔۔! ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اوقات کو اللہ تعالی کی اطاعت میں صرف کر کے ان سے فائدہ اُٹھائیں اور انسان جب جنّت کے شوق اور رغبت میں بڑھتا ہے تو وہ نیک اعمال کرتا اور برائیوں کو ترک کرتا ہے تاکہ ہمارا پروردگار سبحانہ وتعالی اپنی رحمت اور اپنے کرم سے اُسے جنّت میں داخل ہونے کی توفیق عطاء کرے اور ہمیں اور آپکو اہلِ جنّت میں سے بنائے۔ آمین۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم

درس (21) آپ کس طرح شکر گذار بن سکتے ہیں؟

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

عزیزان گرامی! کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہتے ہیں: میں کس طرح شکر گذار لوگوں میں سے بن سکتا ہوں؟ ایک مسلمان کے ساتھ جو امور مسلسل رہتے ہیں ہر دن اور ہر رات اور ہر لمحہ اور ہر جگہ اس کے ساتھ رہتے ہیں وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی نعمتیں ہیں۔

ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالی کی ہم پر نعمتیں یاد رکھیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

ترجمہ: اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں مزید دوں گا۔

یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

ترجمہ: اور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔

اللہ جل وعلیٰ بروز قیامت نعمتوں کے متعلق پوچھے گا کونسی نعمتیں؟ بعض علماء نے کہا کہ جسمانی صحت نعمت ہے ٹھنڈا پانی نعمت ہے وہ نعمت جس کے متعلق بروز قیامت سوال کیا جائے گا اس کا معنی بیان کرنے میں علماء سلف کی مختلف عبارتیں ہیں ایک تابعی بکر بن عبد اللہ المزنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

یا ابن آدم إذا أحببت أن تعرف قدر نعمة الله علیك فأغمض عینیك

ترجمہ: آدم کے بیٹے اگر تو خود پر اللہ کی نعمتوں کی قدر وقیمت جاننا چاہتا ہے تو اپنی آنکھیں بند کر لے۔

آپ اپنی نگاہیں بند کر لیں میں یہ نہیں کہتا کہ ایک گھنٹے کے لئے بلکہ فقط 5 منٹ کے لئے پھر دیکھیں آپکو یہ دنیا کیسی دکھائی دیتی ہے؟ یہ فقط آنکھ کی نعمت ہے۔ فرمایا:

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّٰهِ لاَ تُحْصُوهَا

ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمت گننے لگو تو اسے شمار نہ کر پاؤ۔

اللہ کی ہم پر کتنی نعمتیں ہیں؟ ایک ارب؟ نہیں کئی ارب کیونکہ علماء کے بقول انسان ایک دن میں 24000 مرتبہ سانس لیتا ہے یعنی 24000 نعمتیں تو آنکھ کی نعمت، ہاتھوں کی نعمت ٹانگوں کی نعمت زبان کی نعمت کان کی نعمت بہت زیادہ اور عظیم نعمتیں ہیں۔

کیا ہم نے اللہ کی ہم پر نعمتوں کو سمجھنے کی کوشش کی؟ آپ خبریں سنتے ہیں ہم بھی ہر روز خبریں سنتے ہیں آپ سب خبریں سنتے ہیں سیلاب، زلزلے، جنگ، آفات، حادثات، آندھی اور امراض ساری دنیا میں یہی سب ہے آپ خبریں سنتے ہیں حالانکہ آپ خیر وعافیت سے ہیں والحمدللہ

آپ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ الحمدللہ اس نے ہمیں محفوظ رکھا آپ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں آپ راستے میں مسجد کی جانب جارہے ہوتے ہیں تو آپ یاد رکھیں کہ اللہ جل وعلیٰ نے آپ پر نعمت کی کہ اس نے آپ کو اپنے فضل وکرم سے نمازی بنایا جبکہ انہی اوقات میں آپ بہت سے مسلمانوں کے گھروں کو سوتا ہوا دیکھتے ہیں گہری نیند میں ڈوبا ہوا گویا مر چکے ہیں

اللہ جل وعلیٰ نے آپ پر یہ نعمت محض اپنے فضل وکرم سے کی ہے نہ کہ آپکی کوشش وطاقت سے نہ آپکی ثقافت سے بلکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالی کا احسان ہے کہ اس نے آپ پر نعمت کی اور آپکو مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے مسجد تک جانے کی توفیق دی۔

میں کہتاہوں ہم پر اللہ سبحانہ وتعالی کی بہت سی نعمتیں ہیں آپ راستے میں چلتے ہوئے کتنے حادثات دیکھ لیتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کچھ لوگ حادثات دیکھ کر خاموش رہتے ہیں ایسا نہ کریں بلکہ کہیں: اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں محفوظ رکھا۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أركان الشكر ثلاثة: شكر القلب, شكر اللسان, شكر الجوارح

ترجمہ: شکر کے تین ارکان ہیں (جن کے ذریعے ہم شکر گذار لوگوں میں شامل ہوسکتے ہیں) دل سے شکر، زبان سے شکر، اعضاء سے شکر

دل سے شکر کے متعلق امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ اپنے دل کی گہرائیوں سے اعتراف کرلیں کہ آپ کے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی جانب سے ہے اگر آپ رات میں اٹھ کر نماز پڑھیں تو یاد رکھیں کہ یہ اللہ ہی ہے جس نے مجھ پر نعمت کی اس نے مجھے اپنے سامنے کھڑے ہونے کا شرف بخشا اگر آپ قرآن شریف پڑھیں یا حج کو جائیں یا آپکے پاس بہت سامال آجائے آپ کے پاس جب بھی کوئی نعمت آئے تو آپ احساس کریں کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فضل وکرم ہے اس لئے ہمارے لئے صبح وشام کے اذکار میں مشروع کیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی نعمت کو یاد کریں اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کریں ہر صبح اور ہر شام یہ دعا ہے۔

اللهم ما أصبح بي من نعمةٍ أو بأحدٍ من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك, فلك الحمد ولك الشكر

ترجمہ: یا اللہ مجھ پر یا تیری مخلوق میں کسی پر بھی جو نعمت ہوئی وہ تجھ اکیلے کی جانب سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں چنانچہ تیرے لئے ہی حمد اور تیرا ہی شکر ہے۔

اگر یہ الفاظ آپ نے صبح کہے تو آپ نے سارے دن کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور اگر آپ نے یہ الفاظ شام میں کہے تو آپ نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا آپ اپنے دل کے ذریعے اللہ کا شکر ادا کریں جیسا کہ ہم نے کہا کہ آپکے پاس جو بھی نعمت آئے یا آپ جو بھی عمل کریں تو احساس کریں کہ یہ اللہ کا فضل و کرم اور احسان ہے آپ یہ نہ کہیں کہ یہ نعمت میری محنت و مہارت اور تجربات و عقل اور فنی صلاحیت کا ثمرہ ہے۔

بلکہ آپ جو بھی عمل کریں تو کہیں کہ یہ ہم پر اللہ کا فضل ہے اللہ رب العالمین کا شکر ہے، اے رب تیرا شکر اور تیری تعریف ہے، اے رب تو نے مجھے توفیق دی کہ میں نے یہ عمل کر لیا خواہ وہ کوئی سا بھی نیک عمل ہو۔

زبان سے شکر ادا کرنا یعنی اللہ تعالی کی نعمت کا اظہار کریں کہ ہمیشہ اس نعمت پر شکر ادا کریں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو یعنی اس کو بیان کرو۔

لہذا جب اللہ تعالی آپکو کسی مصیبت سے نجات دے تو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر اس کی نعمت کا خوب اظہار کریں کلمہ الحمدللہ کو ہمیشہ اپنی زبان سے ادا کرتے رہیں اس کو ہرگز نہ بھولیں کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

والحمد للہ تملأ المیزان

ترجمہ: الحمدللہ کہنا میزان (ترازو) کو بھر دیتا ہے۔

یہ کلمہ بہت سے لوگوں کی زبان سے ادا ہوتا ہے جبکہ وہ اسکے معنی سے بے خبر اور اسکی قیمت سے انجان ہوتے ہیں حالانکہ یہ اللہ کے ترازو میں جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

والحمد لله تملأ الميزان

ترجمہ: الحمدللہ میزان (ترازو) کو بھر دیتا ہے۔

ہم اللہ کی نعمت کا اظہار بطور فخر یا دکھلاوے اور شہرت کی خاطر نہ کریں۔

بلکہ ہم اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہوئے اسکا اظہار کریں کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے ہمیں اس کی توفیق دی۔

اسی لئے بعض علماء کرام فرماتے ہیں یا بعض آثار ملتے ہیں کہ اللہ کی نعمت کا اظہار اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے اللہ تعالی اپنے ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو ہمیشہ اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسکا شکر ادا کرتے ہیں میں آپ کے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ دنیا کے کسی بادشاہ کے سامنے اسکی عوام مجلس کا اہتمام کر کے اس بادشاہ کی بھلائی بیان کریں کہ اس نے ہمیں گھر دیئے ہماری تنخواہوں میں اضافہ کیا ہم پر قرضے اور ٹیکس معاف کئے دور حاضر میں مسلمان ممالک کے اندر جو ٹیکس لئے جاتے ہیں جنہیں گورنمنٹ ٹیکس کہا جاتا ہے وہ گورنمنٹ ٹیکس نہیں بلکہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانا ہے بہر حال وہ بادشاہ اپنی تعریف سن کر یقینا خوش ہوگا کہے گا اللہ کی قسم اس عوام نے واقعی اس نعمت کا بدلہ چکایا ہے رہا اللہ تو اس کی بلند صفات ہیں ہم خالق کو مخلوق سے تشبیہ نہیں دے رہے معاذاللہ لیکن اللہ اپنے ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو اسکی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں اور اس کا شکر بجالاتے ہیں۔

شکر کے ارکان میں سے تیسرا رکن اعضاء سے شکر ادا کرنا ہے یہاں اعضاء سے مراد کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور صحت و عافیت ان سب اعضاء سے شکر ادا ہوتا ہے۔

اعضاء سے شکر کی کیفیت سے متعلق علماء فرماتے ہیں کہ: آپ اعضاء کو اللہ کی اطاعت اور اسکی خوشنودی کے تابع کر دیں یہ ان اعضاء سے شکر مانا جائیگا اور جو شخص اپنے اعضاء کو اللہ کی نافرمانی، برائیوں اور برائیوں کی طرف دیکھنے کے تابع کر دے ہم کہتے ہیں کہ اس نے اللہ کی نعمت کی ناشکری کی اسی لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُصبح على كل سُلامى من الناس صدقة

ترجمہ: صبح میں لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے۔

ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ان میں سے بعض ظاہر ہیں اور بعض پوشیدہ ہیں لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور ہر تسبیح ہر تحمید اور ہر تکبیر صدقہ ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما الضحى

ترجمہ: چاشت کی دو رکعتیں اسکا بدل ہیں۔

لہذا اگر آپ نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لیں جو تقریبا دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیں گی کہ آپ وضو کریں اور دو رکعت نماز ادا کریں یہ دو رکعتیں نماز پڑھ کر آپ نے اپنے اعضاء سے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کر دیا کیونکہ علماء فرماتے ہیں کہ:

نماز میں انسان کا ہر جوڑ حرکت کرتا ہے سبحان اللہ! نماز میں آپکا پورا جسم رکوع سجود کی ادائیگی کرتے ہوئے حرکت کرتا ہے۔

میں اس نشست کے آخر میں کہوں گا کہ اگر ہم شکر گذار بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبان اپنے دل اور اپنے اعضاء کو اللہ کی اطاعت کے تابع کر کے اسکا شکر ادا کریں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

درس (22) ہم اپنی زندگی کس طرح بدلیں!

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد !

میرے عزیز دوستو! ایک ایسا موضوع ہے جسکی ہر مسلمان کو ضرورت ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو عورت ہو یا مرد عالم ہو یا جاہل دولت مند ہو یا فقیر ایک ایسا سوال ہے جو خود ہی پیدا ہوتا ہے اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں اس سوال کی بڑی اہمیت ہے۔

بہت سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ میں اپنی زندگی میں کس طرح تبدیلی لاؤں، میں اپنے اخلاق کیسے تبدیل کروں، میں اپنے رویےّ کس طرح بدلوں؟

مثال کے طور پر وہ واجبات ترک کرنے جھوٹ بولنے نافرمانیاں کرنے یا دیگر بد اخلاقی کے کاموں کا عادی بن چکا ہے چنانچہ وہ پوچھتا ہے کہ میں کس طرح اپنی زندگی میں تبدیلی لاؤں اپنی طبیعت و فطرت کو کیسے بدلوں؟ کیونکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپکی فطرت تو بدل سکتی ہے مگر عادت نہیں بدل سکتی یہ غلط ہے یہ ایک عاجز اور کمزور انسان کا ارادہ ہے جبکہ طاقتور مومن کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالی سے مدد طلب کرتے ہوئے اپنی حالت اور زندگی بدلنے کی کوشش کرتا ہے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ میں سگریٹ نوشی کا عادہ ہو چکا ہوں میں سگریٹ نوشی نہیں چھوڑ سکتا یہ غلط ہے یا وہ عریاں فلمیں دیکھنے کا عادی ہو چکا ہوتا ہے تو کہتا ہے میں اس کا عادی ہو چکا ہوں چنانچہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اپنی حالت اپنی زندگی اپنے کردار اور اپنی عادت کو کس طرح بدل سکتا ہے؟

میرے عزیز دوستو!

ہر شے سے پہلے اللہ تعالی کی قوت وطاقت اور اسکے فضل سے اپنے تجربے کی بنا پر آپکو دو نکتے بتاتا ہوں کہ جن کے ذریعے انسان اپنی زندگی اور اپنے اخلاق و کردار کو بدل سکتا ہے۔

1) معاشرہ (ماحول) یا صحبت (Gatherin) کا مسئلہ: انسان اپنی صحبت (گیدرنگ، میل جول، اٹھنا بیٹھنا) بدلے ایک اچھے معاشرے (ماحول) میں رہنا ضروری ہے آپ سب کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث معلوم ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کے متعلق خبر دی جس نے ننانوے قتل کئے پھر وہ ایک عابد (عبادت گذار) کے پاس گیا اس نے کہا تمہارے لئے توبہ نہیں ہے تو اس نے سو قتل مکمل کر لئے پھر وہ ایک عالم کے پاس گیا چنانچہ اس عالم نے اس سے کہا ہاں تمہارے لئے توبہ ہے فلاں بستی کی طرف چلے جاؤ وہاں نیک لوگ رہتے ہیں۔

سبحان اللہ ! میرے عزیز دوستو ہم دیکھتے ہیں کہ لڑکے یا لڑکیاں زیادہ تر جن نافرمانیوں میں مبتلا ہیں خواہ وہ ایک دوسرے پر جوابی حملے کرنا ہو یا حرام کردہ اشیاء یا نشہ آور اشیاء ہوں یا کوئی سی بھی برائی ہو واللہ اعلم ان میں زیادہ تر انہوں نے اپنے دوستوں سے سیکھی ہوتی ہیں۔

جس طرح ایک مثال بیان کی جاتی ہے کہ (دوست ہی ملوث کرنے والا ہوتا ہے) اور پرندے ایک دوسرے کی نقل کرتے ہیں ایک حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المرء على دين خليله فلينظر أحدكم

ترجمہ: انسان اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا لہٰذا تم میں سے ہر کوئی دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

انسان اگر اپنی حالت اور اپنی زندگی کو بدلنا چاہتا ہے تو سب سے پہلا نکتہ جس پر اسے عمل کرنا چاہیے یہ ہے کہ وہ اپنے دوست بدلے (یعنی اپنی صحبت بدلے) آپکو چاہیے کہ آپ جراتمندانہ فیصلہ کریں اور اپنے دوست تبدیل کریں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میں مسلسل سگریٹ نوشی کا عادی ہوں میں سگریٹ نوشی نہیں چھوڑ سکتا یہ غلط ہے آپ اپنے دوست بدلیں جب آپ کچھ دن ایسے شخص کی صحبت اختیار کریں گے جو سگریٹ نوشی نہیں

کرتا گا ہو تو جلد ہی آپ ایسا کرسکیں گے آہستہ آہستہ آپکو محسوس ہو گا کہ آپکی حالت آپکی زندگی اور آپکے کردار واخلاق میں تبدیلی واقع ہو رہی ہے چاہے کردار غلط ہو یا کردار واخلاق میں خرابی ہو پہلے نکتے پر عمل کے ذریعے انہیں تبدیل کریں یعنی دوست اور ماحول تبدیل کردینا اسطرح کہ آپ ایک اچھا ماحول تلاش کریں جو اللہ کی فرمانبرداری میں آپکا معاون ہو گا۔

مثال کے طور پر جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں کبھی نماز پڑھتا ہوں کبھی نہیں پڑھتا میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد جانا چاہتا ہوں لیکن مجھے تھکاوٹ اور سستی محسوس ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ اگر وہ نمازیوں یا مسجد جانے والوں کی صحبت اختیار کرے عنقریب کچھ دنوں بعد یہ عبادت اس کے لئے آسان اور ہلکی ہو جائے گی یہ پہلا سبب ہے یعنی ماحول اور دوستوں کی تبدیلی جیسا کہ میں نے کہا کہ اسکی انسان کی حالت اور زندگی کی تبدیلی میں اسکا بہت بڑا کردار ہے اسی لئے اگر آپ کسی بھی منشیات کے عادی نوجوان سے پوچھیں کہ اس کی وجہ کیا ہے تو وہ آپ سے کہے گا کہ جو نشہ کرنے والوں کی صحبت اختیار کرے تو وہ نشہ آور اشیاء میں مبتلا ہونا شروع ہو جائے گا اگر زانیوں کی صحبت اختیار کرے تو زنا شروع کردے گا یعنی جن کی وہ صحبت اختیار کرے گا ان کے اخلاق وعادات اورانکے کردار کو اپنانا شروع کردیگا۔

2) انسان کی حالت وزندگی میں تبدیلی کے اسباب کا دوسرا نکتہ وہ ہے جسے ماہرین نفسیات وتربیت نے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ اپنی زندگی اپنی ذات اپنی عادات وکردار میں سے کسی بھی شے میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو اس پر اکیس دن مشق کریں یہ تجربہ کی بنیاد پر ہے اس پر قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہیں ہے ابتدائی ایام انسان پر سخت اور مشکل گزرتے ہیں لیکن مسلسل پریکٹس کے ساتھ جب یہ مرحلہ اکیس دن سے تجاوز کرتا ہے تو یہ عبادت آپکے لئے آسان ہو جاتی ہے مثلا رمضان کے ابتدائی دنوں میں انسان پر مسجد جانا مشکل ہوتا ہے لیکن تسلسل کے ساتھ معاملہ اس کے لئے نہایت آسان ہو جاتا ہے بلکہ اسکا دل مسجد سے جڑ جاتا ہے اسکے اندر نماز چھوڑنے کا خیال بھی نہیں آتا۔

حتی کہ یہ زندگی کے روزمرہ کے معمولات میں بھی کارآمد ہے مثال کے طور پر کوئی شخص اگر تیز گاڑی چلانے کا عادی ہے یہ تیزی اسکی نس نس میں بسی ہو ہم اس شخص سے کہتے ہیں وہ ہمارے ساتھ اکیس دن

کے اس کورس میں شامل ہو جائے گاڑی تیز نہ چلائے اور اپنے نفس پر قابو رکھے اکیس دن کے بعد یہ کام آپ کے لئے آسان ہو جائے گا پھر آپ اپنے نفس پر قابو رکھ سکیں گے گاڑی تیز نہیں چلائیں گے لوگوں کی زندگی میں بہت سے ایسے معاملات ہیں اگر انکے عادی ہو چکے ہیں تو اکیس دن کے کورس کے دوران اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

اسی طرح بغیر چینی کے چائے پینا اکثر لوگوں سے آپ پوچھیں کہ ان میں سے کوئی بغیر چینی کے چائے پی سکتا ہے؟ تو کوئی بھی ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ چینی کے عادی ہیں لیکن وہ قھوہ بغیر چینی کے نوش فرماتے ہیں کیونکہ وہ اسکے عادی نہیں انہیں چاہیے کہ وہ ہمارے اس کورس میں شامل ہو جائیں۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں خود اس کورس میں شامل ہوا اور اس تجربہ سے مجھے کافی فائدہ حاصل ہوا۔

چنانچہ پہلے ہفتے آپکو اپنی زبان سے لڑائی کرنا پڑے گی پہلے ہفتے آپ زبردستی بغیر چینی کے چائے پئیں دوسرے ہفتے معاملہ آپ پر ہلکا ہو گا تیسرے ہفتے کے بعد معاملہ بالکل آسان ہو گا چینی کے ساتھ چائے پینے کی آپکو خواہش نہیں رہے گی مگر تھوڑی سی۔

لہذا میرے عزیز دوستو! جیسا کہ میں نے آپ سے ذکر کیا کہ ہم اپنے روزمرہ کی عادات اپنے اخلاق و کردار کو اکیس دن کے اس کورس میں شامل ہو کر بدل سکتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسلمان (اللہ انہیں ہدایت دے) نماز پڑھنے میں جلد بازی کرتے ہیں اور بہت زیادہ حرکت کرتے ہیں کیونکہ ایسا شخص جلدی نماز پڑھنے کا عادی ہو چکا ہوتا ہے وہ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا جو لمبی نماز پڑھاتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خود اللہ کے حکم سے اکیس دن کے اس کورس میں شامل ہو عنقریب وہ اس کے نتائج دیکھے گا حتی کے اگر کوئی شخص لمبے سجدے کرنے کا عادی نہیں جیسا کہ بعض لوگ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس کے عادی نہیں ہوتے نماز کو مرغے کی طرح چونچ مارتے ہوئے پڑھتے ہیں ایسے ہی بعض لوگوں میں کچھ غیر مناسب عادات پائی جاتی ہیں جو نہ حرام اور

نہ حلال ہوتی ہیں لیکن وہ غیر مناسب ہوتی ہیں مثال کے طور پر بعض لوگ اپنا ناخن اپنے منہ سے کترتے ہیں وہ اسکے عادی ہوتے ہیں ہم اسے حرام نہیں کہیں گے لیکن یہ اچھی عادت نہیں۔

ایسے شخص کے لئے بھی اس کورس میں شامل ہونا مناسب ہے وہ ابتدائی ایام میں اپنے نفس کو قابو کرنے کی کوشش کرے یہ نہ کہے کہ یہ مشکل ہے میں نہیں کر سکتا یہ ناممکن ہے اس بات کو اپنے ذہن سے بالکل نکال دے اور اللہ کے حکم سے ہمارے ساتھ اکیس دن کے اس کورس میں شامل ہو جائے عنقریب اس کورس کے دوران آپکے اخلاق و کردار میں تبدیلی واقع ہو گی اسی طرح پہلے نکتے یعنی ماحول کی تبدیلی سے جو شخص واقعی اپنی حالت بدلنے کا ارادہ رکھتا ہو میں اس کے لئے ضمانت دیتا ہوں کہ اگر وہ ان دونوں امور کو اللہ کے حکم سے تبدیل کرلے (اسکا پختہ عزم اور سچی نیت ہو اور وہ ثابت قدم رہے) اللہ کے حکم سے اس کی زندگی اور اسکے کردار میں ہر شے بدل جائے گی۔

میرے عزیز دوستو!

یہ بیان ہر شخص کے لئے اہم اور بہت سارے معاملات میں آپکو کافی ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے نفس میں گڑبڑ ہے ان کے اخلاق و کردار میں گڑبڑ ہے مثال کے طور پر سست ہیں یہ ساری گڑبڑیں ان دونو ں امور سے حل ہو جائیں گی ہمارے ساتھ اکیس دن کے اس کورس میں شریک ہو جائیں اپنے نفس پر قابو رکھیں جو اللہ کی فرمانبرداری کرنے اور اسکی نافرمانی سے بچنے میں آپکا معاون ہو گا۔

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپکو اپنے پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (23) آپ کس طرح داعی الی اللہ بن سکتے ہیں؟

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد!

میرے عزیز دوستو! آپ کس طرح اللہ کی طرف دعوت دینے والے بن سکتے ہیں؟

بہت سے مسلمان صالح (نیک) ہونے کو کافی سمجھتے ہیں وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ وہ معاشرے کی اصلاح کرنے والے بنیں جب آپ ان سے اللہ کی طرف دعوت کے معاملے اور اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی فضیلت کے بارے میں گفتگو کریں اور انہیں بتائیں کہ اللہ عزوجل نے اللہ کی طرف دعوت دینے والوں کی تعریف بیان کی ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ: اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہو گی جس نے اللہ کی طرف دعوت دی اور نیک عمل کیا اور کہا میں مسلمان ہوں۔

تو آپ بعض لوگوں کو دیکھیں گے وہ کہے گا کہ میں اللہ کی طرف دعوت دینے کے قابل نہیں بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک عالم، حافظ اور ایک فقیہ ہی داعی ہو سکتا ہے اس کے پاس اسناد ہوں اور اس نے دینی جامعات میں تعلیم حاصل کی ہو جس کی اس کے پاس ڈگریاں ہوں پھر کہیں جا کر وہ داعی الی اللہ بنے گا۔

کتابچے اور کیسٹز کی تقسیم کرنے کے ذریعے ہر مسلم داعی الی اللہ بن سکتا ہے آجکل بہت سے کتابچہ دعاؤں اور روز مرہ کی سنتوں سے متعلق چھوٹے رسائل پمفلٹ اور کارڈز موجود ہیں اسی طرح علما و مشائخ کے

بیانات کی کیسٹز جن میں جنت ودوزخ کی صفت، عذاب قبر، روز محشر اور حمد و ثنا سے متعلق موضوعات ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر اگر انسان اپنے لئے ہر مہینے مخصوص کرئے کہ وہ(سو کیسٹز نہیں) صرف دس کیسٹز تقسیم کرے گا اسی طرح فضائل اعمال سے متعلق دس چھوٹے کتابچے خریدے جن میں بعض برائیوں سے متعلق تنبیہ ہو پھر اسے تقسیم کر دے تو یہ ان کی طرف دعوت دینے والوں میں شمار ہو گا۔

ہم بوڑھی خواتین کے متعلق سنتے رہتے ہیں جو نہ پڑھنا جانتی ہیں اور نہ لکھنا اسکے باوجود وہ اللہ کی طرف دعوت دینے والی ہیں آپ پوچھیں گے کس طرح؟ یہ عمر رسیدہ خاتون جب بھی کسی غم یا خوشی کے موقع پر جاتیں تو اپنے ساتھ مفید اور نفع بخش کیسٹز اور کتابچوں کا تھیلا لے جاتیں جسے وہ وہاں موجود افراد میں تقسیم کر دیتیں اس طرح وہ اللہ کی طرف دعوت دینے والی خاتون بن گئیں اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں مومنوں کی صفات بیان کی ہے وہ فرماتا ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

یہ مومن کی صفت ہے جبکہ منافق کی صفت اس کے برعکس ہے

سبحان اللہ!

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ

ترجمہ: منافق مرد اور منافق عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں۔

خبردار رہیں یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے اسی لئے اللہ تعالی نے ہمیں وہ بہترین امت بنایا ہے جسے انسانوں کے لئے میدان میں لایا گیا کیا اس صفت سے ہمیں اس لئے نوازا گیا کہ ہم نے عمارتیں بنالیں اور محل تیار کر لئے اور فخر کی سواریوں پر سوار ہوگئے اور پُرزیب لمحوں کا لبادہ اوڑھ لیا؟ ہر گز نہیں بلکہ

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

ترجمہ: تم وہ بہترین امت ہو جسے انسانوں کی ہدایت واصلاح کے لئے میدانوں میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو بدی سے روکتے ہو۔

میرے عزیز دوستو! آپ ذرا اندازہ لگائیں مثال کے طور پر اگر آپ نے دعاؤں یا روز مرہ کی سنتوں یا فضائل اعمال سے متعلق کتابچے کسی مسجد مدرسے یا پھر بازار میں تقسیم کئے یا رشتداروں کے ساتھ اکٹھے ہونے کے کسی موقعے پر ان میں یہی کچھ تقسیم کیا تو جو بھی کوئی اس کتابچہ پر عمل کریگا اس دعا کو پڑھے گا یا اس سنت پر عمل پیرا ہو گا تو اس کا سارا اجر آپ کو ملے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدال على الخير كفاعله

ترجمہ: بھلائی کے کاموں کی دعوت دینے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔

اللہ اکبر! تو آپ کیوں اپنے آپ کو اس خیر عظیم سے محروم کرتے ہیں حالانکہ آپ کو کچھ کرنا نہیں پڑا اسکے باوجود آپ اللہ تعالی کے ہاں اس کی طرف دعوت دینے والے لکھ دیئے گئے یہ بات صحیح ہے کہ بسا اوقات آپکے پاس اسلوب نہیں ہوتا بعض لوگ اسی بات کو حجت بناتے ہیں کہ مجھے لوگوں دعوت دینے کا اسلوب نہیں آتا نہ مجھے بات کرنا آتی ہے ہم کہتے ہیں اگرچہ آپ بہرے گونگے ہوں۔

آپ کتابچے اور کیسٹز تقسیم کرنے کے ذریعے اللہ کی طرف دعوت دینے والے بہت بڑے داعی بن سکتے ہیں جن کیسٹز کو تقسیم کرنے کی طرف میں رغبت دلاؤں گا ان میں خالد الراشد کی کیسٹز سب سے مفید نفع بخش اور مؤثر ہیں سینکڑوں لوگ ان کیسٹز کے ذریعے ہدایت پر آگئے لہذا اپنے آپ کو اس خیر سے محروم نہ کریں ایسا نہ ہو کہ شیطان آپ کو ہٹا دے بلکہ آپ ان لوگوں میں سے ہو جائیں جن کے متعلق عیسی بن مریم نے کہا تھا انہوں نے کہا:

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ

ترجمہ: اور اس نے مجھے بابرکت کیا میں جہاں بھی رہوں۔

یعنی ہر جگہ اور ہر وقت آپ اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہوں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے بارے میں ہم نے سنا ہے کہ وہ بیانات کی کیسٹز سن کر علماء مشائخ، مجاہدین اور مساجد کے امام بن گئے آپ ان سے اس کا سبب پوچھیں وہ کہیں گے کہ میں نے کیسٹ سنی اور میں اس بیان سے متاثر ہو کر ہدایت پر آگیا آپ تصور کریں یہ شخص جو ہدایت پر آگیا تسبیح، نماز، روزہ صبح اور تلاوت قرآن میں سے کوئی بھی عمل سر انجام دیتا ہے یہ سب آپکے میزان (ترازو) میں شمار ہو گا چونکہ آپ نے ہی یہ کیسٹ ہدیہ کی تھی لہذا اپنے آپ کو بھلائی سے محروم نہ کریں اور یہ نہ کہیں کہ میں اس قابل نہیں اور مجھ میں اللہ کی طرف دعوت دینے کی صلاحیت نہیں یہ شیطان کی طرف سے ہے اللہ آپکی حفاظت کرے آپ محنت کریں حتی کہ آپ میں مفید نفع بخش مواعظ ودروس پر مبنی کیسٹز نشر کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جائے اسی طرح مفید اور نفع بخش کتابچے تقسیم کریں خواہ وہ عقیدے سے متعلق ہوں یا اخلاق یا بعض برائیوں پر تنبیہ سے متعلق ہوں آپ اللہ کے ہاں اللہ کی طرف دعوت دینے والے شمار ہوں گے۔

میں آپ کے لئے ایک نہایت خوبصورت صورتحال بیان کرتا ہوں میں نے ایک شخص کو دیکھا (ماشاء اللہ) جس نے اپنی داڑھی کو چھوڑ رکھا تھا چنانچہ میں نے اس سے کہا ماشاء اللہ جزاک اللہ بہت اچھی بات ہے آپ نے داڑھی کیوں چھوڑی اس نے کہا اللہ کی قسم کسی بھائی نے اللہ اسے جزائے خیر دے مجھے ایک پمفلٹ دیا

جس میں داڑھی مونڈنے، کپڑا نیچے لٹکانے اور موسیقی سننے سے متعلق علماء کے فتاوے تھے لہذا جب مجھے معلوم ہوا کہ داڑھی مونڈنا حرام ہے تو فورا میں نے اپنی داڑھی چھوڑ دی۔

ایک دوسرے شخص نے مجھ سے کہا کہ میں نے ایک بھائی کو ہر مہینے تین روزوں کے بارے میں نصیحت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من صام ثلاثة أيام من كل شهر كان كصيام الدهر

ترجمہ: جس شخص نے ہر ماہ تین روزے رکھے گویا اس نے پورے سال روزے رکھے۔

یہ ایک آسان اور معمولی سا عمل ہے اللہ کے ہاں اسکا بہت بڑا اجر ہے وہ کہتا ہے اس بھائی نے ہر ماہ میں روزے رکھنا شروع کر دیئے (جن کی میں نے اسکو نصیحت کی تھی) سبحان اللہ وہ اپنے گھر گیا اسکا پورا کنبہ ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنے والا بن گیا اب اجر اسی کے لئے ہے جس نے اسے اس حدیث کی یاد دہانی کرائی لہذا ہم کیوں اللہ کی طرف دعوت دینے کو پیچیدہ اور کٹھن بنا رہے ہیں کیوں ہم دشواریاں پیدا کر رہے ہیں کتابچے اور کیسٹز کے ذریعے معاملہ نہایت آسان اور بالکل معمولی ہے جس میں اللہ تعالی نے خیر کثیر رکھی ہے سب سے اہم چیز اللہ تعالی آپکے دل میں دوسروں کے لئے خیر کی چاہت دیکھتا ہے کہ آپ اپنے معاشرے میں ایک سرگرم کارکن ہوں کیونکہ ہمارا دین منفی رجحان رکھنے والے کو پسند نہیں کرتا بعض انسان نہایت افسوس کی بات ہے منفی رجحان کے حامل ہوتے ہیں کوئی نفع نہیں دیتے نہ اسلام کی خدمت میں اور نہ مسلمانوں کی خدمت میں اس طرز وانداز کی وجہ سے اسلام ایسے انسان کا انکار کرتا ہے یہ طرز وانداز ہمارے دین میں قابل تردید ہے ہمارا دین اسلام مثبت پہلو رکھنے والے انسان کو پسند کرتا ہے سرگرم انسان وہ انسان جو جہاں بھی ہو فائدہ دیتا ہے خیر پھیلاتا ہے یا اچھی بات یا اچھی وعظ ونصیحت کے ذریعے یا ان کتابچوں اور ان کیسٹز کو نشر کرنے کے ذریعے جن کیسٹز کے بارے میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے خیر کثیر اور بہت سا فائدہ رکھے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (24) ہم اللہ کے ساتھ ادب سے کس طرح پیش آئیں؟

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ، واشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد!

ہم اللہ کے ساتھ ادب سے کس طرح پیش آئیں؟

ہمیں اس موضوع کی شدید ضرورت ہے کہ بادشاہوں کے بادشاہ، آسمانوں اور زمین کے جبار کے ساتھ ،جس نے ہمیں پیدا کیا اور رزق دیا اور جو ہمیں مارے گا اور ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا اس اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ہم ادب سے کس طرح پیش آئیں؟

عزیزان گرامی!

سبحان اللہ کچھ لوگوں کو آپ خالق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ ادب سے پیش آتا پائیں گے وہ خالق سے زیادہ مخلوق سے شرماتا ہے خالق سے زیادہ مخلوق کا احترام کرتا ہے یہ بہت بڑی مشکل اور مصیبت ہے کہ انسان دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے ساتھ ادب سے پیش آتا ہے مثلاً جب وہ دنیا کے کسی بادشاہ سے ملنے جاتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ اپنا لباس درست کرے گا اپنی حالت سنوارے گا اور خوبصورت ،باادب اور صاف ستھرا دکھائی دینے کے لئے ہر طریقہ اختیار کرے گا حالانکہ وہ دنیا کا بادشاہ انسان ہی ہے اسکی ابتداء ایک حقیر نطفہ اور انتہائی بدبودار لاش ہے اور اس دوران وہ گندگی اٹھائے رکھتا ہے اسکے باوجود آپ دیکھیں گے کہ وہ کئی دن پہلے ہی سے اہتمام کرنا شروع کردیتا ہے اور آپ سے کہتا ہے کہ ایک ہفتے بعد میری صدر سے یا بادشاہ سے یا امیر سے ملاقات ہے سبحان اللہ آپ اسے اپنی حالت سنوارتا ہوا پائیں گے کہ کیا کہنا ہے، کس طرح بات کرنی ہے ، کس طرح بیٹھنا ہے یعنی وہ اس مخلوق کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے سبحان اللہ لیکن کیا یہ انسان اس بات کو زیادہ اہمیت دیتا ہے کہ اسے اللہ جل وعلٰی کے ساتھ ادب سے کس طرح پیش آنا چاہیے؟

اس موضوع کو ہم 3 نکات میں سمیٹتے ہیں، کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ادب سے کس طرح پیش آئیں؟

1- سب سے پہلے ہم اللہ سبحانہ وتعالی کی بیان کردہ تمام خبروں کی تصدیق کریں آپکے پاس اللہ جل وعلی کی جانب سے یا اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جو خبر آئے آپ اسے صدق دل سے قبول کریں(سمعناواطعنا۔ترجمہ۔ہم نے سن لیااور ہم نے اطاعت کی) آپکے پاس شک نہ ہو آپ کے پاس تردد نہ ہو مثال کے طور پر روز آخرت کے متعلق اللہ جل وعلیٰ آپکو جو بھی بتائے آپ اسے فوراً سچ مان لیں یہ نہ کہیں کہ ایسا کیسے ہو گا اور یہ کیسے ممکن ہے؟ نہیں بلکہ (سمعناواطعنا) ہم نے سن لیااور ہم نے مان لیا پر عمل کریں کیونکہ یہ خبر ہمارے پاس اللہ کی جانب سے آئی ہے اور اللہ جل وعلیٰ اپنے متعلق فرماتا ہے:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ قِيلاً

ترجمہ: اللہ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کون ہو سکتا ہے۔

چنانچہ آپ اللہ کے بیان کردہ تمام خبروں کو سچ مانیں۔

اللہ نے ہمیں سابقہ امتوں کے متعلق جو کچھ بتایا آپ اسے سچ مانیں، اللہ نے ہمیں عالم آخرت کے متعلق بتایا آپ اسے سچ مان لیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خبر دی مثلا آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ طوبی جنت کا ایک درخت ہے جس کے سائے میں سوار 100 سال چل سکتا ہے۔

تصور کریں 100 سال تک اور اب بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوا بلکہ باقی ہے آپ کہیں کہ (سمعناواطعنا) ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔ آپ یہ نہ کہیں کہ میرے بھائی کیسے ممکن ہے کہ کسی درخت کا سایہ اس قدر ہو کہ سوار اسکے سائے میں 100 سال چلے پھر بھی سایہ ختم نہ ہو؟ ہم کہیں گے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے (سمعنا واطعنا) ہم نے سن لیا اور مان لیا۔

آپ اپنے دلوں کو مطمئن کر سکیں اسکے لئے میں آپکو ایک سنہرا اصول دیتاہوں کہ آخرت کے امور کے متعلق مت پوچھیں کہ وہ کس طرح ممکن ہیں؟ کیونکہ عقل ناقص ہے عقل بے بس ہے وہ ان کا تصور نہیں کر سکتی اللہ جل وعلیٰ ہمیں آزمارہاہے ہمارا امتحان لے رہاہے کہ ہم سچ مانتے ہیں یا سچ نہیں مانتے۔

آپ ان خبروں کو سنتے ہی کسی بھی طرح کے شک یاتردد کے بغیر انہیں مان لیا کریں ان کے آگے جھک جایا کریں اور سر تسلیم خم کرلیا کریں یہ نہ کہیں کہ میرا خیال ہے یا یہ کیسے ممکن ہے یا یہ عقل میں نہیں آتا۔

کچھ لوگ فلسفی بنتے ہیں سیکولر فلسفی بنتے ہیں کہتے ہیں میرے بھائی یہ بات عقل میں نہیں آتی، کس طرح ممکن ہے کہ انسان کو اسکی قبر میں عذاب دیا جائے؟

ہم قبر کھولتے ہیں تو کچھ دکھائی نہیں دیتا حتی کہ کچھ مغرب زدہ احمق قسم کے لوگ آپ سے کہیں گے کہ جب کوئی شخص مر جائے تو اسکی قبر میں کیمرا لگادو تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ فرشتے آکر اس سے پوچھ گچھ کرتے ہیں یا۔۔۔۔۔!

جبکہ اسکا تعلق عالم آخرت سے ہے اگر آپ کسی زندہ شخص کو قبر میں چھوڑدیں تو فرشتے اس زندہ شخص کے پاس نہیں آئیں گے بلکہ مردہ شخص کے پاس ہی آئیں گے جبکہ زندہ کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کیاہوگیا۔

یہ اخروی معاملات ہیں ہمیں انکی گہرائی میں نہیں جاناچاہیے نہ ہی ان کے متعلق بحث کرنی چاہیے۔

بس یہ خبر ہمارے پاس اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آئی جسے ہم نے سنا اور مانا شک اور تردد نہ کیا۔

اور اگر ہم اللہ سبحانہ وتعالی کی بیان کردہ خبروں میں شک یا تردد کریں تو ہم کہیں گے کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے چنانچہ اللہ کے ساتھ آپکا کامل ادب یہ ہے کہ آپ اللہ جل وعلیٰ کی بیان کردہ تمام خبروں کو یقینی طور پر سچا مانیں اور ذرا بھی شک یا تردد نہ کریں۔

یہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ حسن ادب کی کیفیت کی بنیادوں میں سے پہلی بیناد اور پہلا اصول ہے۔

2- جب ہم اللہ کے احکامات کو عمل میں لائیں، آپکے پاس اللہ سبحانہ وتعالی کے احاکامات میں سے کوئی بھی حکم آئے تو آپ اسے عمل میں ضرور لائیں آپ اللہ سبحابہ وتعالی کی اندھی اطاعت کریں۔

مثلا اگر کوئی ڈاکٹر کے پاس جائے اور ڈاکٹر اس سے کہے کہ آپ یہ گولی ہر آٹھ گھنٹے بعد کھائیں، اور یہ گولی کھانے سے پہلے اور یہ والی گولی کھانے کے بعد اور یہ گولی سونے سے پہلے اور یہ گولی دن میں ایک مرتبہ تو پوری دنیامیں آپکو ایک بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ڈاکٹر سے پوچھے کہ ہم اس گولی کو ہر آٹھ گھنٹے بعد ہی کیوں کھائیں دس گھنٹے بعد کیو ں نہیں اور یہ گولی کھانے سے پہلے اور یہ گولی کھانے کے بعد ہی کیوں کھائیں؟ وہ ایسا نہیں کہے گا یعنی یہ نہیں کہے گا کہ ڈاکٹر نے مجھ سے کہاہے کہ کھانے سے پہلے لیکن میں اسے کھانے کے بعد کھاؤں گا اور ڈاکٹر نے مجھ سے کہاہے کہ کھانے کے بعد لیکن میں کھانے سے پہلے کھاؤں گا سبحان اللہ آپ دیکھیں گے کہ وہ عرصہ دراز تک ڈاکٹر کے حکم پر عمل کرتا رہے گا کیوں؟ اس لئے کہ وہ ڈاکٹر ہے وہ زیادہ جانتاہے اور وہ بہتر کرتاہے تو وہ آپ کو پاگل قرار دے گا کہ آپ ڈاکٹر سے بحث کرتے ہو، ڈاکٹر نے آپ سے کہہ دیابس اب آپ اسکی بات مانیں۔

جی ہاں اللہ تعالی ہمیں جس بات کا بھی حکم دے ہم اس میں شک نہ کریں کچھ لوگوں کو یہ بات شک میں ڈال دیتی ہے فجر کی دو رکعت کیوں ہے؟ مغرب کی 3 رکعت کیوں ہے؟ ہم کعبہ کے گرد سات چکر کیوں لگاتے ہیں؟ اور جمرات کو سات کنکریاں کیوں مارتے ہیں؟ 8 یا 6 کیوں نہیں؟

ایسانہ کریں آپ کے پاس اللہ کے احکامات آئیں آپ اسے نافذ کریں جس طرح اللہ نے آپ کو حکم دیا آپ اللہ سبحانہ وتعالی کی اطاعت کریں۔

اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندے کی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ہر حکم میں ہمیشہ اس کی اطاعت کرے اور احکامات پر عمل کرنا اللہ تعالی کی تعظیم کی دلیل ہے انسان اللہ کے احکامات کو اسی طرح نافذ کرے جس طرح وہ چاہتا ہے۔

بسا اوقات ہم اللہ کے احکامات پر اس طرح عمل نہیں کرتے جس طرح وہ چاہتا ہے اللہ نے آپ سے کہا کہ نماز پڑھو:

إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقرر پر فرض کی گئی ہے۔

بس اب وقت مقرر ہے آپ نماز کو اپنی طبیعت کے مطابق نہیں پڑھ سکتے مثلا آپ نے فجر طلوع آفتاب کے بعد پڑھی اور عصر مغرب کے وقت میں تو آپ نے اللہ سبحانہ وتعالی کا حکم اس طرح نافذ نہیں کیا جسطرح اس نے آپ کو حکم دیا۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے احکامات پر عمل کرنا اللہ جل وعلیٰ کی تعظیم کی دلیل ہے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَاراً

ترجمہ: تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کے وقار کا خیال نہیں کرتے۔

وقار یعنی عظمت چنانچہ احکامات پر عمل کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کی تعظیم کی دلیل ہے یہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ آپ کا حسن ادب ہے کیونکہ آپ کے پاس اللہ کا جو حکم آئے آپ نے اسے فوراً نافذ کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے پاس رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی جانب سے جب کوئی حکم آتا تو وہ آپ سے یہ نہ پوچھے کہ اللہ کے رسول یہ حکم فرض ہے یا مستحب بلکہ فورا اس پر عمل کرتے۔

3- اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ادب سے پیش آنے کی تیسری بنیاد یہ ہے کہ آپ اللہ کی تقدیر پر راضی وخوش رہیں یعنی آپکے پاس اللہ کا فیصلہ آیا جسکے نتیجے میں آپ پر کوئی مصیبت آگئی تو آپ فورا تسلیم کریں جھک جائیں اور اللہ سبحانہ وتعالی کے فیصلے پر راضی ہو جائیں۔

یہ دلیل ہے کہ آپ اللہ کے ساتھ ادب سے پیش آتے ہیں جبکہ جس انسان پر مصائب آئیں، حادثات آئیں فقیری آئے بیماری آئے تو وہ بے چین ہو جائے اور ناراض ہو جائے یہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ادبی سے پیش آنے کی دلیل ہے۔

میرے بھائیو!

اللہ نے ہم پر کتنی نعمتیں کی ہیں؟ اللہ نے ہم پر بے شمار نعمتیں کی ہیں آپکو ایک مثال دیتاہوں مثلا ایک شخص آپ کو ہر ماہ 10 لاکھ دے لیکن آپ کو کچھ کام بھی کہے تو آپ خوشدلی سے وہ کام کریں گے اگرچہ وہ آپکو رات 2 بجے اٹھادے اور آپ سے کہے کہ میں چاہتاہوں کہ آپ مجھ سے آکر ملیں یا میرا فلاں کام کریں تو آپ کے لئے یہ نہایت آسان ہو گا ذرا بھی پریشانی نہ ہو گی کیوں؟ آپ کہیں گے میرے بھائی یہ شخص مجھے ہر ماہ 10 لاکھ کا چیک دیتاہے آپ نے نعمت کی قدر کی۔

جی ہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھے کتنی ہی نعمتوں سے نوازاہے اور ان کی تعداد

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا

ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو اسے شمار نہ کر سکو۔

اللہ دن رات آپ پر نعمتیں کر رہا ہے پھر اسکے بعد اللہ آپ کو کسی چھوٹی سی بات کے ذریعے آزمائش میں ڈالے بیماری ہو یا کوئی پریشانی ہو یا کوئی حادثہ یا گاڑی یا کوئی بھی بات تو آپ دیکھیں گے کہ کچھ لوگ ہمیشہ بے چین رہتے ہیں ناراض رہتے ہیں ہم کہیں گے یہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ بے ادبی سے پیش آنا ہے۔

آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے پاس اللہ کی جانب سے جو بھی آئے آپ اسے دل وجان سے قبول کریں یہ اللہ جل وعلیٰ کے ساتھ آپ کے حسن ادب سے پیش آنے کی دلیل ہے کیونکہ وہ اللہ کی جانب سے ہے اوراللہ سبحانہ وتعالی جو مقدر کرتا ہے وہ سراسر خیر ہوتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إنّ أمر المؤمن كله خير, إن أصابته ضراء صبر فكان خيرًا له وإن أصابته سرّاء شكر فكان خيرًا له وليس ذلك إلا للمؤمن

ترجمہ: مومن کا ہر معاملہ اسکے لئے سراسر خیر ہے "،لفظ کل عموم کے الفاظ میں سے ہے۔" اگر اس پر کوئی تکلیف آئے وہ صبر کرتا ہے تو یہ اسکے لئے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی خوشی ملے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ اسکے لئے بہتر ہے اور یہ شے مومن کے سوا اور کسی کے لئے نہیں ہے

عرش کریم کے رب اللہ کریم سے میری دعا ہے کہ ہمارے دل میں اللہ کی عظمت پیدا ہو جائے۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم

درس (25) مسلمان اپنا وقت کیسے گزارے؟

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدودات (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد!

میں نے اس نشست میں اس عنوان کا انتخاب کیا ہے کہ مسلمان کا دن کس طرح مبارک بن سکتا ہے، آپکا دن کس طرح قیمتی اور وزنی بن سکتا ہے۔

میرے عزیز دوستو! بہت سے لوگ اپنے وقت کو اہمیت نہیں دیتے جبکہ بحثیت مسلمان ہمارا شعار یہ ہونا چاہیے کہ ہماری زندگی میں بدنظمی نہ ہو ایک مسلمان کی شان نہیں ہے کہ اسکی زندگی میں کسی قسم کی بدنظمی ہو بلکہ مسلمان کو اپنے وقت کا خیال رکھنا چاہیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نعمتان مغبونٌ فيهما كثيرٌ من الناس الصحة والفراغ

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت لوگ خسارے میں ہیں صحت اور فراغت

میرے عزیز دوستو! اپنے دن کی حفاظت کرنے کا ہمارے پاس بہترین، خوبصورت اور آسان طریقہ ہے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنا مبارک دن قیمتی اور باحیثیت بنائیں اور آپکی روزانہ ایک روٹین یا کوئی لائحہ عمل ہو اربوں کھربوں اور کمپنیوں کے مالک دنیادار بھی اپنے لئے کوئی روٹین اور لائحہ عمل طے کرتے ہیں۔

اسی طرح آپکے روزانہ کے اعمال معین ہونا چاہیں مثال کے طور پر آپ روزانہ قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کریں یہ آپ کے لئے اپنے وقت سے استفادہ کرنے میں مدد دے گا میں آپ کے سامنے آسان اور نہایت چھوٹی سی مثال بیان کروں گا جو آپکے وقت کو مفید بنادیگی اور آپ کے لئے آپکا دن بابرکت ہو گا اسی ایک مثال کے ذریعہ جیسا کہ ہم نے کہا آپ اپنا دن مبارک بناسکتے ہیں اسکا نہایت خوبصورت اور بہتر طریقہ ہے کہ آپ اپنی روزانہ کی ذمہ داریاں باندھیں یہ روزانہ کی ذمہ داریاں یا لوازمات آپکا دن بابرکت بنادیگی۔

مثال کے طور پر آپ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله پانچ کلمات پر منحصر اس تسبیح کو ہر دن میں ہزار مرتبہ پڑھیں انسان اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتا ہے لیکن ادنی مقدار کے طور پر کم از کم ہزار مرتبہ کہیں ایک ہی دفعہ میں ہزار مرتبہ نہ کہیں بلکہ میں آپکو ایک خوبصورت طریقہ بتا دیتا ہوں جس سے آپ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله ہزار مرتبہ پڑھ سکتے ہیں اگر ہم کسی سے پوچھیں کہ کیا وہ دن میں ان کلمات کو ہزار مرتبہ پڑھ سکتا ہے؟ تو وہ کہے گا یہ کیسے ممکن ہے میں اس طرح نہیں کر سکتا۔

لیکن ایک ایسا خوبصورت طریقہ ہے جو نہ پیچیدہ ہے اور نہ اکتا دینے والا چونکہ ایک ہی دفعہ ہزار مرتبہ ان کو پڑھنا بسا اوقات انسان پر دشوار ہوتا ہے ایک دو ہفتے یا دس دن کے بعد وہ تھکاوٹ اور دشواری محسوس کرنے لگتا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قلّ

ترجمہ: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

خوبصورت اور نہ تھکانے والا طریقہ یہ ہے کہ آپ ہر دو نمازوں کے درمیان ان کلمات کو دو سو مرتبہ پڑھیں یعنی فجر اور ظہر کے طویل درمیانی حصہ کے دوران دو سو مرتبہ پھر ظہر اور عصر کے درمیان دو سو مرتبہ عصر و مغرب کے درمیان اور مغرب و عشاء کے درمیان اسی طرح عشاء اور فجر کے درمیان اس طرح یہ کل ہزار ہو جائیں گے

اسکے فوائد عنقریب آپکو آخرت میں ملیں گے اگر آپ روزانہ ہزار مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله کہیں گے تو ہر روز آپ کے لئے جنت میں چار ہزار درخت لگا دیئے جائیں گے کیونکہ یہ ہزار مرتبہ ہے اور اس میں چار کلمات ہیں سبحان اللہ کہنے سے ایک درخت الحمدللہ کہنے سے ایک درخت لا الہ الا اللہ کہنے سے ایک درخت اور اللہ اکبر کہنے سے جنت میں ایک

درخت لگا دیا جائےگا اور آپکو جنت کے درختوں کے بارے میں کیا معلوم جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ انسان کے دل میں اسکا تصور آیا۔

آپ کے لئے روزانہ جنت میں چار ہزار درخت لگائے جائیں گے ہر مہینے ایک لاکھ بیس ہزار 120000 درخت آپ کے لئے جنت میں لگائیں جائیں گے اسی طرح کا آپ کا دن مبارک باحیثیت اور قیمتی ہو جائے گا۔

کتنے صدقات کا آپ ثواب حاصل کر سکیں گے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل تسبیحة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تکبیرة صدقة وکل تهلیلة صدقة

ترجمہ: ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تکبیر و تہلیل صدقہ ہے یعنی ان کلمات میں سے ہر کلمہ پر آپ کے لئے اللہ کے ہاں صدقہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اس طرح روزانہ آپ کے لئے چار ہزار صدقات اور ہر مہینے ایک لاکھ بیس ہزار صدقے لکھے جائیں گے

اسی طرح کتنے ہی خزانے آپکے حساب میں لکھ دیئے جاتے ہیں کیونکہ آپ لاحول ولا قوۃ دن میں ہزار مرتبہ کہتے ہیں کیونکہ ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے متعلق) فرمایا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں (اور آپ کیا جانیں کہ جنت کے خزانے کیا ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ (متفق علیہ)

جبکہ آپ اسے روز ہزار مرتبہ کہتے ہیں یعنی ہر روز جنت میں ہزار خزانے اور مہینے کے حساب سے تقریبا تیس ہزار 30000 جنت میں خزانے تیار ہو جاتے ہیں

چنانچہ ان ثمرات پر غور کریں اگر آپ دن میں ہزار مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله کہیں تو آپ ان ثمرات کو حاصل کر لیں گے اور اسکے علاوہ اس

کے اور بہت سے ثمرات ہیں لیکن ہم اختصار چاہیں گے ممکن ہے کہ آپ اس آسان اور معمولی طریقے کو سمجھ گئے ہوں یعنی ہر دو نمازوں کے درمیان تقریباً دو سو مرتبہ پڑھنا پیچیدگی ختم ہوگئی اور معاملہ آپ کے لئے آسان تر ہوگیا اور یہ آپ کے لئے اپنے عمل پر دوام (ہمیشگی) اختیار کرنے میں زیادہ معاون ہے۔

اگر آپ بیمار ہوگئے یا سفر پر ہیں یا مشغول ہوگئے آپ کے لئے اللہ کے ہاں عمل کامل لکھا جائے گا سبحان اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إذا مرض العبد أو سافر كُتِب له ما كان يعمل صحيحًا مُقيمًا

ترجمہ: جب بندہ بیمار ہو جائے یا مسافر ہو تو اس کے لئے اتنا ہی عمل لکھا جائے گا جتنا وہ حالت صحت اور مقیم ہونے کے دوران لکھا جاتا تھا۔

چنانچہ اگر آپ پورا ہفتہ یا پورا مہینہ بیماری کی حالت میں رہے ان کلمات کا ورد نہ کر سکے اللہ کے ہاں آپکا اجر لکھا جائے گا۔

میں آپکو ایک دوسری مثال دیتا ہوں جس کے ذریعے آپ اپنے وقت سے استفادہ کر سکتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا مختصر صیغہ جو چار کلمات پر مشتمل ہے اسے آپ یاد کرلیں یعنی " صلی اللہ علیہ وسلم " اللہ تعالی فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیجو۔

یہاں صلاۃ وسلام دونوں اکھٹے ذکر کیے گئے ہیں اگر آپ لفظ علی نبینا محمد کہہ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں اگر اس آیت پر عمل کرتے ہوئے آپ نہ بھی کہیں تو یہ مختصر صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہے۔

اگر ہم آپ سے پوچھیں کہ کیا آپ دن میں ہزار مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام پڑھ سکتے ہیں آپ کہیں گے یہ کس طرح ممکن ہے میں اس طرح نہیں کر سکتا میں عرض کروں گا کہ جس طرح ہم نے پہلے طریقہ بیان کیاہے آپ اسی طرح کریں یعنی ہر دو نمازوں کے درمیان دو سو مرتبہ تو آپ کے پاس دو نمازوں کے درمیان دو ذمہ داریاں ہو جائیں گی دو سو مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله اور دو سو مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام یہ دن میں ہزار مرتبہ ہو جائے گا۔

اس کے کیا ثمرات حاصل ہوں گے اگر آپ دن میں ہزار مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام پڑھیں تو اس کا سب سے پہلا یہ فائدہ ہو گا کہ اللہ تعالی آپ پر صلاۃ (رحمت) بھیجے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلى علي مرة صلى الله عليه بها عشر مرات

ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ صلاۃ بھیجے تو اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی آپ پر دس ہزار مرتبہ رحمت نازل کریگا کیونکہ آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ صلاۃ بھیجا ہے۔

اسی طرح آپکے دس ہزار درجے بلند ہوں گے کیونکہ حدیث میں ہے:

من صلى علي مرة كُتِب له عشر درجات ومُحيت عنه عشر سيئات وكُتِبت له عشر حسنات

ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ صلاۃ بھیجے اس کے لئے دس درجات لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کی دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

لہذا روزانہ آپکے دس ہزار درجات بلند کر دیئے جائیں گے دوسرا فائدہ آپکے دس ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے تیسرا آپ کے لئے دس ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک نیکی دس کے برابر ہوتی ہے تو کل مجموعہ ایک لاکھ نیکیوں کا ہو گا۔

اور اللہ تعالی جس کے لئے چاہے دو گنا کر دے۔

یہ خوبصورت طریقہ ہے جو واقعی آپ کے لئے آپکا دن بابرکت بنادے گا اور ان دنوں اسکی عادت ڈالیں یہ آپ کے لئے آسان ہو جائے گا اور اس کے ثمرات ونتائج آپ نے جان ہی لئے ہیں اس طرح ان درجات سے بھی واقف ہو گئے جو عنقریب ایک مسلمان حاصل کرے گا جب وہ اس طریقے کو اپنائے گا۔

ہم اللہ رب العرش العظیم سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور آپکو اپنے پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

درس(26) مفلس کون؟

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصاراللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد!

مفلس کی حقیقت کیاہے

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ آپ نے پوچھا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے تو صحابہ نے اپنی سالم عادت کے مطابق جواب دیا انہوں نے کہا ہمارے درمیان مفلس وہ کہلاتاہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ دینار یہ دنیاوی لحاظ سے مفلس ہے۔

آج کل بھی دنیوی لحاظ سے مفلس وہی کہلاتاہے جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص مفلس ہے نہ اس کے پاس جائیداد ہے نہ اربوں روپے ہیں نہ زمینیں نہ کوئی مرتبہ نہ کوئی منزلت دنیاکے ترازو میں یہ مفلس کہلاتاہے۔

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی مفہوم کی تصحیح کرتے ہوئے اخروی لحاظ سے مفلس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری امت کا مفلس وہ ہے (ملاحظہ کیجیے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوگا) جو نماز روزوں اور زکاۃ کے ڈھیر لے کر آئیگا (یعنی وہ ارکان اسلام قائم کرتاہوگا) لیکن اس حالت میں آئیگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی کا مال لیاہوگا کسی کا خون بہایاہوگا آخر حدیث تک، پھر آخر میں فرمایا چنانچہ اسکی نیکیاں لے لی جائیں اور اس شخص کے پلے میں رکھ دی جائیں گی جس پر اس نے زیادتی کی ہوگی چاہے یہ زیادتی قولی طور پر ہو یعنی غیبت چغلی جھوٹ مذاق اڑانے گالی دینے اور بہتان باندھنے کے ذریعے ہو یا پھر ان پر اپنے گھٹیاپن کے ذریعے زیادتی کی گئی ہو یعنی اسے مار کر یااسکاخون بہاکر وغیرہ وغیرہ۔

اس انسان کی نیکیاں قیامت کے دن لے لی جائیں گی جس نے اس دنیا میں نیکیاں جمع کی ہوں گی آپ دیکھیں گے کہ لوگ صفیں بنائے کھڑے ہوں گے اور بہت سے لوگ اسے اہمیت نہیں دیتے اور یہ گمان

رکھتے ہیں کہ بس وہ نماز پڑھنے روزہ رکھنے اور زکوہ دینے سے روز قیامت نجات پانے والوں اور کامیاب لوگوں میں سے ہوں گے۔

اور وہ بہت سے امور کو دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں نظر انداز کر دیتے ہیں چنانچہ وہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں مزدوروں کو اجرت نہیں دیتے اور کمزوروں کو ستاتے ہیں پس وہ قیامت کے دن آئیگا تو اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی جس شخص کو اس نے گالی دی ہو گی وہ اس کی نیکیاں لے لیگا اس نے جسکا مال لیا ہو گا وہ اسکی نیکیاں لے لیگا۔

جو شخص تلاوت قرآن صدقات عبادات اور اطاعت گذاریوں کے ذریعے دنیا میں نیکیاں جمع کرے پھر ایسا معاملہ ہو میں ایسے شخص کو اس انسان سے تشبیہ دونگا جو دو ٹائم کام کرے صبح سے ظہر اور ظہر سے مغرب تک پھر مہینے کے آخر میں جب اپنی تنخواہ وصول کرے تو اپنے پڑوسیوں ساتھیوں کلاس فیلوز اور دوستوں میں تقسیم کرنا شروع کر دے اس شخص کے بارے میں ہر انسان یہی کہے گا کہ یہ پاگل ہے پورے مہینے دن و رات کام کر کے اپنے آپکو تھکایا تاکہ مال و دولت اکھٹی کرے پھر جب مال اکھٹا کر لیا اب اسے دوست یاروں اور پڑوسیوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

اس شخص کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے اس دنیا میں اس نے اطاعت گذاریاں عبادات و صدقات اور تلاوت قرآن کے ذریعے نیکیاں جمع کی آپ دیکھیں گے کہ اس کے پاس بہت سی اطاعت گذاریاں ہیں لیکن اس شخص کے ذمے کتنی زیادتیاں بھی ہیں۔ لہذا آپ دیکھیں گے کہ روز قیامت لوگ قطار در قطار آئیں گے ان میں سے ہر کوئی اسکی نیکی لے گا حتی کہ اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔

لہذا اللہ آپ پر رحم کرے بچیں کہیں روز قیامت مفلس لوگوں میں سے نہ ہو جائیں اپنی اطاعت گذاریوں اور اپنی عبادات سے فریب زدہ نہ ہوں پس دوسروں پر ظلم کرنے سے بچیں انہیں گالی دینے ان کا مال لینے اور ان پر زیادتی کرنے سے ہر طرح بچیں کیونکہ ایسا کرنا (العیاذ باللہ) روز قیامت آپکی نیکیاں ختم کر دے گا۔

ہم اللہ رب العرش العظیم سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور آپکو اپنے پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

درس (27) اللہ کا ذکر

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد!

دشمنوں کے خلاف سب سے بڑھ کر مہلک ہتھیار جس سے ہر مسلمان کو مسلح ہونا چاہیے وہ ذکر الٰہی ہے بلاشبہ ہمارے رب نے اپنی کتاب کریم میں فقط ذکر ہی کی نہیں بلکہ کثرت ذکر کی ترغیب دلائی ہے۔

چنانچہ وہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْراً كَثِيراً * وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

آپ غور کریں کہ اللہ تعالی نے ہمیں صرف ذکر ہی کا نہیں بلکہ کثرت ذکر کا حکم دیا ہے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو جب تمہارا سامنا کسی گروہ سے ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ

اہل علم فرماتے ہیں کہ کثرت ذکر دشمنوں پر کامیابی، ثابت قدمی، شجاعت اور پیش قدمی کا سبب ہے کیونکہ کثرت ذکر انسان کے اندر قوت و عزم اور ثابت قدمی پیدا کرتا ہے۔

تیسری آیت میں اللہ تعالی موسی اور ہارون علیہما السلام کا ذکر کرتے ہوئے یعنی جب وہ فرعون کی طرف جانا چاہتے تھے فرماتے ہیں:

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيراً* وَنَذْكُرَكَ كَثِيرا

ترجمہ: تاکہ ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔

سورہ جمعہ کی آخری آیت بھی قابل غور ہے جس میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ: پھر جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ

یہ چوتھی آیت ہے۔

پس اللہ تعالی نے ان آیات میں اللہ کے ذکر کی کثرت پر زور دیا ہے صرف صبح یا شام اللہ کا ذکر کرنا مسلمان کے لئے کافی نہیں بلکہ اسے اپنے اکثر وبیشتر حالات میں کثرت سے ذکر الہی کرنا چاہیے اگر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تدبر کریں جیسا کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر لمحے اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے یعنی بیٹھے ہوئے کھڑے ہوئے لیٹے ہوئے (ہر حالت میں)

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الألْبَابِ*الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ

ترجمہ: یقیناً زمین اور آسمانون کی تخلیق اور رات ودن کے علیحدہ ہونے میں عقل والوں کے لئے ہدایت ہے جو کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

لہذا ہمیں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا کہ ذکر الٰہی انسان کے اندر راحت وسکون بہادری اور دلی اطمینان پیدا کرتا ہے اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی عظیم کتاب (الوابل الصیب) میں ذکر الٰہی کے تقریباً سو فوائد ذکر کہتے ہیں۔

کثرت ذکر الٰہی کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان منافقین کی صفت سے بچ جاتا ہے کیونکہ اللہ نے منافقین کی صفت بیان کی ہے کہ وہ اللہ کا

ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا چنانچہ آپکو ہوشیار رہنا چاہیے کہ کہیں آپ اس صفت میں مبتلا نہ ہو جائیں بلکہ آپ کی غالب کیفیت ہونی چاہیے کہ صبح ہو یا شام آپ راستے میں ہو یا بازار میں گھر میں ہو یا آفس میں ہمیشہ آپ کی زبان پر اللہ کا ذکر ہو اس زبان کو مشق (پریکٹس) کی ضرورت ہے اپنے آپ کو اللہ کا ذکر کرنے کا عادی بنائیں صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان ...

ترجمہ: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں میزان (ترازو) میں بہت بھاری۔

سبحان اللہ ذکر زبان پر کافی ہلکا ہوتا ہے اگر انسان ایک یا دو گھنٹے بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو اسکی زبان نہیں تھکے گی کہ وہ کہے میری زبان تھک چکی ہے مجھے اسے آرام دینا چاہیے چاہے معاملہ اطاعت گزاری کا ہو یا نافرمانی کا زبان نہیں تھکتی

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

جس طرح یہ کلمات زبان پر ہلکے ہیں اسی طرح روز قیامت آپکے میزان (ترازو) میں بھاری ہوں گے اور یہ کلمات اللہ الرحمن کو بہت پسند ہیں یعنی

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

لہذا ذکر کے کافی بڑے فوائد ہیں:

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ہمیں پانچ ارکان کے بعد ذکر کرنے کی جانب رغبت دلائی ہے۔

مثال کے طور پر نماز کے بعد

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَاذْكُرُواْ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِكُمْ

ترجمہ: پس جب تم نماز مکمل کرلو تو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور اپنی کروٹوں پر اللہ کا ذکر کرو۔

رمضان کے ایام پورے ہو جانے بعد اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

ترجمہ: تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار واعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔

لہذا اللہ تعالی نے ہمیں رمضان ختم ہونے کے بعد یہ حکم دیا ہے کہ ہم اسکا ذکر کریں اسی طرح صبح مکمل ہونے کے بعد

یا میدان عرفات سے واپسی اور حج کے سب سے اہم رکن (وقوف عرفہ) کی ادائیگی کے بعد بھی ارشاد فرمایا:

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْراً

ترجمہ: پھر جب اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو، تو جس طرح پہلے اپنے آباواجداد کا ذکر کرتے تھے، اُس طرح اب اللہ کا ذکر کرو، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

اسی طرح گذشتہ آیات میں نماز جمعہ مکمل ہونے کے بعد کا ذکر ہے حتی کہ مسلمان کا پورا دن ذکر ہی میں مشغول رہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

ترجمہ: اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

میرے عزیز دوستو! ذکر الٰہی کی طرح کوئی شے نہیں کہ جو دلوں کو راحت وسکون پہنچائے اور جس سے انسان سعادت واطمینان محسوس کرے یعنی ہمیں اپنے آپکو ذکر الٰہی کا عادی بنانا چاہیے کیونکہ جو جس شے پر زندہ رہتا ہے اسی پر اسے موت آتی ہے اس حکمت کی جانب متوجہ ہو جائیں جسے بعض علماء نے ذکر کیا ہے جو جس حالت میں جیتا ہے اسی حالت میں مرتا ہے۔

اگر آپ اپنی پوری زندگی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے زندہ رہے تو اللہ کے حکم سے اللہ کے ذکر کرتے ہوئے ہی آپ کی موت واقع ہو گی آپکو کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں ہو گی جو آپکو شہادتین (یعنی کلمہ کی) تلقین کرے کیونکہ شہادتین تو صبح سے شام تک آپ کے دل میں ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من كان آخر كلامه من الدنيا لا إله إلا الله دخل الجنة

ترجمہ: دنیا میں جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ رہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

چنانچہ ہمیں اپنے آپکو اور اپنی زبان کو ذکر الٰہی کی بکثرت مشق کروانا چاہیے

ما عمل ابن آدم عملًاأنجى له من عذاب الله من ذِكر الله سبحانه وتعالى

ترجمہ: ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی عمل انسان کو عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں۔

لہذا ذکر کا ہمارے دین اسلام میں ایک عظیم مقام ہے اللہ آپ کو برکت دے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کے حریص بن جاؤ اور جو شخص اس موضوع کے متعلق مزید جاننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ امام ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب الوابل الصیب کی طرف رجوع کرے عنقریب اسے کثرت ذکر الٰہی کرنے کے ثمرات ونتائج حاصل ہوں گے

اللہ رب العرش العظیم سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو اپنے پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

درس (28) یا حي یا قیّوم برحمتك أستغیث

پیش کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر و اشاعت

ترجمہ: انصار اللہ اردو ٹیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أياماً مَّعدوداتٍ (۲:۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے ہوئے تا کہ تم متقی بن جاؤ چند گنے چنے دن ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدالله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه ، واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله امابعد !

ہمارے نبی کریم اپنے دن کا آغاز دعا سے کرتے، اپنے دن کا اختتام بھی دعا پر کرتے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم

اور جو دعائیں ہمیں آنی چاہئیے ہیں اور جن کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دن کا آغاز کرتے جو صبح وشام کے اذکار ہیں ان میں ایک یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين لا إله إلا أنت

ترجمہ: اے زندہ اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں، تو میری ساری حالت سنوار دے اور پلک جھپکنے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دن کا آغاز دعا کے ذریعے کیا اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنا دن دعا سے شروع کرے اور دعا پر ہی اپنا دن ختم کرے، اسکی پوری زندگی دعا ہو، وہ پوری زندگی اپنے رب سبحانہ تعالی کے ساتھ وابستہ رہے کیونکہ اللہ کے بغیر انسان کچھ نہیں لہذا اللہ کے ساتھ اسکا تعلق ضروری ہے، ضروری ہے کہ وہ اللہ پر توکل رکھے ضروری ہے کہ وہ اپنے تمام امور واحوال میں اللہ سبحانہ تعالی سے مدد مانگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کا آغاز اللہ سبحانہ وتعالی کے ناموں میں سے دوناموں کے ذریعے کیا(يا حي, يا قيوم) بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا "اسم اعظم" ہے (الحیّ۔زندہ) یعنی جسے حیات کاملہ حاصل ہو چنانچہ اللہ سبحانہ تعالی کی حیات کامل ہے اللہ سبحانہ تعالی کی حیات ہماری حیات جیسی

نہیں اسکی حیات سے قبل "عدم" نہیں نہ ہی اسکی حیات کے بعد (زوال) ہے اسکے بر عکس انسان کی حیات سے پہلے (عدم) ہے اور اسکے بعد (زوال) ہے اللہ جل وعلیٰ کی حیات میں نقص یا خلل یا عیب نہیں در آسکتا۔

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

ترجمہ: اسے اونگھ یا نیند نہیں آتی۔

اسکے بر عکس انسان کو اسکی حیات میں نقص اور کمزوری اور بے بسی اور بہت سے عیوب کا سامنا ہوتا ہے۔

(يا حي يا قيوم) قیوم بھی اللہ کا نام ہے اور حیؔ بھی اللہ کا نام ہے قیّوم (قائم رکھنے والا) کا معنی ہے جو خود قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے چنانچہ اللہ سبحانہ تعالی اپنے غنی (بے پرواہ) ہونے کے سبب بذات خود قائم ہے اور اپنے غیر کا محتاج نہیں ہے کیونکہ وہ غنی (بے پرواہ) ہے اسکے بر عکس انسان اپنے غیر کا محتاج ہوتا ہے کھانے، پینے، بیوی کا محتاج ہوتا ہے بیمار ہو جائے تو ڈاکٹر کا محتاج ہوتا ہے۔

جبکہ اللہ سبحانہ تعالی کسی بھی شے کا محتاج نہیں کیونکہ وہ غنی (بے پرواہ غیر محتاج، مستغنی) اور حمید (تعریف کیا گیا) اور مجید (بزرگ تر) ہے بذات خود قائم ہے اور اپنے سوا ہر شے کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

آسمان وزمین کی تمام خلائق کو اسی نے قائم رکھا ہوا ہے وہی ہے جو ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

يا حي يا قيّوم برحمتك أستغيث

ترجمہ: اے زندہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے، تیری رحمت کے ذریعے میں مدد چاہتا ہوں۔

آپ اللہ سبحانہ تعالی کو رحمت کے ذریعے مدد مانگیں کیونکہ اللہ سبحانہ تعالی نے اپنے آپ کو قرآن میں صفت (ارحم الراحمین۔ رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا) کے ساتھ موصوف کیا ہے چنانچہ بہتر یہی ہے کہ انسان ہمیشہ اللہ کی رحمت کے ذریعے سوال کرے آپ کہیں:

یاارحم الراحمین: اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے،

یااکرم الاکرمین: اے کرم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر کرم کرنے والے

یاخیر الرازقین: اے رزق دینے والوں میں سب سے بہتر اللہ سے ہمیشہ اسکے ناموں اور اسکی صفات کے واسطے سے دعا کریں یہی فرض ہے، یہ آداب دعامیں سے ہے کہ انسان اپنی دعا سے قبل اسکے آغاز میں اللہ کی حمد وثناء بیان کرے اور اللہ کے اسماء حُسنیٰ اور صفات عُلیٰ کے وسیلے سے مانگے۔

برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله

ترجمہ: تیری رحمت کے ذریعے میں مدد چاہتا ہوں تو میری ساری حالت سنوار دے۔

اس جملے پر غور کریں ہم اس پر ذرا طویل بات کریں گے میری ساری حالت سنوار دے (ساری حالت) دین ودنیا کے تمام امور کو شامل ہے یہ دعا کرتے وقت آپ سب سے پہلے یہ سوچیں کہ اللہ کے ساتھ آپکی حالت درست ہو جائے خالق عظیم کے ساتھ آپکی حالت بہتر ہو جائے، شاید کے آپ پوچھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے ساتھ میری حالت کس طرح درست کرے؟

میں اسکے جواب میں مختصر سی بات کہوں گا کہ آپ احکامات پر قائم رہیں، نواھی (حرام اور ناجائز کاموں سے) سے باز رہیں، یہ انتہائی اختصار ہے، آپکا اللہ کے ساتھ تعلق رہے، اللہ جل وعلیٰ کو یکتا مانیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہے جو حالتوں کو سنوارتا ہے بندے کے پاس خواہ کتنا ہی علم ہو کتنی ہی فقہ ہو وہ بذات خود اپنی حالت نہیں سنوار سکتا وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کی نگہبانی کا محتاج ہے، اللہ کی توفیق کا محتاج ہے، اللہ کی حفاظت کا محتاج ہے، وہ محتاج ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسکی حالت سنوار کر اسے ہدایت سے نوازدے، اسے درست کردے، اسکا معاملہ اس کے لئے آسان کردے چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ ہمیشہ، باربار، ہربار اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے گڑگڑائے کہ وہ اسکی حالت کو سنوار دے۔

اور یہ دعا صبح وشام کے اذکار کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ مسلمان اپنے سجدوں میں بھی یہ دعا کر سکتا ہے حتی کہ آپ اپنے گھر میں اپنی بیوی کے ساتھ کام کاج کرتے ہوئے بھی یہ دعا کر سکتے ہیں آپ کہہ سکتے ہیں۔

يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله

ترجمہ: اے زندہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے میں تیری رحمت کے ذریعے مدد مانگتا ہوں تو میری ساری حالت سنوار دے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ اپنے ساتھ آپکی حالت سنوار دے، دوسری بات یہ کہ وہ آپکے نفس امارہ بالسوء(برائی کا حکم دینے والا نفس) کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے اللہ اسے پاک صاف کر دے، ہمارے رسول علیہ الصلاۃ والسلام خطبہ دیتے وقت اسکے شروع میں فرماتے:

ونعوذ بالله من شرور أنفسنا

ترجمہ: اور ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

کیونکہ نفس کی شرارتیں ہوتی ہیں مثلا دکھلاوے کا شر، غرور کا شر، نفاق کا شر نفس کے شر بہت سے ہیں چنانچہ آپ اللہ کی پناہ طلب کریں، اللہ کے آگے منت کریں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے کہ:

اللهم آت نفوسنا تقواها وزكها أنت خير من زكاها أنت وليها ومولاها

ترجمہ: یا اللہ تو ہمارے نفوس کو تقوی اور انکی پاکی عطاء فرما تو ہی انہیں سب سے بہتر پاک کر سکتا ہے تو ان کا مالک اور آقا ہے۔

آپ بھی کہیں کہ اے میرے رب میں اپنے نفس کا تزکیہ نہیں کر سکتا تو اپنی رحمت اور اپنے فضل وکرم سے میرے نفس کو پاک فرمادے۔

لہذا اس دعا میں دوسری بات آپ یہ یاد رکھیں کہ اللہ آپکے نفس امارۃ بالسوء کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے، اللہ اس دین پر آپ کو ثابت قدم رکھے اور آپ پر اپنا معزز فضل جاری رکھے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے سب لوگوں کے ساتھ خواہ قریب ہوں یا بعید چنانچہ سب سے پہلے وہ آپکے والدین کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے کہ آپ انکی اطاعت کریں انہیں خوش رکھیں ایسے ہی آپکی بیوی کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے آپ اسکے حقوق ادا کریں آپکی اولاد کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے آپ انکی تربیت کریں آپکے پڑوسی کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے، آپ اس کے حقوق ادا کریں خلاصہ یہ ہے کہ سب لوگوں کے ساتھ آپکی حالت سنوار دے آپ حقوق ادا کرنے والے بن جائیں اور حق تلفیوں سے بچے رہیں یہ خلاصہ ہے۔

چنانچہ لوگوں کے ساتھ آپکا معاملہ صدق وراست بازی اور اخلاص والا ہو ،آپ لوگوں کو دھوکہ نہ دیں،لوگوں سے جھوٹ نہ بولیں، لوگوں سے خیانت نہ کریں،لوگوں کو فائدہ پہنچائیں،دوسروں کا بھلا چاہیں۔۔۔۔۔وغیرہ وغیرہ

عزیزان گرامی!

خلاصہ یہ ہے کہ ہم ہر وقت، ہر حال میں اس دعا کے بار بار، صبح وشام سجدوں میں اور دیگر اعمال میں مانگنے کے شدید محتاج ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی حالتوں کو سنوار سکتا ہے مثلا اگر آپ کو کوئی معاشرتی یا معاشی یا جانی مشکل ہو تو آپ بار بار یہ دعا کریں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی حالت سنوارے گا۔ میں اپنا یہ درس ایک عجیب واقعہ پر ختم کرتا ہوں کہ ایک عورت اپنے خاوند کے لئے خوبصورتی اختیار کرتی اور میک اپ کر کے رکھتی تاکہ اسکا خاوند اسے چاہتا رہے سبحان اللہ! اس نے زیب وزینت،میک اپ،خوشبو جات وغیرہ مادی اسباب اختیار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن شوہر گھر آتا تو اسکی جانب توجہ نہیں دیتا نہ اس سے اچھی طرح،نرم اور شیریں گفتگو کرتا نہ اسے چاہتا۔

یہ عورت سب سے عظیم، بڑا، میٹھا اور خوبصورت سبب بھولے ہوئے تھی دعا کیونکہ دعا ہی مومن کا سب سے بہتر ہتھیار ہے سبحان اللہ چنانچہ جب اس نے دعا شروع کی اور کہا کہ:

يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين لا إله إلا أنت

اور بار بار یہی دعا کرتی رہی

آپ یہ دعا کسی ایک دن یا ایک مہینے یا سال تک نہ کریں بلکہ ساری زندگی کریں جلد ہی آپ کو توفیق، نگرانی، حفاظت، درستگی محسوس ہونا شروع ہو جائے گی بہر حال وہ دن رات یہ دعا مانگنے لگی اس کے بعد اسکا شوہر بدل گیا جیسا کہ کہا جاتا ہے 180 ڈگری کے زاویئے پر سبحان اللہ اسے چاہنے لگا اسکی عزت کرنے لگا، اسکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے لگا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہے جو دونوں جہانوں کا مالک ہے جو دلوں کو جس طرح چاہتا ہے پھیر دیتا ہے

عزیزان گرامی:

میں آپکو تاکید کروں گا کہ آپ اس دعا کو بار بار مانگیں اگر آپ کر سکیں تو نماز میں سجدوں میں بار بار یہی دعا کریں تو ایسا ضرور کریں کیونکہ اس میں بڑی خیر اور بڑا فائدہ ہے یہ دعا آپکی زندگی بدل دے گی آپکی حقیقت بدل دے گی آپ کے اخلاق بدل دے گی آپکا برتاؤ بدل دے گی اگر اللہ سبحانہ وتعالی کا حکم ہوا ہم اسی دعا کو مکمل کرتے ہیں ارشاد فرمایا:

ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين

ترجمہ: اور پلک جھپکنے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

یہاں آپ اللہ جل وعلا سے دعا کر رہے ہیں کہ وہ آپکو آپکے نفس کے سپرد نہ کرے کیونکہ اگر اللہ نے آپکو آپکے نفس کے حوالے کردیا تو باالفاظ دیگر اس نے آپکو کمزوری، بے بسی، عیب، غلطی، گناہ وغیرہ کے حوالے کردیا اسی لئے امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

اہل معرفت نے اتفاق کیا ہے کہ توفیق یہ ہے کہ اللہ آپکو آپکے نفس کے سپرد نہ کرے بلکہ آپ اللہ جل وعلی کی جانب سے نگرانی، توفیق، ہدایت، درستگی کو محسوس کریں۔ سبحان اللہ!

عارفین کہتے ہیں کہ خذلان (مدد نہ کرنا، توفیق نہ دینا) یہ کہ اللہ آپکو آپکے نفس کے حوالے کردے چنانچہ آپ کہتے ہیں کہ:

ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين

ترجمہ: اور مجھے پلک جھپکنے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

اسی لئے انسان کو ہمیشہ کہتے رہنا چاہیے

لا حول ولا قوة إلى بالله

ترجمہ: کوئی شش نہیں نہ ہی کوئی قوت مگر اللہ کی۔

اللہ آپ پر رحم کرے (لا حول ولا قوة إلا بالله) یہ الفاظ کثرت سے کیا کریں کیونکہ ہر معاملے کو اللہ جل وعلی کے حوالے اور سپرد کردینا ہے گویا کہ آپ کہتے ہیں ائے میرے رب میری کوشش کچھ نہیں نہ ہی میری طاقت کچھ ہے نہ ہی خیر واطاعت اور نیکی کے اعمال کی توفیق ہے نہ میں نافرمانی سے فرمانبرداری کی جانب آسکتا ہوں مگر تیری توفیق سے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين لا إله إلا أنت

ترجمہ: اور مجھے پلک جھپکنے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

سبحان اللہ! دعا کو ختم بھی ثناء پر کیا اور شروع بھی (یا حی یا قیوم) یعنی اللہ کی ثناء سے ایسے ہی دعا کو ختم بھی اللہ کی ثناء پر کیا لا اللہ الا انت یعنی تیرے سوا کوئی نہیں جو عبادت کا مستحق ہو اس بات کا مستحق ہو کہ اسکے آگے جھکائے سوائے اللہ وحدہ لا شریك لہ کے

ہم نے چاہا کہ ہم اس حدیث اور اس دعا کی وضاحت کر دیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق دے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ ربّ العالمین

اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

انصار اللہ اردو

باب الاسلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

http://203.211.136.84/~babislam

اہم نوٹ:

باب الاسلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں